بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضیاء الحدیث

ترجمہ

محمد اکرم سلطانی

جلد اول

ناشر

مکتبہ صبح نور

جامعہ شمس العلوم [illegible]

فیصل آباد

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضیاءالحدیث

جلداول

ترتیب

محمد کریم سلطانی

ناشر

مکتبہ صبح نور

جامعہ ریاض العلوم مسجد خضراء پیپلز کالونی فیصل آباد

فون:041-8730834

Marfat.com

137134

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب	ضیاء الحدیث (جلد اول)
ترتیب	محمد کریم سلطانی
ایڈیشن	اول ۲۰۰۸ء
کمپوزنگ	صبح نور کمپیوٹر
ناشر	مکتبہ صبح نور
تعداد	
قیمت	

Marfat.com

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝ ۱؎

ترجمہ:

جس نے اطاعت کی رسول کی تو یقیناً اس نے اطاعت کی اللہ کی۔ اور جس نے منہ پھیرا تو نہیں بھیجا ہم نے آپ کو ان کا پاسبان بنا کر۔

Marfat.com

قَالَ الْاِمَامُ مَالِکٌ –رَحِمَهُ اللّٰهُ :

كُلُّ اَحَدٍ يُوْخَذُ مِنْ قَوْلِهٖ وَيُتْرَكُ، اِلَّا صَاحِبَ هٰذَاالْقَبْرِ اَوْهٰذِهِ الرَّوْضَةِ– صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

ترجمہ:

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہر ایک کا قول لیا بھی جا سکتا ہے اور رد بھی کیا جا سکتا ہے سوائے اس مکین گنبد خضراء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک کے کہ اسے صرف قبول ہی کیا جائے گا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِيْنَ.

اے میرے مہربان اللہ!

اے رحیم وکریم اللہ!

اے ساری کائنات کو پالنے والے اللہ!

میں تیرا ایک عاجز وناتواں بندہ ہوں سر سے لیکر پاؤں تک خطاء وعصیاں میں ڈوبا ہوا ہوں۔ میرے اندر کوئی ایسی نیکی نہیں جو میں تیری بارگاہ میں پیش کرسکوں۔ میں نے سنا ہے بار بار سنا ہے کہ جب تیرا کرم ہوتا ہے، تیری رحمت ہوتی ہے تو اس کیلئے کسی کا پہلے پارسا ونیک ہونا شرط نہیں، کسی کا اہل ہونا ضروری نہیں تو دیتا ہے تو بس دے دیتا ہے۔

میں عاجز وتہی دامن علم وعمل کی کوئی چیز میرے پاس نہیں مجھے نہیں معلوم کہ کب اور کیسے تیری رحمت آئی اور مجھے حدیث پاک کا شوق ومحبت دے گئی۔ اس محبت والفت حدیث نے احادیث مبارکہ کی کتب سے محبت پیدا کر دی۔ بس اب انہیں دیکھتے رہنا سمجھ آئے یا نہ آئے میری زندگی کا مشن ہوگیا۔ یہ محض تیری عنایت وتیری کرم نوازی ہے۔ اب جمعۃ المبارک کا بیان ہو یا کوئی اور محفل تیرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ کے بغیر کچھ اور بیان کو نے کو جی ہی نہیں چاہتا۔

Marfat.com

بات رفتہ رفتہ یہاں تک پہنچی کہ اب اگر قلم اٹھاتا ہوں تو تیرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ لکھتا ہوں بلکہ یہ شوق حدیث اس درجہ غالب ہے کہ اب جی چاہتا ہے اگر میرے بس میں ہوتو ہر شہر، ہر قریہ، ہر گلی، ہر محلہ بلکہ ہر مکان تک تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ پہنچادوں تاکہ لوگ براہ راست اس چشمہ علم وحکمت سے استفادہ کریں اور اپنی آخرت سنواریں۔

اے رحیم وکریم اللہ!

جواحباب تیرے اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات پر عمل کرتے ہیں ان کے صدقے میری آخرت محمود کرنا، مجھے عذاب قبر سے بچالینا اور قیامت کے دن حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن کرم میں چھپا دینا۔

-☆-

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۰

ترجمہ:

پس (اے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے رب کی قسم! یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ حاکم بنائیں آپ کو ہر جھگڑے میں جو پھوٹ پڑا ان کے درمیان۔ پھر نہ پائیں اپنے نفسوں میں تنگی اس سے جو فیصلہ آپ نے کیا اور تسلیم کریں دل وجان سے۔

-☆-

سورۃ النساء ۶۵

Marfat.com

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ.

ترجمہ:

اے ایمان والو! لبیک کہو اللہ اور (اس کے) رسول کی پکار پر جب وہ رسول بلائے تمہیں اس امر کی طرف جو زندہ کرتا ہے تمہیں۔

-☆-

سورہ انفال ۹-۲۴

Marfat.com

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ:

قَدْتَرَکْتُکُمْ عَلَی الْبَیْضَاءِ، لَیْلُھَا کَنَھَارِھَا، لَایَزِیْغُ عَنْھَا بَعْدِیْ اِلَّاھَالِکٌ،

مَنْ یَعِشْ مِنْکُمْ فَسَیَرٰی اِخْتِلَافًا کَثِیْرًا،

فَعَلَیْکُمْ بِمَا عَرَفْتُمْ مِنْ سُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ، عَضُّوْا عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِذِ.

ترجمۃ الحدیث:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا:

میں تمہیں ایسی شریعت بیضا (روشن شریعت) پر چھوڑ کر جارہا ہوں کہ اس کی رات اس کے دن کی طرح ہے۔ (اس کے کسی مسئلہ میں کوئی ابہام نہیں وہ روزروشن کی طرح واضح ہے) میرے بعد اس شریعت سے وہی پھرے گا جس کے مقدر میں ہلاکت وبربادی ہے۔

تم میں سے جو (ذراطویل) زندگی پائے گا وہ عنقریب بہت سے اختلاف دیکھے گا۔

پس تم پر لازم ہے جو تم میری سنت کو جانتے ہو اور میرے خلفاء رشدین مھدیین (جو رشد وہدایت والے ہیں) کی سنت کو اس سنت (سنت نبی اور خلفاء راشدین) کو مضبوطی سے پکڑلو۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	(٤٣٦٩)	١٠٥-٢	قال المحقق صحیح
صحیح سنن ابن ماجہ	(٤١)	٣٢-١	قال المحقق صحیح
المستدرک للحاکم	(٣٣١)	١٢٢-١	
مسند الامام احمد	(١٧١٤٢)	٤ / ١٢٦	قال المحقق صحیح
صحیح سنن ابن ماجہ	(٤٣)	٢٩-١	قال المحقق صحیح
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	(٩٣٧)	٦١٠-٢	

Marfat.com

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ:

إِنَّ مِنْ وَرَائِکُمْ زَمَانَ صَبْرٍ، لِلْمُتَمَسِّکِ فِیْہِ أَجْرُ خَمْسِیْنَ شَہِیْدًا مِنْکُمْ.

ترجمة الحديث:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’بے شک تمہارے بعد صبر کا زمانہ آئے گا اس میں میری سنت کو مضبوطی سے پکڑنے والے کو تم سے پچاس شہیدوں کا ثواب ملے گا۔‘‘

-☆-

سلسلة الاحاديث الصحيحة	(۴۹۴)	۸۱۳-۱	قال الحق صحيح
صحيح الجامع والصغير والزيادہ	(۲۲۳۴)	۴۴۴-۱	قال الحق صحيح

Marfat.com

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ:

اِنِّیْ قَدْتَرَکْتُ فِیْکُمْ شَیْئَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَھُمَا

کِتَابَ اللّٰہِ وَسُنَّتِیْ وَلَنْ یَّتَفَرَّقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ.

ترجمة الحديث:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑی ہیں تم ان دونوں پر عمل کرنے کے بعد گمراہ نہیں ہو سکتے۔ ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت (یہ دونوں لازم وملزوم ہیں) اور یہ میدان حشر میں حوض (کوثر) پر وارد ہونے تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے۔

-☆-

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (۱۷۶۱) ۴-۳۶۱

المستدرک للحاکم (۳۱۹) ۱-۹۳

Marfat.com

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ:

کُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ اِلَّا مَنْ اَبٰی.

قِیْلَ: وَمَنْ اَبٰی؟

قَالَ:

مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی.

ترجمة الحديث:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرا ہرامتی جنت میں داخل ہوگا مگر وہ جس نے انکار کر دیا۔

عرض کی گئی:

یارسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔! انکار کرنے والا کون ہے؟

حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے ارشاد فرمایا:

جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

-☆-

صحیح البخاری	(۷۲۸۰)	۲۲۷۳-۴	
صحیح الجامع الصغیر	(۳۵۱۳)	۸۳۱-۲	قال الالبانی صحیح
مسند الامام احمد	(۸۷۱۳)	۴۰۱-۸	قال احمد محمد شاکر صحیح
المستدرک للحاکم	(۱۸۲)	۸۱-۱	صحیح علی شرط شیخین
المستدرک للحاکم	(۷۶۲۶)	۲۷۱۸-۷	قال الحاکم صحیح
مشکاۃ المصابیح	(۱۳۹)	۱۲۱-۱	
جامع الاصول	(۶۷۵۷)	۳۹۴-۷	
مصابیح السنہ	(۱۰۴)	۱۵۱-۱	
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	(۳۱۴۱)	۳۹۲-۷	
فتح الباری	(۷۲۸۰)	۲۴۹-۱۳	

Marfat.com

اخلاص وللّٰہیت

یعنی

ہر کام اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے

اجر وثواب

ضیاء الحدیث

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِيْنَ .

اخلاص وللہیت یعنی ہر کام اللہ تعالی کی رضا کیلئے

کے سلسلہ میں چند احادیث مبارکہ اور اقوال سلف صالحین پیش خدمت ہیں۔

اللہ تعالی ہم سب کو اپنی رضا کی خاطر زندگی گزارنے کی سعادت عطا فرمائے۔

آمین ببرکۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد و آلہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے حبیب حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ایمان کی دولت سے سرفراز فرمایا۔ اب ہم پر فرض ہے کہ ہم دل وجان سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات پر عمل پیرا ہوں۔ ہم جو بھی کام کریں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا اور خوشنودی کے لئے کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص وللّٰہیت عطا فرمائے اور ہمیں خلوص کی وہ مٹھاس عطا فرمائے جو وہ اپنے مقربین کو عطا فرماتا ہے۔

اس سلسلہ میں اولین بات یہ ہے کہ ہم جو بھی نیک عمل کریں اس کے لئے سب سے پہلے اپنی نیت درست کریں۔ کیونکہ نیک اعمال کی روح حسن نیت ہے اور اگر عمل صالح کی نیت اچھی نہ ہو تو وہ عمل عمل صالح کی فہرست سے خارج ہو جاتا ہے۔

اس سلسلہ میں اللہ کے پیارے حبیب اور ہم سب کے آقا و مولیٰ کے ارشادات گرامی سنئے!

Marfat.com

اعمال صالحہ نیت صالحہ
پر موقوف ہیں

عَنْ اَمِیرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ، وَاِنَّمَا لِاِمْرِءٍ مَانَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ لِدُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوْامْرَاۃٍ یَنْکِحُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَاھَاجَرَاِلَیْہِ.

ترجمة الحديث:

امیر المومنین ابو حفص عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

صحیح سنن الترمذی	(۱۳۴۴)	۲-۲۸	قال الالبانی صحیح
ارواء الغلیل	(۲۲)	۱-۵۹	قال الالبانی صحیح
صحیح البخاری	(۱)	۱-۲۱	
صحیح البخاری	(۶۶۹۵)	۴-۲۰۸۸	
مسند ابی عوانہ	(۲۳۸ـ)	۴-۲۸۸	

Marfat.com

میں نے حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو یہ فرماتے ہوئے سنا بیشک اعمال (صالحہ) کا انحصار نیتوں پر ہے اور یقیناً ہر آدمی کے لئے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔

پس جس نے ہجرت کی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہی ہے۔ پس جس نے دنیا کے لئے ہجرت کی تا کہ اسے پالے، یا کسی عورت کے لئے ہجرت کی تا کہ اس سے نکاح کرے تو (سن لیجئے) ایسے آدمی کی ہجرت ادھر ہی ہوگی جدھر اس نے ہجرت کی۔

-☆-

ائمہ حدیث کی یہ عادت مبارکہ ہے کہ اپنی کتب احادیث کو اسی حدیث مبارکہ سے شروع کرتے ہیں۔ یہ حدیث ان کی تصانیف کی ''فاتحۃ الکتاب'' کہلاتی ہے۔

اس حدیث پاک کی اہمیت واضح ہے اسے دین اسلام کی اصل اور بنیاد کہا جاتا ہے۔

صحیح مسلم	(۱۹۰۷)	۱۶۴-۴	
سنن ابن ماجہ	(۴۲۲۷)	۵۲۳-۴	قال الحقق صحیح
صحیح البخاری	(۵۴)	۳۰-۱	
صحیح سنن ابن ماجہ	(۴۳۰۲)	۳۷۶-۳	قال الالبانی صحیح
سنن ابی داود	(۲۲۰۱)	۲۳۵-۲	قال الالبانی صحیح
صحیح سنن ابی داود	(۲۲۰۱)	۱۲-۲	قال الالبانی صحیح
سنن الترمذی	(۱۶۵۳)	۲۴۳-۳	قال الحقق صحیح
صحیح سنن الترمذی	(۱۷۱۴)	۱۲۸-۲	قال الالبانی صحیح
السنن الکبری للبیہقی	(۸۱۰۸)	۳۹۶-۴	
السنن الکبری للبیہقی	(۷۳۷۰)	۱۸۸-۴	
السنن الکبری للبیہقی	(۸۹۹۲)	۶۰-5	
السنن الکبری للبیہقی	(۱۲۹۰۷)	۵۳۸-۶	
صحیح ابن حبان	(۳۸۸)	۱۱۳-۲	قال الحقق صحیح علی شرط مسلم
مسند الامام احمد	(۱۶۸)	=۲۳۶-۱	

Marfat.com

قَالَ اَبُوْدَاوٗدُ:

اِنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ - اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَاتِ - نِصْفُ الْاِسْلَامِ، لِاَنَّ الدِّيْنَ اِمَّا ظَاهِرٍ وَهُوَ الْعَمَلُ اَوْ بَاطِنٌ وَهُوَ النِّيَّةُ.[۱]

ترجمۃ الحدیث:

امام ابوداؤد فرماتے ہیں:

کہ حدیث انما الاعمال بالنیات - نصف اسلام ہے کیونکہ ہمارا دین دو حصوں میں منقسم ہے۔ ظاہر یعنی عمل۔ باطن یعنی نیت۔

قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ وَالشَّافِعِيُّ:

يَدْخُلُ فِي حَدِيْثِ، اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ثُلُثُ الْعِلْمِ وَسَبَبُ ذٰلِكَ اِنَّ كَسْبَ الْعَبْدِ يَكُوْنُ بِقَلْبِهِ وَلِسَانِهِ وَجَوَارِحِهِ فَالنِّيَّةُ بِالْقَلْبِ اَحَدُ الْاَقْسَامِ الثَّلَاثَةِ.[۲]

حضرت امام احمد بن حنبل اور حضرت امام شافعی رحمہا اللہ فرماتے ہیں:

حدیث ''انما الاعمال بالنیات'' میں ایک تہائی علم ہے کیونکہ کسب عبد دل، زبان اور اعضا سے ہے۔ دل سے نیت کرنا تین قسموں میں سے ایک ہے۔

= شرح مشکل الآثار		(۵۱۰۷)	۱۳-۱۰۲	قال شعیب الارنؤوط صحیح علی شرط الشیخین
مسند ابی داود الطیالسی	(۳۷)	۹		
صحیح ابن خزیمہ	(۱۴۲)	۷۳-۱		
صحیح ابن خزیمہ	(۱۴۳)	۷۴-۱		
سنن الدارقطنی	(۱۲۸)	۴۶-۱		
الترغیب والترہیب	(۱۵)	۲۳-۱		قال المحقق صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۱۰)	۱۰۷-۱		قال الالبانی صحیح
ارواء الغلیل	(۲۲)	۵۹-۱		قال الالبانی صحیح
سنن النسائی	(۳۴۳۴)	۱۵۹-۲		
صحیح سنن النسائی	(۳۴۳۷)	۲۹۰-۲		قال الالبانی صحیح
مسند الامام احمد	(۱۶۸)	۲۳۶-۱		قال احمد شاکر صحیح

Marfat.com

غور فرمایئے! بعض علماء اسے ثلث علم اور بعض اسے نصف دین سے تعبیر کرتے ہیں لیکن حقیقتاً یہ کل دین ہے کیونکہ اگر نیت میں فساد اور بگاڑ ہو تو تمام اعمال اکارت جاتے ہیں۔

اللہ کے پیارے حبیب اور ہم سب کے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درج بالا ارشاد مبارک کتنا فکر انگیز ہے۔ بندہ مسلم اس میں جتنا گہرا غور کرتا جائے اسی فرمان مبارک کی برکت سے اتنا ہی خلوص نصیب ہوگا۔

ذرا توجہ فرمایئے!

دو آدمی مکہ مکرمہ سے ہجرت کرتے ہیں اور دونوں مدینہ منورہ کی پاکیزہ سرزمین میں پہنچتے ہیں۔ دونوں کی نیتیں مختلف ہیں ایک اللہ کے حبیب اور ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملنے کے لئے گھر سے نکلتا ہے اور اسی کا دوسرا ساتھی بھی اپنا گھر، اپنا وطن چھوڑتا ہے لیکن اس کی نیت کسی عورت سے شادی کرنا ہے۔

صرف نیت کی وجہ سے

پہلے کی ہجرت، ہجرت اِلَی اللّٰہ وَرَسُوْلِہٖ ہوگی۔ اس کا ہر قدم نیکی اس کا ہر سانس سعادت سے لبریز اور اس کا یہ سفر ایسا رحمتوں سے لبریز کہ رشک قدسیاں ٹھہرا۔

اسی کا دوسرا ساتھی وہی سفر کر رہا ہے لیکن اس کا سانس اس کا قدم اس کی مشقت اور اس کی روز و شب کی طویل مسافت سب اللہ کے ہاں بیکار ہے جس میں نیکی نام کی کوئی چیز نہیں۔

سبحان اللہ! حسن نیت واقعی بندہ مسلم کے نیک اعمال کو رضائے الٰہی کا زینہ بنا دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہمیں ہر نیک کام میں نیت درست رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، خلوص وللّٰہیت کی سعادت سے بہرہ ور فرمائے۔

فَهِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ :

(۱) الوافی ۹

(۲) الوافی ۱۰

137134

Marfat.com

اس حدیث پاک میں ایک اور بات بھی واضح نظر آتی ہے جس کو سن کر ایک مسلم بھائی کی کشت ایمان ترو تازہ ہو جاتی ہے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضری سے ہر نعمت مل جاتی ہے۔ بلکہ نعمتیں پیدا فرمانے والا ''اللہ'' بھی مل جاتا ہے۔ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ کے الفاظ اسی حقیقت کو اجاگر کرتے ہیں۔ بندہ مسلم ہجرت تو مدینہ منورہ کی طرف کرتا ہے جہاں اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں۔ لیکن حدیث پاک کے الفاظ مبارکہ کہتے ہیں کہ وہ بندہ مسلم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جارہا ہے۔ تو بات بالکل واضح ہوگئی کہ مدینہ منورہ وہ پاک زمین ہے جہاں جلوہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہے اور اسی پرنور ذات کے صدقے سے تجلی الٰہی بھی ہے۔

فَلَکَ الْحَمْدُ یَااَللّٰهُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

حسن نیت ہی اعمال صالحہ کی روح ہے اگر یہ روح نہ ہو تو اعمال صالحہ بے جان جسم کی طرح ہونگے۔

-☆-

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

اِنَّ فِي الْجَسَدِ لَمُضْغَةً اِنْ صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ.

صحیح ابن حبان	(۲۹۷)	۵۳۲-۱	قال شعیب الارنؤوط صحیح علی شرط مسلم
مسند الامام احمد	(۱۹۲۸۸)	۱۵۴-۱۴	قال حمزہ احمد الزین صحیح
صحیح البخاری	(۵۲)	۲۹-۱	
الترغیب والترہیب	(۲۵۹۵)	۵۴۴-۲	قال المحقق صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۱۷۳۱)	۳۲۱-۲	قال الالبانی صحیح
سنن ابن ماجہ	(۳۹۸۴)	۳۹۸-۴	قال المحقق صحیح
صحیح مسلم	(۱۵۹۹)	۲۰۸-۳	

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے:

جسم انسانی میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اگر وہ درست ہے تو تمام جسم درست ہے اگر وہ فاسد ہے تو تمام جسم فاسد ہے۔ سن لیجئے! وہ گوشت کا ٹکڑا دل ہے۔

-☆-

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں یہ بات واضح ہوئی۔ جسم انسانی سے صادر ہونے والے تمام اعمال کا انحصار دل کی نیت پر ہے۔ اگر نیت درست ہے تو اعمال بھی درست ہیں اگر دل کی نیت میں ہی فساد ہے تو وہ اعمال صالحہ جو فی نفسہ اچھے ہیں فساد نیت کے اثر سے وہ عنداللہ مردود ہو جائیں گے۔

-☆-

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

اِنَّ اَوَّلَ النَّـاسِ یُقْضَی عَلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ، فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعْمَتَهٗ فَعَرَفَهَا، فَقَالَ مَاعَمِلْتَ فِیْهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِیْکَ حَتّٰی اسْتُشْهِدْتُ قَالَ:

کَـذَبْـتَ وَلٰـکِنَّـکَ قَاتَلْتَ لِاَنْ یُقَالَ جَرِیْءٌ فَقَدْقِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِـهٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ. وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَأَالْقُرْآنَ فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعْمَتَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِیْهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَأْتُ فِیْکَ الْقُرْآنَ. قَالَ:

کَـذَبْتَ وَلٰکِنَّـکَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِیُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِیُقَالَ هُوَ قَارِیءٌ فَـقَـدْ قِیْـلَ ثُـمَّ اُمِـرَ بِـهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ. وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَعْـطَـاهُ مِـنْ اَصْـنَـافِ الْـمَالِ کُلِّهٖ فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِیْهَا؟

Marfat.com

قَالَ: مَاتَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ اَنْ يُنْفَقَ فِيْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ قَالَ: كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَّادٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِىَ فِى النَّارِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن ایک شہید کو لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمتیں گنوائے گا اور شہید ان نعمتوں کا اقرار کرے گا اللہ اس سے پوچھے گا تو نے ان نعمتوں کا حق ادا کرنے کے لئے کیا کیا؟ وہ کہے گا میں نے تیری راہ میں جہاد کیا حتی کہ شہید ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو جھوٹ کہتا ہے تو نے بہادر کہلوانے کیلئے جنگ کی سو دنیا نے تجھے بہادر کہا، پھر فرشتوں کو حکم ہو گا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اس کے بعد وہ آدمی لایا جائے گا۔ جس نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا۔ اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمتیں گنوائے گا اور وہ (عالم) ان نعمتوں کا اقرار کرے گا۔ تب اللہ اس سے پوچھے گا تو نے ان نعمتوں کا

صحیح مسلم	(۱۹۰۵)	۱۵۱۳-۳	
صحیح مسلم	(۴۹۲۳)	۲۹۰-۳	
صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ	(۲۰۱۴)	۴۰۴-۱	
الجامع لشعب الایمان	(۲۳ـ۶)	=۱۹۱-۴	
مسند الامام احمد	(۸۲۶۰)	۲۹۲-۸	قال احمد شاکر صحیح
المستدرک للحاکم (۲۵۲۴)		۹۰۹-۳	قال المحقق صحیح
مشکوۃ المصابیح	(۲۰۳)	۱۲۹-۱	
صحیح سنن الترمذی (۲۳۸۲)		۲-۵۵۶	قال الالبانی صحیح
الترغیب والترہیب	(۲۲)	۱-۱۷	قال المحقق صحیح
الترغیب والترہیب	(۱۹۹۶)	۲۲۹-۲	قال المحقق صحیح
صحیح سنن الترمذی (۲۳۸۳)		۲-۵۵۸	قال الالبانی صحیح

Marfat.com

شکریہ ادا کرنے کے لئے تو نے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا میں نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا اور تیری خاطر لوگوں کو قرآن پڑھ کر سنایا۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو نے جھوٹ کہا ہے تو نے تو قرآن اس لئے پڑھ کر سنایا تھا کہ لوگ تجھے قاری کہیں سو دنیا نے تمہیں عالم اور قاری کہا، پھر حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل اٹھا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ اس کے بعد ایک اور آدمی لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمتیں گنوائے گا وہ ان نعمتوں کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے سوال کرے گا کہ میری نعمتیں پا کر تم نے کیا کام کیے؟ وہ عرض کرے گا کہ میں نے تیری راہ میں تمام جگہوں پر مال خرچ کیا جہاں تجھ کو پسند تھا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا:

کہ تو جھوٹ کہتا ہے تو نے تو مال صرف اس لئے خرچ کیا تا کہ لوگ تجھے سخی کہیں اور دنیا نے تجھے سخی کہا، پھر حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل اٹھا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

-☆-

قیامت کے دن تین آدمیوں کو بارگاہ خداوندی میں پیش کیا جائے گا۔

(۱) مجاہد (۲) عالم (۳) سخی

مجاہد سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تمہیں یہ یہ نعمتیں دیں تو نے ان نعمتوں کا کیا حق ادا کیا؟

عرض کرے گا: الٰہی تیری رضا کی خاطر جہاد کیا اور تیری ہی رضا کی خاطر اپنی جان قربان کر دی۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے جھوٹ بولا۔ تو نے اس لئے جہاد کیا تھا کہ لوگ تجھے مجاھد کہیں۔ دنیا می تیرے مجاھد ہونے کا چرچا ہو چکا ہے۔ اور پھر فرشتوں سے فرمائے گا اسے منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے جہنم میں پھینک دو

پھر عالم سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے میری نعمتوں کا کیا حق ادا کیا؟ وہ عرض کرے گا الٰہی میں نے علم حاصل کیا اور تیری رضا کیلئے دوسروں کو سکھایا۔

Marfat.com

اللہ فرمائے گا تو نے جھوٹ بولا تو نے فقط اس لئے پڑھا اور پڑھایا کہ لوگ تجھے عالم کہیں۔ سو دنیا میں تجھے عالم کہا جا چکا ہے۔

پھر فرشتوں کو حکم ہو گا اسے منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے جہنم میں پھینک دو۔

پھر سخی سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے میری نعمتوں کا کیا حق ادا کیا؟ وہ عرض کرے گا الٰہی میں نے تیری رضا کیلئے خیر کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

اللہ فرمائے گا تو نے جھوٹ بولا یہ سب کچھ تو نے اس لئے کیا کہ لوگ تجھے سخی کہیں۔ سو دنیا میں تجھے سخی کہا جا چکا ہے۔

فرشتوں کو حکم ہو گا اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دو۔

اے اللہ! اے ارحم الراحمین!

اے ستار و غفار!

ہم سب مسلمانوں کو فساد نیت سے بچا۔ ہمارے اعمال کو ریا کاری اور دکھلاوے سے محفوظ فرما۔ تیری عنایت اور توفیق کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔

اے نیکیوں کی توفیق دینے والے اللہ! ہمیں اس نیکی کی توفیق عطا فرما جو تیری بارگاہ میں مقبول و منظور ہو۔

اِنَّمَا لِامْرِءٍ مَا نَوٰی:

یقیناً انسان کیلئے وہی اجر ہو گا جس کی اس نے نیت کی۔

اے مسلمان بھائی!

حدیث پاک کے یہ الفاظ ہمیں جھنجھوڑ رہے ہیں کہ ہم اپنی نیتیں اچھی کر لیں کہیں ایسا نہ ہو کہ فقط معمولی سی بات سے ساری محنت اکارت جائے۔

مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَكْمُلَ لَهُ عَمَلُهُ فَلْيُحْسِنْ نِيَّتَهُ.[1]

Marfat.com

جو فرزند آدم اس بات میں خوشی محسوس کرتا ہے کہ اس کا عمل مکمل ہو اسے چاہئے کہ وہ اپنی نیت اچھی کر لے۔

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ معمولی کام کو نیت غیر معمولی بنا دیتی ہے۔

رُبَّ عَمَلٍ صَغِیرٍ تعظُمُهُ النِّیَةُ. ۲

کتنے ہی چھوٹے عمل ہیں کہ نیت انہیں بڑا بنا دیتی ہے۔

آپ اپنے مکان میں کھڑکی اور روشندان بناتے وقت یہ نیت کریں کہ ان کے ذریعے

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

کی ایمان افروز آواز آئے گی۔

کاروبار کرتے وقت نیت کیجئے کہ تجارت کرنا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

کپڑے پہنتے وقت نیت کیجئے کہ اس کے ذریعے دلجمعی سے اللہ کی عبادت کروں گا۔

دوپہر کو سوتے وقت نیت کیجئے کہ قیلولہ کرنا مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ الغرض جو کام بھی کیجئے اس سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا طلب کیجئے۔ ان شاء اللہ آپ کا ہر عمل حقیقی عمل ہوگا اور اس کا بے حساب اجر ملے گا۔

آپ اسی نقطہ نظر پر قائم رہیے۔ ہوسکتا ہے کہ اللہ کی رحمت آپ کو ان خوش قسمت اصحاب کے زمرہ میں داخل کر دے۔ جن کے بارے میں اسی پروردگار جل جلالہ نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ﴾

کتنے ہی ایسے خوش قسمت افراد ہیں جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرسکتی۔

(۱) جامع العلوم والحکم ۱۰ عن بعض السلف

(۲) جامع العلوم والحکم ۱۰ عن بعض السلف

Marfat.com

فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهٖ

ہجرت کا لغوی معنی ہے چھوڑنا

اَلْهِجْرَةُ: اَلتَّرْكُ.

اصطلاح میں اس کی تعریف یوں ہوگی۔

اَلْهِجْرَةُ: هُجْرَانُ بَلَدِ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ وَالْاِنْتِقَالُ مِنْهُ اِلَى دَارِ الْاِسْلَامِ.

دار الشرک والکفر کو چھوڑنا اور دار الاسلام میں منتقل ہوجانا ہجرت شرعی کہلاتا ہے۔

الشیخ ابراہیم بن مرعی بن عطیہ رحمہ اللہ خوف الفتنہ اور طلب اقامۃ الدین کا اضافہ کرتے ہیں۔ الفاظ ملاحظہ ہوں۔

مُفَارَقَةُ دَارِ الْكُفْرِ اِلَى دَارِ الْاِسْلَامِ خَوْفَ الْفِتْنَةِ وَطَلَبَ اِقَامَةِ الدِّيْنِ. [1]

وطن، گھر، عزیز واقارب، اصحاب واحباب، مال ودولت اور جائیداد چھوڑنا کوئی معمولی عمل نہیں ہے لیکن صرف دل کی نیت سے ہی اس عمل میں بڑا فرق آجاتا ہے۔ ایک وہ آدمی جو اپنا وطن اور عزیز واقارب، اسلام اور دین سے محبت کی خاطر چھوڑتا ہے۔

دوسرا وہ آدمی جو انہی چیزوں کو کسی دنیاوی منفعت کیلئے چھوڑتا ہے ظاہر ہے ان دونوں میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔

وہ فرزند آدم بڑا خوش نصیب ہے جس کے سینے میں اسلام کی تڑپ ہے وہ اس دین حنیف کی خاطر سب کچھ لٹا دیتا ہے۔ اسے نہ عز وجاہ مطلوب ہے اور نہ ہی مال ودولت، وہ فقط اسلام کی خاطر جیتا ہے اور اسلام ہی کی خاطر اپنی جان جان آفرین کے سپرد کرتا ہے۔

طُوْبَى لَهُ ثُمَّ طُوْبَى لَهُ.

(۱) شرح الشیخ علی الاربعین النوویہ ۵۶

Marfat.com

لیکن وہ انسان انسان نہیں جو دین کے لبادے میں دنیا کا طلبگار ہو۔ جبہ و دستار کے پردے میں خالص دنیادار ہو۔ لوگ تو اس کے پاس دین سیکھنے کیلئے آئیں لیکن وہ خود سرتا پا دنیا میں غرق ہے۔

اَللّٰھُمَّ نَعُوْذُ بِکَ مِنْہُ.

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تعلق کی نوعیت کو کوئی نہ سمجھ سکا۔ قرآن کریم میں جگہ جگہ اللہ نے اپنے نام کے ساتھ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ذکر کیا۔ چند آیات ملاحظہ ہوں۔

مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یُدْخِلْہُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ .

مَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَتَعَدَّ حُدُوْدَہٗ یُدْخِلْہُ نَارًا خٰلِدًا فِیْھَا .

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ .

وَمَانَقَمُوْا اِلَّا اَنْ اَغْنَاھُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مِنْ فَضْلِہٖ .

بعض مقامات پر رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دے دیا۔

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ .

درج ذیل آیت میں تو تعلق اپنی انوکھی شان سے نظر آتا ہے۔

وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْہُ اِنْ کَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ.

اپنے اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ضمیر واحد استعمال کی جس کا کیف اہل نظر ہی جانتے ہیں۔

حدیث پاک کے زیر نظر حصہ میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت الٰہیہ کے مطابق اللہ کا اور اپنا ذکر اکٹھا فرمایا۔

—☆—

Marfat.com

فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ.

اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے تو تمام مسلمان اپنے اپنے وطن سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ پہنچنا شروع ہو گئے اور آقا علیہ السلام کے سحاب رحمت سے اپنی اپنی کشت ایمان کو سیراب کرنے لگے۔ اس عالم میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد فرمانا:

جس نے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی تو یقیناً اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہی ہے۔

ایمان والے پر یہ واضح کرتا ہے کہ بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچنا درحقیقت بارگاہ خداوندی میں پہنچنا ہے۔ اگر اللہ جل شانہ کو پانا چاہتے ہو تو در حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہو جاؤ۔ جہاں مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ہی توجہ مبارک سے تمہارے دل کی آنکھوں میں وہ نور پیدا

Marfat.com

ہوگا جس سے جمال الٰہی کا مشاہدہ نصیب ہوگا۔

فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا الخ

جو انسان دارالکفر کو چھوڑتا ہے حصول دنیا کیلئے یا اپنے وطن کو اس لئے خیر باد کہتا ہے کہ میں دارالہجرہ پہنچ کر فلاں عورت سے شادی کروں گا۔ ان دونوں صورتوں میں اسے ہجرت شرعی کا اجروثواب نہ ملے گا۔

شارحین اس حدیث کے پس منظر کے طور پر ایک واقعہ تحریر کرتے ہیں۔

خَطَبَ اَعْرَابِيٌّ اِمْرَأَةً يُقَالُ لَهَا اُمُّ قَيْسٍ فَاَبَتْ اَنْ تَزَوَّجَهُ حَتّٰى يُهَاجِرَ فَهَاجَرَ فَتَزَوَّجَتْهُ.

ایک اعرابی نے ایک ام قیس نامی عورت کو پیغام نکاح بھیجا اس عورت نے انکار کر دیا اور نکاح کی شرط یہ لگائی کہ وہ بھی ہجرت کر جائے۔ اس اعرابی نے بھی ہجرت کی پھر اس نے نکاح کر لیا۔

غور کیجئے! اس مہاجر ام قیس کو مہاجر الی اللہ ورسولہ کا اجروثواب نہیں مل سکتا۔ وجہ یہی ہے کہ اسے وہ نیت نصیب نہ ہوئی جو مہاجر الی اللہ ورسولہ کو نصیب ہوتی ہے۔

يَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ اَصْلِحْ اَحْوَالَنَا وَاجْعَلْ سِرَّنَا اَحْسَن وَاَزْكٰى بِبَرَكَةِ حَبِيْبِكَ الْاَتْقٰى وَنَبِيِّكَ الْاَزْكٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اعمال کی دو قسمیں ہیں:

(۱) اعمال حسنہ

(۲) اعمال قبیحہ

نیت کا تعلق اعمال حسنہ کے ساتھ ہے یعنی ان اعمال کے بجالاتے وقت اگر نیت اچھی ہو تو ان کے حسن کو چار چاند لگ جائیں گے اور اگر بجاآوری کے وقت نیت اچھی نہ ہوئی تو اعمال کا حسن ختم ہو جائیگا اور وہ اعمال فی نفسہ حسنہ ہونے کے باوجود اسکے حق میں غیر حسنہ ہوں گے۔

Marfat.com

لیکن اعمال قبیحہ کسی بھی نیت کیساتھ حسنہ نہیں ہو سکتے۔ کوئی آدمی چوری کرتے وقت یہ نیت کرے کہ اس مال کو غرباء میں تقسیم کردوں گا تو اس کی ایسی نیت چوری کو کسی بھی صورت میں اعمال محمودہ کے زمرہ میں شامل نہیں کرسکتی۔

-☆-

Marfat.com

نشانِ بندگی

وَمَا اُمِرُوا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ حُنَفَاءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ وَذٰلِکَ دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ[1]

انہیں حکم دیا گیا کہ وہ اللہ ہی کی عبادت کریں اسی کیلئے دین کے مخلص بنتے ہوئے باطل سے منہ موڑ کر حق کی طرف مائل ہوتے ہوئے اور وہ قائم کریں صلاۃ کو اور ادا کریں زکاۃ اور یہی ملت قیمہ کا دین ہے۔

وَاَقِیْمُوا وُجُوْھَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ۔[2]

اور ہر صلاۃ ادا کرتے وقت اپنے چہروں کا رخ قبلہ کی طرف کر لیا کرو اور اسے ہی پکارو اس کے دین کے مخلص بنتے ہوئے۔

عبادت و بندگی صرف اور صرف اللہ وحدہٗ لاشریک ہی کیلئے ہے۔

انسان کا سر بندگی صرف اللہ کی بارگاہ میں جھکتا ہے وہ کسی اور کو معبود تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں۔

(۱) البینۃ

(۲) الاعراف ۷-۲۹

Marfat.com

اھل ایمان اخلاص وللّٰہیت سے اس کے دین پر کاربند رہا کرتے ہیں۔ اھل ایمان کا اوڑھنا بچھونا اللہ کی رضا ہوا کرتا ہے وہ اس دین کے جملہ امور رضائے الٰہی کے لیے کرتے ہیں۔

ایک مسلم کا سب کچھ اس کا دین ہی ہے اسکی عبادت اسکا کاروبار اس کے جملہ معاملات سب کے سب دین کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہیں وہ سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک دین میں ڈوبا ہوا ہے۔ اسکی دنیا دنیا نہیں بلکہ یہ بھی اس کا دین ہے کیونکہ اس کا ہر کام اللہ کی رضا کیلئے اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق ہے۔ وہ کسی بھی لمحہ دائیں بائیں نہیں دیکھتا بلکہ اس کی نظر اٹھتی ہے تو تعلیمات نبویہ علیٰ صاحبھا الصلاۃ والسلام پر اور وہ اخلاص کا پیکر بن کر تمام کام کیا کرتا ہے۔ وہ ایسا کیوں کرتا ہے کہ یہ اس کے خالق ومالک اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور حکم الٰہی کی اتباع ہی مومن کا طرۂ امتیاز ہے۔

حُنفاءَ :

حنفاء: یہ حنیف کی جمع ہے۔

الدکتور خلیل الجُر لکھتے ہیں:

اَلْحنِیف: اَلَّذِیْ یَمِیْلُ اِلَی الْحَقِ فِی الدِّیْنِ [1]

جو دین میں حق کی طرف مائل ہوا سے حنیف کہتے ہیں۔

اھل ایمان کے دل کا میلان دین کی طرف ہوا کرتا ہے وہ اخلاص کے پیکر ہر وقت دین کی طرف جھکتے ہیں اور انہیں دینی تعلیمات وہدایات پر عمل کر کے ہی چین وسکون ملا کرتا ہے۔

-☆-

(۱) لاروس ۴۲۶

Marfat.com

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰہِ الْحَارِثُ بْنُ اسیدِ الْمُحَاسَبِیُّ:

مَنْ صَحَّحَ بَاطِنَہٗ بِالْمُرَاقَبَۃِ وَالْاِخْلَاصِ زَیَّنَ اللّٰہُ تَعَالٰی ظَاھِرَہٗ بِالْمُجَاھَدَۃِ وَاتِّبَاعِ السُّنَّۃِ. (۲)

حضرت ابوعبداللہ حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جس نے اپنے باطن کو مراقبہ اور اخلاص سے صحیح کر لیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کو مجاھدہ اور اتباع سنت سے آراستہ کر دیتا ہے۔

یہ سعید روحیں اخلاص کی اسی لیے دلدادہ ہیں کہ اس کے ثمرہ کے طور پر اللہ تعالیٰ مجاھدہ کی توفیق دیتا ہے اور سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چلنے کی سعادت ارزانی فرماتا ہے۔

-☆-

(۲) الطبقات الکبریٰ للشعرانی ۱-۷۵

Marfat.com

قبولیتِ عمل کیلئے اخلاص شرط ہے

عَنْ ابِی امَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اَرَاَیْتَ رَجُلاً غَزَا یَلْتَمِسُ الْاَجْرَ وَالذِّکْرَ، مَالَهٗ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

لَاشَیْءَ لَهٗ. ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَا یَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا کَانَ لَهٗ خَالِصاً وَابْتُغِیَ بِهٖ وَجْهُهٗ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی حضور! آپ کا جہاد میں شریک اس آدمی کے بارے میں

الترغیب والترہیب	(۹)	۱-۶۱	قال المحقق صحیح
سلسلة الاحادیث الصحیحہ	(۵۲)	۱-۸۱	
سنن النسائی	(۳۱۱ے)	۲-۲۶	
صحیح سنن النسائی	(۳۱۴۰)	۲-۳۹۳	قال الالبانی صحیح
جامع الاصول	(۱۰۶۲)	۲-۳۵۰	

Marfat.com

کیا خیال ہے جو اجر وثواب کا بھی خواستگار ہے اور ناموری کا بھی خواہش مند ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس کیلئے اللہ کی بارگاہ میں کوئی اجر وثواب نہیں۔

پھر ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بھی عمل کو قبول نہیں کرتا تاوقتیکہ وہ عمل صرف اسی کیلئے ہو اور اس کے ذریعے اس وحدہٗ لاشریک کی رضا کا طالب ہو۔

-☆-

حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض صحبت سے معمور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کس درجہ دانا و بینا تھے۔ نیک اعمال کرتے ہوئے جو عوارض لاحق ہو سکتے ان سب کے بارے حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استفسار کرلیا کرتے تھے۔ تاکہ دین اپنی پوری رعنائی اور آب وتاب سے تاقیامت ضیابار رہے اور اسکی تعلیمات میں کسی قسم کا ابہام باقی نہ رہے۔

اس حدیث پاک میں عرض کی جاتی ہے:

یارسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم ایک آدمی جہاد کررہا ہے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے کیلئے بے تاب ہے۔ بلکہ جذبہ جہاد سے یوں لبریز ہے کہ دشمن کے تیر وتفنگ سے لڑ پڑا ہے۔ اس عمل سے اسکی نیت ہے کہ اس کا خالق و مالک اجر وثواب عطا فرمائے اور ساتھ ہی اس کی یہ نیت بھی ہے کہ لوگ اسے بہادر کہیں شجاعت و بہادری میں اس کا نام نمایاں ہو۔

ظاہری طور پر یہ جذبہ کس قدر اچھا معلوم ہوتا ہے کہ تلواروں سے ٹکرانے اور نیزوں سے بھڑ جانے میں نیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر وثواب کا حصول ہے۔ لیکن ساتھ یہ بھی جذبہ ہے کہ لوگ اسکی تعریف وتوصیف کریں۔

اس معلم انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس نیت میں جو فساد چھپا تھا اس پر کاری ضرب لگائی اور اھل ایمان کو بتایا۔ ایسا آدمی اللہ کے ہاں کسی قسم کے اجر وثواب کا مستحق نہیں۔

کیوں؟ اس لیے کہ

Marfat.com

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لایَقْبَلُ مِنَ العَمَلِ الاّ مَاکَانَ لَہٗ خَالِصاً وَابْتُغِیَ بِہٖ وَجْھُہٗ ۔

بے شک اللہ تعالیٰ کسی کے عمل کو قبول نہیں کرتا جب تک کہ وہ عمل خالصۃً اسی کیلئے ہو اور اس کے ذریعے اس وحدہٗ لاشریک کی رضا مطلوب ہو۔

اللہ وحدہٗ لاشریک ہے وہ اپنی ذات وصفات میں یکتا ہے۔ اس کا کوئی مثیل وشریک نہیں اس لیے وہ عمل بھی وہی قبول کرتا ہے جس کے کرنے والے کی نیت صرف اسی وحدہٗ لاشریک کی رضا وخوشنودی ہو۔ جس عمل کی نیت میں ذرہ سی بھی ملاوٹ آ جائے اللہ تعالیٰ اس عمل کو قبول نہیں کرتا۔

صرف نیت کی سمت درست کرنے سے نیت وارادہ کا قبلہ صحیح کرنے سے انسان کا عمل قبول ہو جاتا ہے۔ آج ہمیں چاہیے کہ جو بھی نیک کام کرنے لگیں اس کے کرتے وقت نیت کریں کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی وخوشنودی حاصل ہو۔ پھر دنیا والوں کی تعریف وتوصیف سے بے نیاز ہو کر نیک کام کیا جائے یوں کہ اس عمل صالح کرتے وقت مخلوق کا خیال تک نہ آئے۔

جہاد جیسا عمل کتنی فضیلت رکھتا ہے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر دشمن کی توپوں سے لڑا جاتا ہے۔ اس کی گولیوں کا سامنا کیا جاتا ہے اس عالم میں بھی اولیت نیت کو ہے۔ اگر نیت درست ہے تو یہ سب کچھ قبول ہے اور اگر نیت درست نہیں یہ سب کچھ بے کار ہے۔

-☆-

Marfat.com

فلاح پانے والا

عَن ابی ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

قَداَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ قَلبَہُ لِلایْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَہُ سَلِیْماً وَلِسَانَہُ صَادِقاً وَنَفْسَہُ مُطْمَئِنَّۃً وَخَلِیْقَتَہُ مُستَقِیْمَۃً وَجَعَلَ اُذُنَہُ مُستَمِعَۃً وَعَیْنَہُ نَاظِرَۃً فَامَّاالاُذُنُ فَقَمِعٌ وَالعَیْنُ مُقِرَّۃٌ ؟ بِمَایُوعِیْ القَلْبُ وَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ جَعَلَ قَلْبَہُ وَاعِیاً۔

ترجمة الحديث:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فلاح پا گیا وہ آدمی جس نے اپنے دل کو ایمان کیلئے اخلاص کی دولت سے مالا مال کر دیا اور اپنے دل کو (دلی بیماریوں سے) سالم اور اپنی زبان کو سچ اور اپنے نفس کو مطمئن اور اپنے اخلاق

مسند الامام احمد	(۲۱۳۰۷)	۱۵-۴۸۶	قال حمزہ احمد الزین صحیح
الجامع لشعب الایمان	(۱۰۷)	۱-۳۴۹	قال الہیثمی حسن
مشکاۃ المصابیح	(۵۲۰۰)	۳-۱۴۳۵	

Marfat.com

وعادات کو شریعت کے مطابق درست کر دیا گیا اور اس نے اپنے کانوں کو حق سننے والا اور آنکھوں کو حق دیکھنے والا بنا دیا۔

بہر حال کان دل تک پہنچانے کا آلہ ہے اور آنکھیں ان چیزوں کو ثابت کرتی ہیں جن کو دل یاد رکھتا ہے۔ اور یقیناً فلاح پا گیا وہ جس نے اپنے دل کو (حق بات) یاد رکھنے والا بنا دیا۔

-☆-

عربی زبان میں کامیابی کا معنی دینے کیلئے کئی لفظ ہیں۔ ان میں ایک لفظ ''فلاح'' بھی ہے یہ لفظ کسی ادھوری اور نامکمل کامیابی کے لیے نہیں بولا جاتا بلکہ اس کامیابی کیلئے استعمال ہوتا ہے جو ہمہ جہت اور مکمل ہو بلکہ پورے کلام عرب میں کامیابی کیلئے کوئی لفظ ''فلاح'' سے بڑھ کر نہیں ہے۔

اس حدیث پاک میں حضور سید العالمین معلم کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سعید لوگوں کا ذکر کیا ہے جنکے مقدر میں کامیابی ہے۔ یہ کامیابی ناتمام نہیں بلکہ کامل ومکمل ہے۔ آیئے ان سعید لوگوں کی خوبیوں پر نظر ڈالیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور عرض گزار ہوں کہ اے خالق ومالک ہمیں بھی ان خوش نصیب لوگوں میں کر دے۔

مَنْ اَخْلَصَ قَلْبَهٗ لِلْاِیْمَانِ:

جس آدمی نے اپنے قلب کو ایمان کیلئے ہر قسم کی آمیزش سے پاک کر دیا۔

خالص اس چیز کو کہتے ہیں جس میں کسی قسم کی ملاوٹ اور کھوٹ نہ ہو بالکل صاف اور ستھری ہوئی ہو۔ دل کو ایمان کیلئے خالص کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ دل صرف اور صرف ایمان کیلئے ہو۔

اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کو بلا چوں وچرا تسلیم کرنے والا ہو۔

الدر المنثور		۲۳	
الترغیب والترہیب	(۱۲)	۹۳-۱	قال المحقق حسن
الترغیب والترہیب	(۳۹۱۱)	۳۹۹-۳	
الترغیب والترہیب	(۲۲۶۲)	۵۳۰-۳	
مجمع الزوائد	(۱۷۲۱)	۲۰۱-۱۰	

Marfat.com

یہ دل نفاق کید اغوں سے معرا ہو شک وشبہ کے اثرات سے محفوظ و مامون ہو۔

دل ان چیزوں سے بھی پاک ہو جن سے اسے بیماری لاحق ہوتی ہے۔ کذب (جھوٹ) سے دل داغدار ہوتا ہے گناہ سے اس میں سیاہی آتی ہے گناہانِ صغیرہ وکبیرہ سے پاک ہو۔

جَعَلَ قَلْبَهُ سَلِيماً:

اللہ تعالیٰ جس پر مہربانی فرماتا ہے اس کے قلب کو درست کر دیتا ہے۔ جس کا قلب درست ہے اس کے تمام اعضاء درست ہیں۔ اگر نیت اچھی ہے اگر نیت رضائے الٰہی ہے تو تمام اعضاء وہی کریں گے جس سے خالق و مالک راضی ہو۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

اِنَّ فِي الْجَسَدِ لَمُضْغَةً اِنْ صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَاِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ اَلاوَهِيَ الْقَلْبُ.[1]

ترجمة الحديث:

جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے اگر وہ درست ہے تو تمام جسم درست ہے اگر اس میں فساد ہے تو تمام جسم فساد میں مبتلا ہے سن لیجئے وہ دل ہے۔

اگر دل اچھا ہے تو تمام اعضاء اچھے ہیں۔ یعنی اگر نیت خالص ہے اس میں کسی قسم کا فتور نہیں تو جسم کے تمام اعمال بھی انشاء اللہ درست ہوں گے۔ رضائے الٰہی کے جذبے سے سرشار مردمومن کی زبان سچ کی دلدادہ ہوا کرتی ہے۔ زبان کسی کے خلاف طعن وتشنیع نہیں کرتی، زبان گالی گلوچ غیبت اور چغلی سے مامون ومحفوظ ہوا کرتی ہے۔

اسی طرح کان آنکھیں بھی شرعی دائرے کے اندر رہا کرتے ہیں۔ کان کسی کے خلاف باتیں نہیں سنتے۔ دین حق کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے والے کی باتیں سننے سے کان بہرے ہو جاتے ہیں۔ وہ ہمیشہ حق وسچ سنا کرتے ہیں، کلماتِ خیر کانوں سے ٹکراتے ہیں، آنکھیں اس طرف نہیں اٹھتی

Marfat.com

جہاں انہیں اٹھانے سے شریعت نے منع کر دیا ہے۔ یہ آنکھیں اٹھتی ہیں قرآن کریم کے نور بھرے اوراق پر اٹھتی ہیں۔ احادیث مقدسہ کی کتب کا کیف لیتی ہیں، اسلاف کے کارناموں سے بھری کتاب سے شادکام ہوتی ہیں۔ والدین کی زیارت کرتی ہیں۔ علماء وصلحاء کے جمال سے بہرہ ور ہوتی ہیں۔

اسی طرح جس کا قلب درست ہے نیت صالح ہے اس کے ہاتھ پاؤں راہِ حق میں اٹھتے ہیں، نیکی کی طرف چلتے ہیں، اور ہر اس جگہ جانے سے اور تصرف کرنے سے رک جاتے ہیں جہاں جانے سے اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمادیا ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ جس کے قلب کو سلیم بنا دے وہ کامیاب وکامران ہے۔

لسانہ صادقاً:

سچائی مومن کا زیور ہے سچائی سے ہی مومن کے حسن میں تابانی ہے اسے جھوٹ سے نفرت ہے۔ وہ جھوٹ سے یوں نفرت کرتا ہے جیسے انسان کریہہ المنظر بیماری سے نفرت کرتا ہے۔ سچائی مومن کی پہچان اور اسکے جنتی ہونے کی سند ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِىْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِىْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَايَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَاِيَّاكُمْ وَالْكِذْبَ فَاِنَّ الْكِذْبَ يَهْدِىْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِىْ اِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكِذْبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا (۱)

(۱) صحیح البخاری (۴۳-۵) ۵-۲۲۶۱

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صدق کو لازم پکڑو! کیونکہ صدق ''البر'' کی طرف لے جاتا ہے اور ''البر'' جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ بندہ مومن سچ بولتا رہتا ہے اور سچ کی تلاش جاری رکھتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے۔

اے اہل ایمان! جھوٹ سے بچو! کیونکہ جھوٹ ''الفجور'' کی طرف لے جاتا ہے اور ''الفجور'' نار (آگ) کی طرف لے جاتا ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کی تلاش میں ہی رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے۔

-☆-

سچ کتنی بڑی دولت ہے جو سچ کا دلدادہ ہے وہ جنت کا سزاوار ہے۔ یقیناً وہ آدمی فلاح پا گیا جس نے اپنی زبان کو سچا کر دیا۔

صحیح البخاری	(۶۰۹۴)	۴-۱۹۲۳	
صحیح مسلم	(۲۶۰۷)	۵-۱۷۵	
الترغیب والترہیب	(۴۳۱۹)	۳-۵۵۸	قال المحقق صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۲۹۳۲)	۳-۱۲۴	قال الالبانی صحیح
صحیح الجامع الصغیر	(۱۲۶۵)	۱-۳۴۲	قال الالبانی صحیح
صحیح سنن ابی داؤد	(۴۹۸۹)	۳-۲۲۶	قال الالبانی صحیح
صحیح سنن الترمذی	(۱۹۷۱)	۲-۳۶۸	قال الالبانی صحیح
صحیح ابن حبان	(۲۷۳)	۱-۵۰۸	قال شعیب الارنووط صحیح علی شرط شیخین
صحیح ابن حبان	(۲۷۴)	۱-۵۰۸	قال شعیب الارنووط صحیح علی شرط شیخین
مشکاۃ المصابیح	(۴۷۵۳)	۴-۳۷۷	قال الالبانی متفق علیہ
مسند الامام احمد	(۳۶۳۸)	۳-۵۲۴	قال حمزہ احمد الزین صحیح
السنن الکبریٰ للبیہقی	(۲۰۸۱۷)	۱۰-۳۳۰	
شرح السنۃ للبغوی	(۳۵۷۴)	۱۳-۱۵۲	

Marfat.com

نَفسه مُطمَئِنه:

نفس کی تین قسمیں ذکر کی جاتی ہیں:

ا۔ نفسِ امارۃ:

یہ نفس برائی کا دلدادہ ہے بدی اس کی سرشت میں ہے۔ یہ ہروقت انسان کو گناہوں کی جانب راغب ہی نہیں کرتا بلکہ گناہوں کی دلدل میں پھنسا دیتا ہے۔ یہ نیکی نہیں کرتا بلکہ برائی کا حکم دیتا رہتا ہے۔ جب یہ بدی کر نہ لے اسے سکون نہیں ملتا۔ العیاذ باللہ من ذالک

۲۔ نفسِ لوّامۃ:

یہ نفس برائی کرنے کے بعد ملامت کرتا ہے گناہ کرنے کے بعد انسان کو شرم دلاتا ہے۔ یہ نفس غنیمت ہے کہ انسان سے اگر کوئی جرم وخطا سرزد ہو جائے تو یہ بعد میں اسے احساس دلاتا ہے کہ تو نے نافرمانی کی ہے اب اللہ الکریم کی بارگاہ میں رجوع کرلے۔

۳۔ نفسِ مطمئنہ:

یہ نفس سکون واطمینان کی دولت سے لبریز نفس ہے یہ ہمیشہ نیکی کرتا ہے نیکی سے محبت اس درجہ رکھتا ہے کہ اسے سکون ہی نیکی وبِرّ میں ہے۔ یہ اوامر الٰہی کو بطریق احسن بجالاتا ہے نواھی سے اجتناب کرتا ہے۔ بلکہ نواھی کے نزدیک بھی نہیں جاتا یہ نفس ایمان کی حقیقی بہاروں سے سرفراز ہے۔

جو اہل ایمان اپنے نفس کو مطمئنہ کرلے اس جیسا سعید کون ہوسکتا ہے اور حقیقی فلاح وکامیابی اسے ہی ہے جس کا نفس مطمئنہ ہے۔ ایسے نفس مطمئنہ والے مردِ سعید کو وقت نزع پکارا جاتا ہے:

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِىٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِىْ فِىْ عِبٰدِىْ وَادْخُلِىْ جَنَّتِىْ۔ [1]

اے نفس مطمئنہ لوٹ جا اپنے رب کی طرف تو رب سے راضی تیرا رب تجھ سے راضی۔ (اللہ تعالیٰ حکم ارشاد فرماتا ہے) میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

(۱) سورۃ الفجر ۳۰-۲۷

Marfat.com

خَلِیْقَتَہٗ مُسْتَقِیْمَۃً :

اللہ تعالیٰ جس کے اخلاق واطوار عادات وشمائل شریعت غرّا کے مطابق کردے وہ بڑا سعید ہے۔ اصل کام شریعت مطہرہ پر کاربند رہنا ہے۔ جس کے اعمال شریعت مطہرہ کے بنائے ہوئے نشانات سے سرموانحراف نہ کریں وہ دونوں جہاں میں کامیاب وکامران ہے۔

جَعَلَ اُذُنَہٗ مُسْتَمِعَۃً وَعَیْنَہٗ نَاظِرَۃً :

اللہ تعالیٰ کا جس پر کرم ہوتا ہے اس کے کان سننے والے اور اسکی آنکھیں دیکھنے والی بنادیتا ہے بعض ایسے بدنصیب بھی ہوتے ہیں جو کانوں کے صحیح ہونے کے باوجود نہیں سنتے۔ آنکھیں درست ہونے کے باوجود نہیں دیکھتیں یہ لوگ جہنم کا ایندھن ٹھہرتے ہیں کیونکہ نہ یہ حق بات سنتے ہیں اور نہ کسی کو دیکھ کر نصیحت پکڑتے ہیں۔

ارشاد ربانی ملاحظہ ہو:

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَھَنَّمَ کَثِیْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ لَھُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَھُوْنَ بِھَا وَلَھُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِھَا وَلَھُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِھَا. اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ. اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْغٰفِلُوْنَ.[1]

اور ہم نے جہنم کیلئے بہت سے جن وانس پیدا کیے ہیں ان کے دل تو ہیں لیکن وہ ان کے ذریعے سمجھتے نہیں۔ انکی آنکھیں تو ہیں لیکن وہ ان کے ذریعے دیکھتے نہیں۔ انکے کان تو ہیں لیکن وہ ان کے ذریعے سنتے نہیں۔ یہ لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں اور یہی لوگ غافل ہیں۔

جن کے دل حق بات نہ سمجھیں جن کی آنکھیں حق بات نہ دیکھیں جن کے کان حق بات نہ سنیں وہ جہنم کے سزاوار اور غضب الٰہی میں گرفتار ہیں۔ تو جن کے دل حق بات سمجھتے ہوں اور حق پر

(۱) الرائد ۱۲۰۴

Marfat.com

یقین کامل رکھتے ہوں جن کی آنکھیں حق بات دیکھتی ہوں اور اس پر ایمان کامل ہو اور جن کے کان حق سنتے ہوں اور یقین کی دولت سے لبریز ہوں تو ایسے سعید لوگوں کیلئے جنت ہے اللہ کی رضا کا مقام ہے اسکے دائمی انعامات ہیں۔

اے اللہ! اہل ایمان کے کان کھول دے جس سے ہر حق بات سنتے رہیں اور اپنے ایمان کو جلا بخشتے رہیں اور انکی آنکھیں وا کر دے جس سے ہر حق کو دیکھتے رہیں اور ایمان و ایقان کی مزید دولت سمیٹتے رہیں۔

اَمَّا الاُذُنُ فَقَمْعٌ:

جبران مسعود لکھتے ہیں:

اَلْقَمْعُ: اٰلَۃٌ مَخْرُوْطِیَّۃُ الشَّکْلِ تُوْضَعُ عَلٰی فَمِ الْاِنَاءِ فَتُصَبُّ فِیْہِ السَّوَائِلُ۔[1]

قَمْع: مخروطی شکل کے اس آلہ کو کہتے ہیں جسے برتن کے منہ پر رکھا جاتا ہے تاکہ اس میں سائل چیزیں ڈالی جاسکیں۔

کان دل کیلئے ایسا آلہ ہے کہ بیرونی آوازیں اس کے ذریعے دل تک پہنچتی ہیں۔ یہ آوازیں صحیح بھی ہوتی ہیں اور غیر صحیح بھی۔ سیرت انسانی کیلئے مفید بھی ہوتی ہیں اور مضر بھی۔ تعلیمات اسلامیہ کے موافق بھی ہوتی ہیں اور مخالف بھی۔ کان صرف ایک واسطہ اور ذریعہ ہے اس سے ہر قسم کا مواد دل تک اتر جاتا ہے۔

بس جو مرد مومن اپنے کان کی حفاظت کرتا ہے ایسی کوئی چیز اندر داخل نہیں ہونے دیتا جو اس کے دین و ایمان کو نقصان پہنچا سکے۔ اسکے ذکر و فکر اور ذوقِ عبادت میں خلل ڈال سکے۔ یقیناً اپنے ایمان و ایقان کو بچا لیتا ہے اور اس کے ذکر و فکر اور ذوق عبادت میں فتور نہیں آتا۔

یہ دور خیر القرون نہیں ہے۔ زمانہ نبویہ علیٰ صاحبھا الصلاۃ والسلام سے بعد نے شیطان کی دخل

(۱) الاعراف ۱۰۹

Marfat.com

اندازی کو مزید سہل بنا دیا ہے۔ جو اس گئے گزرے وقت میں ذرا سی بے احتیاطی برتے گا اسے کافی نقصان اٹھانا پڑے گا۔ اب تو جگہ جگہ ایسی آوازیں کانوں میں پڑتی ہیں جو نعمت ایمان کو ضائع کر سکتی ہیں۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ اپنی سماعت کی حفاظت کریں۔ ہر ایک کی بات سننے سے احتراز کریں۔ صرف اسی آدمی کی باتیں سنیں جس کے دین و ایمان کی دل گواہی دے رہا ہو۔

اے اللہ! اپنے فضل و کرم سے ہم سب کے ایمان و یقین کی حفاظت فرما۔ آمین

بِبرُکَةِ سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ.

-☆-

اللہ الموفق

Marfat.com

حلاوۃ الایمان

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

ثَلَاثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ: اَنْ یَکُوْنَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا. وَاَنْ یُحِبَّ الْمَرْءُ لَایُحِبُّہٗ اِلَّالِلّٰہِ، وَاَنْ یَکْرَہَ اَنْ یَعُوْدَفِی الْکُفْرِ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُقْذَفَ فِی النَّارِ.

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تین چیزیں جس میں ہونگی اس نے ایمان کی حلاوت وچاشنی کو پالیا:

۱۔ اللہ اور اسکا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں۔

۲۔ جس بھی آدمی سے محبت کرے تو اللہ کی رضا کی خاطر محبت کرے۔

۳۔ کفر میں واپس لوٹ جانا یوں ناپسند ہے جیسے آگ میں پھینکا جانا ناپسند ہے۔

-☆-

Marfat.com

جب ایمان کی حلاوت نصیب ہوتی ہے، عبادت الٰہی کا کیف نصیب ہوتا ہے، سر بندگی جھکا کر سبحان ربی اللہ علیٰ کہنے کا لطف آتا ہے۔ حلاوتِ ایمان کے سبب زندگی کی جملہ ساعتیں ذکر الٰہی میں بسر ہوتی ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات پر عمل کرنا طبیعت کا لازمہ بن جاتا ہے۔ حلاوتِ ایمان مقدر میں ہو تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ پر کاربند رہنا زندگی کا حاصل ٹھہرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص وللّٰہیت کی سعادت ارزانی فرمائے اور اپنا عبد خاص بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

-☆-

مسند الامام احمد	(۱۱۹۴۱)	۱۰-۳۲۸	قال حمزہ احمد الزین صحیح
مسند الامام احمد	(۱۲۷۱۹)	۱۱-۵	قال حمزہ احمد الزین صحیح
مسند الامام احمد	(۱۳۳۴۰)	۱۱-۱۷۲	قال حمزہ احمد الزین صحیح
سنن الترمذی	(۲۶۲۴)	۵-۱۵	قال الترمذی صحیح
سنن النسائی	(۴۹۹۷)		قال الالبانی صحیح
سنن ابن ماجہ	(۴۰۳۳)	۴-۴۱۶	قال المحقق صحیح
شرح السنۃ	(۲۱)	۱-۴۸	قال البغوی صحیح

Marfat.com

ایمان کامل

عَنْ اَبِی فِرَاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – رَجُلٌ مِنْ اَسْلَمَ – قَالَ: نَادٰی رَجُلٌ فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ! مَا الْاِیْمَانُ؟قَالَ .

"اَلْاِخْلَاصُ"

ترجمة الحديث:

حضرت ابوفراس اسلمی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: ایک آدمی نے ندا دی تو عرض کی یارسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اخلاص"

-☆-

الجامع لشعب الایمان	(۶۳۳۱)	۹-۳-۱ے۱	
الترغیب والترہیب	(۳)	۱-۵۹	قال المحقق صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۳)	۱-۱۰۳	قال الالبانی صحیح
الجامع لشعب الایمان	(۶۳۳۱)	۹-۳-۱ے۱	
الترغیب والترہیب	(۳)	۱-۵۹	قال المحقق صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۳)	۱-۱۰۳	قال الالبانی صحیح

Marfat.com

عَنْ اَبِی فِرَاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

"سَلُوْنِیْ عَمَّا شِئْتُمْ"

فَنَادٰی رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ!

مَاالْاِسْلَامُ؟ قَالَ اِقَامُ الصَّلَاةِ وَاِیْتَاءُ الزَّکَاةِ.

قَالَ: فَمَاالْاِیْمَانُ؟ قَالَ: اَلْاِخْلَاصُ.

قَالَ: فَمَاالْیَقِیْنُ؟ قَالَ اَلتَّصْدِیْقُ بِالْقِیَامَةِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوفراس اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تمہارا جی چاہتا ہے مجھ سے پوچھو۔

ایک آدمی نے ندا دی یارسول اللہ! اسلام کیا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صلاۃ (نماز) قائم کرنا اور زکاۃ ادا کرنا۔

اس نے پھر عرض کیا ایمان کیا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اخلاص"

اس نے پھر عرض کی یقین کیا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیامت کی تصدیق کرنا۔

-☆-

Marfat.com

اس فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بار بار پڑھیے بلکہ لوحِ دل پر لکھ لیجئے۔ ایمان اخلاص ہے اس سے بڑھ کر اخلاص کی اور کیا اہمیت ہوگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے ایمان قرار دے رہے ہیں تو گویا جس خوش نصیب کے پاس اخلاص وللّٰہیت ہے وہ ایمان کے وصف سے متصف ہے۔ اسے ایمان کے وصف سے متصف کرنے والے خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

اب غور کیجئے اس آدمی پر اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم کا کیا عالم ہوگا۔ اس دنیا میں بھی عالم برزخ میں بھی اور عالم آخرت میں بھی، یہ مومن یہ صادق الایمان دونوں جہاں میں سرخرو ہے۔

-☆-

Marfat.com

جہاد وہی ہے جو
کلمۃ اللہ کی بلندی کیلئے ہو

عَنْ أَبِیْ مُوْسٰی عَبْدِاللّٰہ بِنْ قَیْسٍ الْأَشْعَرِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:

سُئِلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ یُقَاتِلُ شَجَاعَۃً، وَیُقَاتِلُ حَمِیَّۃً، وَیُقَاتِلُ رِیَاءً، أَیُّ ذَالِکَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ؟ فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

((مَنْ قَاتَلَ لِتَکُوْنَ کَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ)).

ترجمة الحديث:

حضرت ابوموسی عبداللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

ایک آدمی جہاد میں شریک ہوا شجاعت کے جوہر دکھانے کیلئے، دوسرا اسی جہاد میں حمیت کی غرض سے شریک ہوا اور تیسرا دکھلاوے کیلئے شریک ہوا تو ان میں سے کس کے جہاد کو جہاد فی سبیل اللہ کہا جائے گا؟ اس پر حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

اس آدمی کا جہاد جہاد فی سبیل اللہ ہوگا جو اس نیت سے جہاد میں شریک ہوا کہ کلمۃ اللہ کا بول بالا ہو اور وہ رفعت و بلندی سے ہمکنار ہو۔

-☆-

صحیح البخاری	(۲۸۱۰)	۸۷۰-۲	
صحیح البخاری	(۱۲۳)	۶۶-۱	
صحیح البخاری	(۳۱۲۶)	۹۶۱-۲	
صحیح البخاری	(۷۴۵۸)	۲۳۲۹-۴	
صحیح مسلم	(۱۹۰۴)	۱۵۱۲-۳	
صحیح الجامع الصغیر	(۴۶۱۷)	۱۰۹۵-۲	قال الالبانی صحیح
الترغیب والترہیب	(۱۹۸۷)	۲۶۵-۲	قال المحقق صحیح
صحیح سنن ابی داود	(۲۵۱۸)	۱۰۲-۲	قال الالبانی صحیح
صحیح سنن ابی داود	(۲۵۱۷)	۱۰۱-۲	قال الالبانی صحیح
سنن ابن ماجہ	(۲۷۸۳)	۳۵۶-۳	قال المحقق صحیح
صحیح سنن الترمذی	(۱۶۴۶)	۲۳۲-۲	قال الالبانی صحیح
صحیح سنن النسائی	(۳۱۳۶)	۳۸۱-۲	قال الالبانی صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۱۳۲۸)	۱۱۴-۲	قال الالبانی صحیح
صحیح ابن حبان	(۴۶۳۶)	۴۹۳-۱۰	قال شعیب الارنووط صحیح علی شرط الشیخین
السنن الکبری	(۴۳۲۹)	۲۸۴-۴	
مسند الامام احمد	(۱۹۳۸۵)	۴۹۳-۱۴	قال حمزہ احمد الزین صحیح
مسند الامام احمد	(۱۹۴۳۵)	۵۰۸-۱۴	قال حمزہ احمد الزین صحیح
مسند الامام احمد	(۱۹۴۸۵)	۵۲۳-۱۴	قال حمزہ احمد الزین صحیح
مسند الامام احمد	(۱۹۵۲۱)	۵۳۳-۱۴	قال حمزہ احمد الزین صحیح
مسند الامام احمد	(۱۹۶۲۷)	۲۱-۱۵	قال حمزہ احمد الزین صحیح
مشکاۃ المصابیح	(۳ـ۳۹)	۱۰-۴	

Marfat.com

حسن نیت کے سبب
قیام اللیل کا اجر وثواب

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَبْلُغُ بِہٖ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَتٰی فِرَاشَہٗ وَھُوَیَنْوِیْ اَنْ یَقُوْمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ فَغَلَبَتْہُ عَیْنَاہُ حَتّٰی اَصْبَحَ کُتِبَ لَہٗ مَانَوٰی وَکَانَ نَوْمُہٗ صَدَقَةً عَلَیْہِ مِنْ رَبِّہٖ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی سونے کیلئے اپنے بستر پر دراز ہوا اس کی نیت ہے کہ وہ رات کو اٹھے گا اور صلاۃ التہجد ادا کرے گا۔ تو اس پر نیند کا غلبہ ایسا ہوا کہ سوئے ہوئے صبح ہوگئی تو اس کے اعمال نامہ میں جو اس نے (صلاۃ التہجد) کی نیت کی تھی اسے لکھ دیا جائے گا۔ اور اس کا سوجانا اس کے رب کی طرف سے اس پر صدقہ ہوگا۔

-☆-

Marfat.com

جس طرح جاگنے جاگنے میں فرق ہے اسی طرح سونے سونے میں بھی فرق ہے۔ایک آدمی کا بیدار ہونا سراپا رحمت ہوا کرتا ہے۔وہ بیداری میں ذکر الٰہی کرتا ہے صلاۃ ادا کرتا ہے تلاوت قرآن کریم سے شادکام ہوتا ہے۔ بلکہ اس کے سانسوں کا اتار چڑھاؤ یادالٰہی سے معمور ہوتا ہے۔تو دوسرا آدمی بیدار ہوکر فسق وفجور میں مبتلا ہو جاتا ہے، اللہ اکبر کی نافرمانیاں کرتا ہے۔اسکے احکامات کا استہزا کرتا ہے۔ برائی سے صرف رغبت ہی نہیں کرتا بلکہ بدمستوں کی طرح برائیوں کی دلدل میں پھنس جاتا ہے۔تو یقیناً ان دونوں آدمیوں کی بیداری، بیداری میں فرق ہے ایک کا جاگنا رضائے الٰہی کیلئے ہے تو دوسرے کا جاگنا غضب الٰہی کو دعوت دیتا ہے۔

اسی طرح سونے سونے میں فرق ہے ایک سوتا ہے تو ذکر الٰہی کرتے کرتے سوتا ہے۔ اسکی پلکیں جب پیوست ہوتی ہیں تو اس وقت بھی اسکے دل کے تاروں سے اللہ اللہ کا نغمہ بلند ہو رہا ہوتا ہے۔ رات جب بھی وہ کروٹ بدلتا ہے زبان قلب کے ساتھ زبان قالب بھی اللہ اللہ کرتی ہے۔ پھر وہ رات کے آخری حصہ میں بستر سے اٹھ کر مصلی پر جلوہ افروز ہوتا ہے۔کبھی حالت قیام میں تو کبھی حالت سجود میں کبھی دست بدعا ہوکر تو کبھی آنکھوں سے موتی گرا کر پروردگار کو یاد کرتا ہے۔

تو دوسرا آدمی حیوانوں کی طرح سوتا ہے ان دونوں کے سونے سونے میں فرق ہے۔

اگر کبھی ایسا ہو جائے کہ رات کو اٹھ اٹھ کر عبادت کرنے والا تہجد ادا کرنے والا اور سحری کی

الترغیب والترہیب	(۲۵)	۱-۲۹	قال المحقق صحیح
صحیح سنن النسائی	(۱۔۹۶)	۱-۵۶	قال الالبانی صحیح
صحیح سنن النسائی	(۱۔۹۰)	۱-۵۲۹	قال الالبانی صحیح
سنن ابن ماجہ	(۱۳۴۴)	۲-۱۲۹	قال المحقق صحیح
صحیح سنن ابن ماجہ	(۱۱۱۳)	۱-۲۰۰	قال الالبانی صحیح
الترغیب والترہیب	(۲۔۹)	۱-۲۴۲	قال المحقق صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۶۰۲)	۱-۳۱۸	قال الالبانی صحیح
ارواء الغلیل	(۴۵۴)	۲-۲۰۴	قال الالبانی صحیح
جامع الاصول	(۴۱۹۶)	۵-۲۴۹	

Marfat.com

نور بھری گھڑیوں میں استغفار کرنے والا جب سونے لگے تو حسب سابق اسکی یہ نیت کہ میں رات کے آخری حصہ میں اٹھ کر مناجات کا کیف لوں گا۔ وقت تہجد طویل قیام وسجود سے لطف اندوز ہونگا اور دست بدعا ہوکر اللہ کا قرب حاصل کروں گا۔ لیکن اتفاق سے وہ وقت سحر اٹھ نہ سکا تو اس کی یہ نیت بیکار نہ جائے گی۔ اخلاص وللہیت سے بھرپور یہ شخص اگر سحری کو بیدار نہ ہوسکا تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اسے یوں اپنی آغوش میں لیتی ہے کہ اسے صلاۃ التہجد کا پورا ثواب ملتا ہے۔ استغفار وقیام کا پورا اجر ملتا ہے، اور یہ نیند بیکار نہیں گئی بلکہ یہ نیند بھی اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے صدقہ ہے۔

-☆-

Marfat.com

نفس پر زیادہ شاق

اخلاص وللہیت

قِیْلَ لِسَھْلِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ:

اَیُّ شَیْءٍ اَشَدُّ عَلَی النَّفْسِ ؟

قَالَ :اَلْاِخْلَاص لِاَنَّہٗ لَیْسَ فِیْہِ نَصِیْبٌ .

ترجمہ:

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا:

کونسی چیز نفس پر سب سے بھاری ہے؟

آپ نے ارشاد فرمایا:

اخلاص

کیونکہ اس میں نفس کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

-☆-

Marfat.com

بندہ جب خلوص دل سے اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کو اس کی طرف متوجہ کر دیتا ہے

قَالَ مُجَاهِدٌ:

اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَقْبَلَ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِقَلْبِهٖ اَقْبَلَ اللّٰهُ بِقُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلَيْهِ.

ترجمہ:

جناب مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا:

بندہ جب دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اھل ایمان کے دلوں کو اس کی طرف متوجہ کر دیتا ہے۔

-☆-

Marfat.com

اخلاص کے سبب ایک نیکی کا اجر وثواب
سات سو نیکی تک

عَنْ بنْ عَبَّاس بنْ عَبْدِ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْمَا يَرْوِیْ عَنْ رَبِّه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ:

إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ، ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً. وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عِنْدَهُ عَشَرَ حَسَنَاتٍ إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلٰى أَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ وَإِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث قدسی میں بیان فرمایا:

Marfat.com

بے شک اللہ تعالیٰ نے حسنات (نیکیاں) اور سیئات (برائیاں)
لکھی ہیں پھر انہیں واضح بیان فرما دیا۔

جس نے کسی حسنہ (نیکی) کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے ہاں پوری نیکی لکھ لیتا ہے۔ اگر کسی نے حسنہ (نیکی) کا ارادہ کیا اس پر عمل بھی کر لیا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے ہاں دس سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے کئی گنا زیادہ لکھ لیتا ہے۔

اور جس نے کسی سیئہ (برائی) کا ارادہ کیا پھر اس پر عمل نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اسے بھی اپنے ہاں کامل نیکی لکھ لیتا ہے۔ اور اگر کسی نے برائی کا ارادہ کر لیا اور اس پر عمل بھی کر لیا تو اللہ تعالیٰ ایک برائی لکھتا ہے۔

-☆-

حسنات سے مراد وہ اعمال ہیں جن کے کرنے سے اجر و ثواب ملتا ہے اور سیئات سے مراد وہ اعمال ہیں جن کے کرنے سے انسان سزا و عذاب کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

جو مرد مومن نیکی کی نیت کرتا ہے لیکن کسی وجہ سے وہ نیکی نہیں کر سکتا اللہ تعالیٰ اس کی اس نیت کو ضائع نہیں کرتا بلکہ صرف نیکی کے ارادہ سے اسے کامل نیکی کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اہل ایمان کیلئے اصل حسن نیت ہے۔ اگر وہ نیت کی دولت سے لبریز ہے، اخلاص سے کوئی کام کرنا چاہتا ہے اگر کسی عارضہ کی وجہ سے وہ کام نہ کر سکا تو اسے زیادہ رنجیدہ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ رحیم و کریم اللہ اسے اس کی اس نیت پر اسے کامل نیکی عطا فرماتا ہے۔

صحیح البخاری	(۶۴۹۱)	۲۰۳۵-۴	
صحیح مسلم	(۱۳۱)	۱۱۸-۱	
صحیح الجامع الصغیر	(۱۷۹۶)	۳۶۹-۱	قال الالبانی صحیح
الترغیب والترہیب	(۲۱)	۶۷-۱	قال المحقق صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۱۷)	۱۱۱-۱	قال الالبانی صحیح
مسند الامام احمد	(۲۵۱۹)	۱۴۵-۳	قال احمد محمد شاکر صحیح
مسند الامام احمد	(۲۸۲۸)	۲۵۵-۳	قال احمد محمد شاکر صحیح
مسند الامام احمد	(۳۴۰۲)	۴۳۳-۳	قال احمد محمد شاکر صحیح
مشکاۃ المصابیح	(۲۳۱۲)	۴۶۲-۲	

Marfat.com

اگر نیت وارادہ کے بعد توفیق الٰہی یاوری کرے اور وہ نیکی کر بھی لے تو اب اللہ الکریم کے کرم پر موقوف ہے اسے چاہے تو ایک کے بدلے دس نیکیاں عطا فرمائے۔ اور اگر چاہے تو اسے سات سو نیکیاں عطا فرمائے۔ اور اگر وہ چاہے تو لاتعداد نیکیاں مرحمت فرمادے۔

ایک مردِ مومن میں جس قدر اخلاص ہوگا جس مقدار میں للّٰہیت ہوگی اتنا ہی اجر وثواب بڑھتا چلا جائے گا۔ کوئی سات سو نیکی کر کے بھی وہ اجر نہیں پاسکتا جو ایک مقرب بارگاہِ الٰہی اخلاص وللّٰہیت کا پیکر ایک نیکی کر کے پالیا کرتا ہے۔ اسی حکمت کے پیش نظر علماء ربانیین فرماتے ہیں:

امت محمدیہ کے سالار اول حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ایک نیکی دیگر احباب کی ساری زندگی کی نیکیوں سے افضل وبرتر ہے۔

یہ اللہ کا فضل وکرم ہے اللہ کے فضل وکرم پر کوئی قدغن نہیں اور کرم الٰہی کو ماپنے کیلئے کوئی پیمانہ نہیں۔

اخلاص وللّٰہیت سے کیا گیا ایک عمل بسا اوقات نیکیوں کے انبار لگا دیتا ہے۔ وہ اجر سات سو گنا تک نہیں بلکہ اضعاف کثیرۃ تک پہنچتا ہے۔ اضعاف کثیرہ کو ایک انسان کیسے شمار کرسکتا ہے۔

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک بھی ملاحظہ ہو:

مَنْ فَتَحَ عَلٰی نَفْسِہٖ بَابَ نِیَّۃٍ حَسَنَۃٍ فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ سَبْعِیْنَ بَاباً مِنَ التَّوْفِیْقِ وَمَنْ فَتَحَ عَلٰی نَفْسِہٖ بَابَ نِیَّۃٍ سَیِّئَۃٍ فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ سَبْعِیْنَ بَاباً مِنَ الْخذْ لاَنِ مِنْ حَیْثُ لاَ یَشْعُرُ[1]

جو اہل ایمان اپنی ذات پر نیت حسنہ کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر توفیق کے ستر دروازے کھول دیتا ہے۔ اور جو اپنی ذات پر نیت سیئہ کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ذلت ورسوائی کے ستر دروازے کھول دیتا ہے وہاں سے جہاں اس کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔

اخلاص وللّٰہیت سے نیکی کرنے والا، عمل صالح کو نیت حسنہ سے کرنے والا، اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو یوں پاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر توفیق کے ستر دروازے کھول دیتا ہے۔

(۱) الطبقات الکبریٰ للشعرانی ۱-۹۶

Marfat.com

یعنی ایک نیک صالح عمل حسن نیت سے سرانجام دیا ہوا اللہ کے ہاں یوں قبول و منظور ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے صالح اعمال کرنے کے لیے ستر دروازے کھول دیتا ہے۔ پھر اسکی زندگی کے روز و شب اعمال صالح کے کرتے ہوئے گزرتے ہیں۔ اور ہر عمل حسن نیت سے سرانجام پاتا ہے تو یہ سلسلہ دراز در دراز ہوتا چلا جاتا ہے۔ بات پھر اس کی ظاہری زندگی تک محدود نہیں رہتی بلکہ اس کے دنیا سے پردہ کر جانے کے بعد اسکی اولاد اور اسکے احباب کے ہاتھوں نیک اعمال کا صدور جاری رہتا ہے۔ اور ان سب کا اجر و ثواب نیت حسنہ رکھنے والے مرد حق آگاہ کو ملتا رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس لطف و کرم کا عمل مشاہدہ کرنا ہو تو آج بھی وادی کشمیر کی خوبصورت مساجد انکے میناروں سے پانچوں وقت اللہ اکبر اللہ اکبر کی دلکش صدائیں۔ صلاۃ ادا کرنے والے مسلمین کا اژدھام، قرآن پاک کی تعلیمات حاصل کرنے والے جوانوں کی کثیر تعداد، ہزاروں سعید افراد کے سینوں میں محفوظ قرآن کریم، یہ سب کچھ عارف باللہ حضرت خواجہ محمد سلطان عالم صدیقی مجددی چیچوی رحمۃ اللہ علیہ کی نیت حسنہ کا خوبصورت پھل ہے۔ یاد رہے یہ سب کچھ عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

واللہ یرزق من یشاء بغیر حساب۔

-☆-

Marfat.com

حسن نیت سے

سخیوں کا مرتبہ پانے والا

عَنْ اَبِیْ کَبْشَۃَ الْاَنْمَارِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ:

مَثَلُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ کَمَثَلِ اَرْبَعَۃِ نَفَرٍ:

رَجُلٌ آتَاہُ اللّٰہُ مَالاً وَعِلْماً فَھُوَ یَعْمَلُ بِعِلْمِہٖ فِیْ مَالِہٖ یُنْفِقُہٗ فِیْ حَقِّہٖ، وَرَجُلٌ آتَاہُ اللّٰہُ عِلْماً وَلَمْ یُؤْتِہٖ مَالاً فَھُوَ یَقُوْلُ: لَوْکَانَ لِیْ مِثْلُ ھٰذَا عَمِلْتُ فِیْہِ مِثْلَ الَّذِیْ یَعْمَلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ:

فَھُمَا فِی الْاَجْرِ سَوَاءٌ. وَرَجُلٌ آتَاہُ اللّٰہُ مَالاً وَلَمْ یُؤْتِہٖ عِلْماً فَھُوَ یَخْبِطُ فِیْ مَالِہٖ یُنْفِقُہٗ فِیْ غَیْرِ حَقِّہٖ، وَرَجُلٌ لَمْ یُؤْتِہِ اللّٰہُ عِلْماً وَلَا مَالاً فَھُوَ یَقُوْلُ: لَوْکَانَ لِیْ مِثْلُ ھٰذَا عَمِلْتُ فِیْہِ مِثْلَ الَّذِیْ یَعْمَلُ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ:

فَھُمَا فِی الْوِزْرِ سَوَاءٌ.

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابو کبشہ الانماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس امت کی مثال چار آدمیوں کی مثال ہے۔

ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال وعلم عطا فرمایا وہ اپنے علم کے مطابق مال میں تصرف کرتا ہے اور مال کو اس کی حق جگہ خرچ کرتا ہے۔ دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے علم تو عطا فرمایا لیکن اسے مال عطا نہیں فرمایا تو وہ کہتا ہے: اگر میرے پاس اس آدمی جیسا مال ہوتا تو میں بھی اسے وہیں خرچ کرتا جہاں یہ خرچ کر رہا ہے۔

یہ دونوں آدمی اجر وثواب میں برابر ہیں۔

ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا لیکن علم عطا نہیں فرمایا وہ اپنے مال میں بے راہ چلتا ہے اور اسے ناحق خرچ کرتا ہے۔

دوسرا وہ آدمی جسے اللہ نے نہ علم دیا اور نہ مال وہ کہتا ہے: اگر میرے پاس اس (بے راہ مال خرچ کرنے والے) کی مانند مال ہوتا تو میں بھی اس مال کو وہیں خرچ کرتا جہاں یہ خرچ کر رہا ہے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہ دونوں گناہ میں برابر ہیں۔

-☆-

صحیح الترغیب والترہیب	(۱۲)	۱-۱۱۰	قال الالبانی صحیح
الترغیب والترھیب	(۲۰)	۱-۶۶	قال المحقق صحیح
سنن الترمذی	(۲۳۲۵)	۲-۵۳۴	قال الترمذی صحیح
سنن ابن ماجہ	(۴۲۲۸)	۴-۵۲۴	قال المحقق صحیح
صحیح سنن ابن ماجہ	(۳۴۲۵)	۳-۳۷۶	قال الالبانی صحیح
مسند الامام احمد	(۱۷۹۵۴)	۱۴-۴۱	قال حمزہ احمد الزین صحیح
السنن الکبریٰ للبیہقی	(۷۸۲۸)	۴-۳۶۷	
البدایہ والنھایۃ		۵-۳۲۴	
اتحاف السادہ المتقین		۸-۶۱	

Marfat.com

ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ نے علم و مال دیا ہے، وہ اپنے مال کو علم کے مطابق خرچ کرتا ہے، اللہ کی رضا کے کاموں میں بھی خرچ کرتا ہے، اشاعت اسلام کیلئے اپنی دولت صرف کرتا ہے، دین حق کی سربلندی کیلئے بے دریغ مال خرچ کرتا ہے، اس کے رگ وریشہ میں اسلام کی سچی تڑپ ہے، وہ دین کا درد رکھتا ہے، اور ہر اس جگہ مال صرف کرتا ہے جہاں دین اسلام کو شوکت ملے دین حق کو تقویت ملے۔

دوسرے آدمی کو اللہ تعالیٰ نے علم تو دیا وہ دین کا مزاج شناس بھی ہے اور اسے معلوم ہے کہ کہاں کہاں مال خرچ کرنے سے اللہ الکریم راضی ہوتا ہے۔ وہ اپنے اس مالدار بھائی کو دیکھتا ہے تو وہ بھی تمنا کرتا ہے کہ کاش اس کے پاس بھی مال ہو اگر اللہ تعالیٰ اسے مال دے تو وہ بھی وہیں خرچ کرے گا جہاں یہ دوسرا بھائی خرچ کر رہا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہ دونوں اجر و ثواب میں برابر ہیں۔

پہلے کو اجر اس کے عمل کی وجہ سے ملا لیکن دوسرے کو اجر اس کے حسن نیت سے ملا۔ جو آدمی اخلاص وللّٰہیت سے لبریز ہے اس کا دل اللہ کی رضا کے حصول کیلئے تڑپتا ہے۔ بلکہ اس کی رگوں کا خون طلب رضائے الٰہی کیلئے گردش کرتا ہے تو وہ آدمی مال و دولت کے نہ ہوتے ہوئے بھی کسی مالدار سے کم نہیں۔ اس کے صرف اخلاص و حسن نیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے سخیوں کا مرتبہ عطا فرماتا ہے اور یہ بات ذہن نشین رہے:

اَلسَّخِیُّ حَبِیْبُ اللّٰہِ

سخی اللہ کا پیارا ہوا کرتا ہے۔

یہ بھی کریم اللہ کی کرم نوازی ہے کہ ایک مال و دولت صرف کر کے راہ حق میں ثروت خرچ کر کے سخی کا درجہ پاتا ہے۔ تو اس کا دوسرا مسلم بھائی صرف اخلاص و حسن نیت سے سخیوں کا درجہ و مرتبہ پالیتا ہے۔

ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم۔

اس حدیث پاک میں اس کے بالکل برعکس ایک چیز اور بھی نظر آتی ہے۔

Marfat.com

ایک آدمی کے پاس علم نہیں صرف مال ہے وہ مال کو ناحق خرچ کرتا ہے۔ باطل کی ترویج واشاعت میں لٹاتا ہے۔ ان امور میں ثروت خرچ کرتا ہے جن کے ارتکاب سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ اور وہ امور گناہوں کے زمرے میں آتے ہیں تو یقیناً ایسا آدمی عذاب وسزا کا سزاوار ہے۔

لیکن اسی کا ایک اور ساتھی اس کے پاس علم بھی نہیں اور مال بھی نہیں وہ اپنے بھائی کو روزانہ باطل میں مال خرچ کرتے دیکھتا ہے، گناہوں کے ارتکاب میں مگن دیکھتا ہے۔ اس کی تمنا اور آرزو ہے کہ اگر اسے بھی مال مل جائے تو وہ بھی وہی کام کرے گا جو اس کا یہ ساتھی کر رہا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

گناہوں میں یہ دونوں شریک ہیں۔

ایک تو گناہ کر کے غضب الٰہی کا سزاوار ہوا دوسرا گناہ کی آرزو کر کے غضب الٰہی میں گرفتار ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے غضب سے محفوظ فرمائے اور ہماری نیتوں کو درست فرمائے۔ اخلاص وللہیت کی لازوال نعمت نصیب فرمائے آمین۔

بِبَرَکَةِ سَیِّدِالْاَنْبِیَاءِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ.

اس حدیث پاک میں غور کرنے سے ایک اور بات عیاں ہوتی ہے:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبان مبارک میں علم وہی ہے جو راہِ حق بتائے، جو انسان کو صراطِ مستقیم پر چلائے۔ دین اسلام کی بہاروں سے آشنا کرے اور تعلیمات نبویہ علیٰ صاحبہا الصلاۃ والسلام سے آگاہی بخشے۔

لیکن جو علم راہ باطل پر چلائے، بے راہ روی کی ترغیب دے اور راہِ حق سے دور لے جائے وہ علم نہیں سراپا جہالت ہے۔ بیسیوں ڈگریاں حاصل کرنے کے باوجود ایسا علم، علم نہیں سرتاپا جہالت ہے۔

کشتِ ایمان کو تازہ کرنے کیلئے اپنے اسلاف کا ایک تذکرہ ملاحظہ کیجئے:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت شاہ

Marfat.com

عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اکبر آباد میں مرزا محمد زاہد کے درس سے واپسی کے دوران راستہ میں ایک کوچے سے میرا گزر ہوا۔ اس وقت میں شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ اشعار پڑھ رہا تھا اور خوب ذوق وشوق حاصل تھا:

جز یاد دوست ہرچہ کنی عمر ضائع است
جز سرِ عشق ہرچہ بخوانی بطالت است
سعدی بشوتولوح دل از نقشِ غیرِ حق
علمے کہ راہِ حق نماید جہالت است

چوتھا مصرع میرے ذہن سے نکل گیا۔ اس سبب سے میرے دل میں بے چینی اور اضطراب پیدا ہو گیا۔

اچانک ایک فقیر منش، دراز زلف، ملیح چہرہ، پیرمرد ظاہر ہوا اور کہا:

علمے کہ راہ حق نماید جہالت است
وہ علم جو راہ حق نہ بتائے جہالت ہے

میں نے کہا: جزاک اللہ خیر الجزاء آپ نے میرے دل سے بہت بڑی بے چینی اور اضطراب دور فرما دیا۔ پھر میں نے ان کی خدمت میں پان پیش کیا۔ مسکرائے اور فرمایا:

کیا یہ یاد دلانے کی اجرت ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں بلکہ یہ شکرانہ ہے۔ فرمایا: میں نہیں کھاتا۔ پھر فرمایا: مجھے جلدی جانا چاہیے۔ میں نے کہا: میں بھی چلوں گا۔ فرمایا:

میں بہت جلد جانا چاہتا ہوں۔ قدم اٹھا کر کوچہ کے آخر میں رکھا۔ مجھے معلوم ہو گیا کہ روح مجسم ہے میں پکار اٹھا مجھے اپنے نام سے تو آگاہ کیجئے تاکہ فاتحہ پڑھ سکوں۔ فرمایا: سعدی یہی فقیر ہے۔[1]

(۱) انفاس العارفین ۸۔

Marfat.com

خفیہ طور پر کیا گیا صدقہ اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے

وَعَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: صَدَقَۃُ السِّرِّ تُطْفِیءُ غَضَبَ الرَّبِّ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

پوشیدہ صدقہ کرنا اللہ تعالیٰ کے غضب کو بجھا دیتا ہے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ جب کسی پر اپنی رحمت کے دروازے کھولتا ہے تو اس کا میلان نیکیوں کی طرف ہو جاتا ہے اور ہر اس کام سے رغبت رکھتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے۔ اگر اس کے پاس مال

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (۱۹۰۸) ۴-۵۳۵
صحیح الجامع الصغیر (۳۷۵۹) ۲-۷۰۲ قال الالبانی صحیح

Marfat.com

و دولت ہو تو وہ اسے راہ خدا میں لٹانے سے دریغ نہیں کرتا۔ لیکن کبھی اس پر اخلاص کا اس درجہ غلبہ ہوتا ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے اس صدقہ و خیرات کا اللہ کے علاوہ کسی کو پتہ نہ چلے اس جذبہ صادقہ کے تحت وہ صدقہ چھپ کر کرتا ہے اور اپنا نام تک ظاہر نہیں کرتا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی اس آدمی کیلئے کتنا حوصلہ افزا ہے کہ:

چھپ کر کیا گیا صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔

انسان جب معصیت کرتا ہے گناہ کی دلدل میں پھنستا جاتا ہے، صبح و شام فسق و فجور کی محفلیں گرم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے۔ اگر کسی سے اس کا اللہ ناراض ہو جائے پھر اس کیلئے امان کی کوئی جگہ نہیں۔

اس غضب الٰہی کو ٹھنڈا کرنے کا ایک طریقہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

چھپ کر، لوگوں کی نظروں سے بچا کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنا غضب الٰہی کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ یعنی وہ اللہ تعالیٰ جو پہلے ناراض تھا خفیہ طور پر صدقہ کرنے سے وہ راضی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سب سے بڑا عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا سب سے بڑی نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے لطف و کرم سے ہمیں اس عظیم دولت، نعمت رضا سے مالا مال فرمائے۔

-☆-

Marfat.com

زین العابدین بن الحسین بن علی
رضی اللہ عنہم

كَانَ يَحْمِلُ جِرَابَ الْخُبْزِ عَلَى ظَهْرِهِ بِاللَّيْلِ وَيَتَصَدَّقُ بِهِ وَيَقُولُ:
اِنَّ صَدَقَةَ السِّرِّ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ.

ترجمة الحديث:

حضرت سیدنا حسین بن سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ روٹیوں کا تھیلا رات کو اپنی پشت پر اٹھاتے اور اسے صدقہ کرتے اور فرماتے:

بے شک پوشیدگی سے صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو بجھا دیتا ہے۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل پاک کس درجہ طیب وطاہر ہے اہل بیت اطہار کا تعلق باللہ کتنا مضبوط ہے کہ:

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ چھپ چھپ کر صدقہ وخیرات کرتے تھے۔ غرباء

Marfat.com

ومساکین کو پتہ بھی نہ چلتا کہ وہ ان کی خدمت کر جاتے ۔ یہ ان کے پاک باطن ہونے کی نشانی ہے اور ان کے اس جذبہ صادقہ پر دال ہے کہ انہیں رضائے الٰہی کی وافر دولت نصیب ہو جائے ۔

-☆-

Marfat.com

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی پر خلوص سخاوت و دریا دلی کا راز ان کے وصال مبارک کے بعد عیاں ہوا

قَالَ عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ:

لَمَّا مَاتَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ فَغَسَلُوْا جَعَلُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلَى آثَارِ سَوَادٍ بِظَهْرِهٖ،

فَقَالُوْا: مَاهٰذَا؟ قَالُوْا:

كَانَ يَحْمِلُ جِرَابَ الدَّقِيْقِ لَيْلًا عَلٰى ظَهْرِهٖ يُعْطِيْهِ فُقَرَاءَ الْمَدِيْنَةِ.

ترجمہ:

جناب عمرو بن ثابت فرماتے ہیں:

حضرت علی بن الحسین یعنی حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا جب غسل دینے والوں نے آپ کو غسل دیا تو انہوں نے آپ کی پشت پر سیاہ رنگ کے آثار دیکھے۔ انہوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ اہل خانہ نے جواب دیا:

حضرت رات کو آٹے کی بوری اٹھا کر لے جاتے اور مدینہ منورہ کے فقراء کو عطا فرماتے۔

-☆-

Marfat.com

قَالَ شَيْبَةُ بْنُ نُعَامَةَ :

كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ يُبَخَّلُ ،فَلَمَّا مَاتَ وَجَدُوْهُ يَقُوْتُ مِائَةَ اَهْلِ بَيْتٍ بِالْمَدِيْنَةِ.

ترجمہ:

شیبہ بن نعامہ کا بیان ہے:

حضرت علی بن الحسین المعروف حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ کو لوگ غیر سخی خیال کرتے تھے لیکن جب ان کا وصال ہوا تو انہیں معلوم ہوا کہ وہ مدینہ منورہ کے ایک سو گھرانوں کو غلہ پہنچایا کرتے تھے۔

-☆-

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ:

كَانَ نَاسٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ يَعِيْشُوْنَ لَايَدْرُوْنَ مِنْ اَيْنَ كَانَ مَعَاشُهُمْ،فَلَمَّا مَاتَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ فَقَدُوْامَا كَانُوْا يُؤْتُوْنَ بِهِ فِي اللَّيْلِ .

ترجمہ:

جناب محمد بن اسحاق فرماتے ہیں:

مدینہ منورہ کے باشندے زندگی اچھے طریقے سے گزارتے تھے لیکن انہیں معلوم نہ تھا کہ ان کی روزی کہاں سے آتی ہے۔ جب حضرت علی بن الحسین المعروف سیدنا زین العابدین رضی اللہ عنہ کا وصال مبارک ہوا تو اس کے بعد انہیں غلہ ملنا بند ہو گیا جو رات کی تاریکی میں ان کے گھروں میں پہنچ جاتا تھا۔

-☆-

Marfat.com

اخلاص کا فیض عام

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ، فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ سَارِقٍ، فَاَصْبَحُوا یَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ اللَّیْلَةَ عَلٰی سَارِقٍ، فَقَالَ:

اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی سَارِقٍ، لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ، فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ زَانِیَةٍ، فَاَصْبَحُوا یَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ اللَّیْلَةَ عَلٰی زَانِیَةٍ، فَقَالَ:

اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی زَانِیَةٍ؟ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ، فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ غَنِیٍّ، فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ عَلٰی غَنِیٍّ، فَقَالَ:

اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی سَارِقٍ، وَزَانِیَةٍ، وَغَنِیٍّ، فَاُتِیَ فَقِیْلَ لَهٗ: اَمَّا صَدَقَتُکَ عَلٰی سَارِقٍ، فَلَعَلَّهٗ اَنْ یَّسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهٖ، وَاَمَّا الزَّانِیَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ عَنْ زِنَاهَا، وَاَمَّا الْغَنِیُّ فَلَعَلَّهٗ اَنْ یَّعْتَبِرَ، فَیُنْفِقَ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی.

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

پہلی امتوں میں ایک آدمی نے کہا: میں اللہ کی راہ میں مال صدقہ کرونگا وہ اپنے صدقے کا مال لیکر نکلا اور اس نے ایک چور کے ہاتھ پر صدقہ کا مال رکھ دیا۔ صبح لوگ آپس میں باتیں کرنے لگے کہ آج رات چور پر صدقہ کیا گیا۔ اس صدقہ کرنے والے نے کہا:

اے اللہ! تمام خوبیاں تجھے ہی زیبا ہیں! میں نے چور پر صدقہ کر دیا؟ میں پھر صدقہ کرونگا۔ وہ اپنے صدقہ کا مال لیکر نکلا اور ایک زانیہ کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ صبح لوگ باتیں کرنے لگے آج رات زانیہ پر صدقہ کیا گیا۔ تو اس صدقہ کرنے والے نے کہا:

اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں میں نے زانیہ پر صدقہ کر دیا؟ میں پھر صدقہ کرونگا۔ وہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک غنی (مالدار) کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ صبح لوگ باتیں کرنے لگے آج رات غنی پر صدقہ کیا گیا۔ اس صدقہ کرنے والے نے کہا اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں کیا میں نے چور، زانیہ اور غنی پر صدقہ کر دیا؟ تو اس کے پاس ایک آنے والا آیا اور کہا:

تیرا صدقہ قبول ہو گیا ہے تو نے جو چور پر صدقہ کیا شاید وہ چوری سے رک جائے۔ تو نے جو

الترغیب والترہیب	(۲۴)	۶۹-۱	قال المحقق صحیح
صحیح البخاری	(۱۴۲۱)	۴۲۳-۱	
صحیح مسلم	(۱۰۲۲)	۴۰۴-۲	
سنن النسائی	(۲۵۱۹)	۵۷-۵	
صحیح سنن النسائی	(۲۵۲۲)	۲۰۱-۲	قال الالبانی صحیح
تحفۃ الاشراف	(۱۳۷۳۵)	۱۷۵-۱۰	
مسند الامام احمد	(۸۲۶۵)	۲۶۴-۸	
الجامع الاحکام القرآن		۱۷۶-۸	
جامع الاصول	(۴۶۶۴)	۵۷۷-۵	

Marfat.com

زانیہ پر صدقہ کیا ہوسکتا ہے وہ زنا سے باز آ جائے۔ اور تو نے جو غنی کو صدقہ کیا ہے ہوسکتا ہے وہ تیرے اس عمل سے عبرت پکڑے اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو مال دیا ہے اس سے صدقہ کرنے لگے۔

-☆-

اخلاص وللّٰہیت سے کیا جانے والا کوئی بھی عمل بے کار نہیں جاتا۔ زیر نظر حدیث پاک میں غور کیجئے۔ سابقہ امتوں میں ایک آدمی اخلاص سے لبریز ہو کر صدقہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے صدقے کو قبول و منظور فرما لیتا ہے تو اس خیر الامم کا کوئی فرد اگر صدقہ کرے گا تو یقیناً اس کا صدقہ قبول منظور ہوگا۔ وہ عمل جس میں نام و نمود نہ ہو وہ اللہ ذوالجلال والاکرام کو بڑا محبوب ہوا کرتا ہے۔ عمل بے ریا ہی آخرت کیلئے ذخیرہ ہوا کرتا ہے اور یہی عمل رفع درجات کا ذریعہ بنتا ہے۔

اخلاص وللّٰہیت کا فیضان ملاحظہ ہو۔ غلطی سے چور پر صدقہ کر دیا گیا، زانیہ کو صدقہ دے دیا گیا اور مالدار کے ہاتھ میں صدقہ تھما دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پیکر اخلاص کا یہ صدقہ اس طرح قبول فرمایا کہ ایک ہستی کو اس صدقہ کرنے والے کے پاس بھیجا۔

یہ کون ہوسکتا ہے؟ ہوسکتا ہے کہ کوئی فرشتہ ہو یا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ جس نبی کی امت ہو اس نبی علیہ السلام پر وحی آئی ہو اور اللہ کے نبی نے کسی کو حکم الٰہی دے کر اس کے پاس بھیجا ہو۔

یہ آنے والا آیا اور اسے صدقہ کی قبولیت کی بشارت دے گیا۔

صحیح مسلم میں صراحت یہ الفاظ مذکور ہیں

اَمَّا صَدَقَتُکَ فَقَدْ قُبِلَت.

تیرا صدقہ بارگاہ الٰہی میں قبول ہو گیا ہے۔

وہ صدقہ دینے والا دل برداشتہ ہو رہا تھا اس کا صدقہ کبھی چور کے ہاتھ، کبھی بدکار عورت کے ہاتھ اور کبھی مالدار کے ہاتھ میں لیکن پھر بھی وہ ہمت نہیں ہارتا بلکہ ہر مرتبہ حمد و ثنا اللہ تعالیٰ کی کرتا ہے۔ اپنے صدقہ کو اچھے لفظوں سے یاد نہیں کرتا کیونکہ اس کا یہ عمل ریاکاری کے داغوں سے مُعَرّا تھا اور اس کا

Marfat.com

اجر و ثواب صرف اللہ وحدہٗ لاشریک سے لینا چاہتا تھا۔

اخلاص سے لبریز اس صدقہ کی قبولیت اس طرح ہوئی کہ جس چور کو صدقہ ملا اللہ تعالیٰ نے اسے مزید چوری کے جرائم سے روک دیا۔ توفیق الٰہی سے وہ اس جرم سے باز آ گیا۔ بدکارہ کو اللہ تعالیٰ نے بدکاری سے روک لیا۔ اور جس غنی کے ہاتھ میں صدقہ کا مال گیا اللہ تعالیٰ نے اس غنی پر اپنی توفیق کے دروازے کھول دیے اور اس نے اپنے مال سے راہ حق میں صدقہ خیرات کرنا شروع کر دیا۔

یہ سابقہ امتوں سے ایک امتی کے اخلاص کا ثمر ہے تو اس امت محمدیہ علیٰ صاحبھا الصلاۃ والسلام کے اخلاص وللّٰہیت سے لبریز افراد کی برکات کا عالم کیا ہوگا۔

اولیاء کرام کے دربار کا لنگر ہر ایک کے لیے کھلا ہوتا ہے اور وہ اتنا خیرات و برکات سے معمور ہوتا ہے کہ اگر کوئی جرائم پیشہ گنہگاران کے خوان سے چند لقمے کھا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس صاحبِ آستانہ، پیکر اخلاص و وفا کی برکت سے اس مجرم کو توبہ کی سچی توفیق دے دیتا ہے جس سے اس کی باقی زندگی ذوق عبادت میں گزرتی ہے اور ذکر الٰہی کی مے سے مست ہو کر گزرتی ہے۔

-☆-

Marfat.com

حسد و بغض سے پاک

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ فِیْ حِجَّۃِ الْوَدَاعِ:

نَضَّرَ اللّٰہُ امْرَءً اً سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَوَعَاھَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْہٍ لَیْسَ بِفَقِیْہٍ ثَلَاثٌ لَا یَغُلُّ عَلَیْھِنَّ قَلْبُ امْرِئٍ مُؤْمِنٍ: اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰہِ وَالْمُنَاصَحَۃُ لِأَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِھِمْ فَاِنَّ دُعَاءَ ھُمْ یُحِیْطُ مِنْ وَرَائِھِمْ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ارشاد فرمایا:

صحیح الترغیب والترہیب	(۴)	۱۰۴-۱	
الترغیب والترہیب	(۶)	۵۹-۱	قال المحقق صحیح
صحیح الجامع الصغیر	(۶۷۶۶)	۱۱۴۵-۲	قال الالبانی صحیح
صحیح ابن حبان (مطولا)	(۶۸۰)	۴۵۴-۲	

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اس آدمی کو سرسبز وشاداب رکھے جس نے میرے مقالہ کو سنا بس اسے یاد رکھا۔ کتنے ہی علم دین کے حامل ہوتے ہیں لیکن وہ خود فقیہ نہیں ہوتے۔ تین باتیں ہیں جن پر مومن کا دل خیانت نہیں کرتا (یعنی ان باتوں کو مومن ضرور اختیار کر کے اپنا دل پاک وصاف کرتا ہے)۔

عمل خالصۃً اللہ کیلئے کرنا، مسلمین کے آئمہ (حاکمان وقت) کی خیر خواہی، مسلمین کی بڑی جماعت کو لازم پکڑنا کیونکہ انکی دعا سب طرف سے انہیں گھیر لیتی ہے۔

-☆-

نَضَّرَ اللّٰہُ امْرَءً ا سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَوَعَاھَا:

اللہ اس آدمی کو سرسبز وشاداب رکھے جس نے میری حدیث پاک کو سنا تو اسے یاد رکھا۔

درخت ھرا بھرا ہو تو درخت کہلاتا ہے وہ خوشنما بھی ہوتا ہے سایہ بھی دیتا ہے پھول نکالتا ہے اور پھل بھی دیتا ہے لیکن اگر درخت سوکھ جائے اس میں ہریالی نام کی کوئی چیز نہ رہے تو عرف میں اسے درخت نہیں کہتے بلکہ لکڑی کہا جاتا ہے جسے چیر کر کسی کام میں لایا جاتا ہے یا اسے بطور ایندھن استعمال کیا جاتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آدمی کو سرسبز وشاداب ہونے کی دعا دی ہے جو علم حدیث سے شغف رکھتا ہے احادیث مبارکہ کو سن کر انہیں محفوظ رکھتا ہے گویا حدیث پاک سے محبت رکھنے والا اور اس کی ترویج واشاعت میں حصہ لینے والا وہ ہرا بھرا مومن ہے جس کا دامن روح کی نعمت سے مالا مال ہے وہ مخلوق خدا کو فائدہ بھی دیتا ہے۔

وہ ایسا شاداب وآباد ہے کہ جو بھی اس کے پاس بیٹھتا ہے وہ اس کے دامن کو بھی احادیث مبارکہ کے موتیوں سے لبریز کر دیتا ہے اور احادیث مبارکہ کی محبت سے یوں معمور ہوتا ہے کہ پھر احادیث مبارکہ پر عمل اس کا زندگی کا مقصد ٹھہرتا ہے۔

اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰہِ:

Marfat.com

اہل ایمان جو بھی عمل کرتے ہیں ان کا مطمع نظر اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی ہوتا ہے۔ انکا عمل چھوٹا ہو یا بڑا اس عمل کا حاصل یہ ہوتا ہے کہ خالق و مالک راضی ہو جائے۔ اھل ایمان اپنے عمل سے اللہ کی رضا چاہتے ہیں اس لیے ان کے عمل میں ریاکاری ودکھلاوا نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی۔ وہ جھوٹی نام ونمود سے کوسوں دور بھاگتے ہیں۔ ان کے کردار وگفتار میں انکے سیرت وعمل میں اخلاص کی عطر بیز مہک آیا کرتی ہے۔ وہ اخلاص کی دولت سے خود ہی معمور نہیں ہوتے بلکہ جو مسلم محبت وعقیدت سے چند گھڑیاں ان کے پاس بیٹھ جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بھی اخلاص وللٰہیت کی دولت عطا فرما دیتا ہے۔ پھر وہ بھی پیکر اخلاص کے روپ میں اللہ کی بندگی کے مزے لیتا ہے۔

اَلْمُنَاصَحَةُ لِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ :

جو باہمت آدمی مسلمین کے امور کا والی بنتا ہے، زمام اقتدار اس کے پاس آتی ہے، تو اہل ایمان اس کے خیر خواہ ہوا کرتے ہیں اور ہر وقت اس کی بھلائی چاہتے ہیں کیونکہ اس کی بھلائی میں وطن کی بھلائی ہے اور اس کے صحیح ہونے میں وطن کو استحکام ہے۔

اھل ایمان کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

عام آدمی جو صبح سے لیکر شام تک اپنی روزی کی تلاش میں نکلتا ہے اسے بچوں کی فکر لاحق رہتی ہے وہ مزدوری یا کاروبار کر کے جسم وجاں کا رشتہ برقرار رکھتا ہے۔

با اثر آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال ودولت کی فراوانی عطا فرمائی ہے۔ علم ودانش سے معمور ہے اور صائب الرائے ہے صاحب اقتدار اس کی آواز کو اہمیت دیتے ہیں۔ کسی بھی محفل یا میٹنگ میں اس کی باتیں بڑے غور سے سنی جاتی ہیں۔

عام آدمی کی حاکمان وقت سے خیر خواہی تو یہ ہے کہ وہ اللہ ذوالجلال واکرام سے ملک وملت کی بہتری کی دعائیں مانگیں۔ اپنا کاروبار دیانت داری سے کریں اور کسی ایسی مہم میں شریک نہ ہوں جو فتنہ وفساد کا موجب بنے۔

Marfat.com

با اثر آدمی کی حاکمان وقت سے خیرخواہی یہ ہے کہ وہ اپنے صائب مشوروں سے انہیں نوازے۔ اگر وہ کسی وقت پٹری سے اترتے نظر آئیں تو انہیں بروقت تنبیہ کردی جائے اور اگر کسی وقت کلمہ حق کہنے کا موقع آجائے تو وہ بھی کہنے سے دریغ نہ کیا جائے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے

اَفۡضَلُ الۡجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنۡدَ سُلۡطَانٍ جَائِرٍ (۱)

اس سلسلہ میں محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا کردار وعمل بہترین اسوہ ہے کہ آپ نے ظالم وجابر حکمرانوں سے ٹکر لی، بھرے دربار میں کلمہ حق کہا، قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں، لیکن خود اقتدار کی کشمکش سے دور رہے، اور اقتدار کی لالچ وخواہش سے اپنے دامن کو محفوظ و معمون رکھا۔ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کردار وعمل اوراقِ تاریخ میں سنہری حروف سے جگمگا رہا ہے اور اس بے لوث کردار سے برسوں اس خطہ زمین پر اللہ اور اسکے رسول کے احکامات نافذ رہے اور آج بھی ہزاروں نہیں لاکھوں دل فیضانِ مجدد الف ثانی سے روشن وتاباں ہیں۔

لُزُومُ جَمَاعَتِهِم :

اھل ایمان مسلمانوں کی اجتماعیت کو پارہ پارہ نہیں کرتے بلکہ یہ فکر وسوچ بھی ان کے ہاں گوارا نہیں۔ وہ ہمیشہ مسلمانوں کا اجتماعی درد رکھتے ہیں اور اھل اسلام کی قوت وشوکت کے خواہاں ہوا کرتے ہیں۔

شیطان تنہا آدمی کو دبوچ لیتا ہے جیسے ریوڑ سے الگ بکری بھیڑیے کے لئے تر نوالہ ہوا کرتی ہے۔ اسی طرح مسلمین کی جماعت سے الگ تھلگ اپنا وجود رکھنے والا شیطان کا تر نوالہ بن جاتا ہے۔ شیطان اسے یوں اپنے قابو میں کرتا ہے کہ وہ پھر شیطنت کا ہی ایک پرزہ بن جاتا ہے۔

غور کیجئے مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہونے والے فرقے کس طرح شیطان کے شکنجے

(۱)

Marfat.com

میں پھنسے ہوئے ہیں اور کس طریقہ سے شیطنت کے فروغ میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔

جماعت میں برکت ہوا کرتی ہے۔ مسلمین کی جماعت اس درجہ مضبوط ہے کہ اس کے چاروں طرف ان کی دعائیں گھیرے ہوئے ہوتی ہیں۔ یہ دعائیں حصار کا کام دیتی ہیں اور مسلم ایک مضبوط قلعے میں ہوتے ہیں۔ اس اجتماع میں رہتے ہوئے اگر کوئی مسلمان برائی میں کتنا بھی دور چلا جائے پھر بھی اس کی نعمت ایمان محفوظ رہتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مسلمانوں کی جماعت سے وابستہ رکھے آمین یارب العالمین۔

بِبَرَکَةِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ.

-☆-

Marfat.com

مستجاب الدعوات
اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کیا گیا عمل
پہاڑ سرکا دیتا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ:
بَیْنَمَا ثَلَاثَۃُ نَفَرٍ یَتَمَاشَوْنَ أَخَذَھُمُ الْمَطَرُ. فَمَالُوْا اِلٰی غَارٍ فِی الْجَبَلِ، فَانْحَطَّتْ عَلٰی فَمِ غَارِھِمْ صَخْرَۃٌ مِنَ الْجَبَلِ فَاطْبَقَتْ عَلَیْھِمْ، فَقَالَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ: اُنْظُرُوْا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْھَا لِلّٰہِ صَالِحَۃً فَادْعُوا اللّٰہَ بِھَا لَعَلَّہٗ یُفَرِّجُھَا. فَقَالَ اَحَدُھُمْ:
اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ کَانَ لِیْ وَالِدَانِ شَیْخَانِ کَبِیْرَانِ وَلِیْ صِبْیَۃٌ صِغَارٌ کُنْتُ اَرْعٰی عَلَیْھِمْ فَاِذَا رُحْتُ عَلَیْھِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَیَّ اَسْقِیْھِمَا قَبْلَ وَلَدِیْ وَاِنَّہٗ نَأٰی بِیَ الشَّجَرُ فَمَا اَتَیْتُ حَتّٰی اَمْسَیْتُ فَوَجَدْتُھُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ کَمَا کُنْتُ اَحْلُبُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوْسِھِمَا اَکْرَہُ اَنْ اُوْقِظَھُمَا مِنْ نَوْمِھِمَا وَاَکْرَہُ اَنْ اَبْدَأَ بِالصِّبْیَۃِ قَبْلَھُمَا وَالصِّبْیَۃُ یَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَیَّ فَلَمْ یَزَلْ ذٰلِکَ دَأْبِیْ وَدَأْبُھُمْ حَتّٰی طَلَعَ

Marfat.com

الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذَالِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ. فَفَرَجَ اللّٰهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتّٰى يَرَوْنَ مِنها السَّمَاءَ.

وَقَالَ الثَّانِيْ:

اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَتْ لِيْ اِبْنَةُ عَمٍّ اُحِبُّهَا كَاَشَدِّ مَايُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ مِنْهَا نَفْسَهَا فَاَبَتْ حَتّٰى اٰتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَسَعَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَلَقِيْتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَاعَبْدَاللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَاتَفْتَحِ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَقُمْتُ عَنْهَا. اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ قَدْفَعَلْتُ ذَالِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَامِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً.

وَقَالَ الْاٰخَرُ:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ كُنْتُ اسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهٗ قَالَ اَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهٗ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهٗ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيْهَا فَجَاءَنِيْ فَقَالَ اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَاتَظْلِمْنِيْ وَاَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَقُلْتُ: اذْهَبْ اِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيْهَا فَقَالَ: اتَّقِ اللّٰهَ وَلَاتَهْزَاْبِيْ فَقُلْتُ: اِنِّيْ لَااَهْزَاُبِكَ فَخُذْ تِلْكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيْهَا فَاَخَذَهَا فَانْطَلَقَ. فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذَالِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَابَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

صحیح البخاری	(۵۹۷۴)	۳-۱۸۹۲	
صحیح البخاری	(۳۴۶۵)		
صحیح مسلم	(۲۷۴۳)	۵-۲۷۵	
السنن الکبریٰ (للبیہقی)	(۱۱۶۹۴)	۶-۱۹۴	قال المحقق صحیح
مسند الامام احمد	(۵۹۷۳)	۵-۳۱۹	قال احمد محمد شاکر صحیح
مسند الامام احمد	(۵۹۷۴)	۵-۳۲۱	قال احمد محمد شاکر صحیح
صحیح ابن حبان	(۹۷۱)	۳-۲۵۱	قال شعیب الارنووط حسن

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تین آدمی دوران سفر چل رہے تھے کہ انہیں بارش نے آلیا تو وہ پہاڑ کی غار میں چلے گئے۔ پہاڑ سے ایک چٹان گر کر پہاڑ کے منہ (دہانے) پر آ گئی تو وہ چٹان غار کے دہانے پر پیوست ہوگئی اور انکے نکلنے کی راہ مسدود ہوگئی۔

تو انہوں نے ایک دوسرے سے کہا:

اپنے اپنے اعمال کا جائزہ لو جو عمل تم نے صرف لِوَجْہِ اللہ کیا ہو اس کا واسطہ دے کر اللہ سے دعا مانگو تا کہ وہ تمہیں اس قید سے رہائی عطا فرمائے۔

تو ان میں سے ایک نے کہا:

اے اللہ! میرے ماں باپ بوڑھے عمر رسیدہ تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے میں دن بھر بکریاں چرایا کرتا تھا۔ جب میں ان کے پاس آتا تو بکریوں کا دودھ دوھتا تو اپنے ماں باپ کو اپنے بچوں سے پہلے پلاتا۔ تو ایک مرتبہ سبز درختوں کی طلب مجھے دور لے گئی تو میں اس وقت واپس گھر آیا جب رات چھا چکی تھی۔ تو میں نے اپنے ماں باپ کو پایا کہ وہ دونوں سو چکے تھے۔

تو میں نے ایسے ہی دودھ دوہا جیسے میں پہلے دودھ دوہتا تھا۔ تو میں دوھا ہوا دودھ لے کر آیا اور اپنے ماں باپ کے سرہانے کھڑا ہو گیا اور یہ بات مجھے ناپسند تھی کہ میں ان دونوں کو بے آرام کروں

الترغیب والترہیب	(٣٦٦١)	٢٩٩-٣	
صحیح الترغیب والترہیب	(٢٤٩٥)	٢٥٤-٢	قال الالبانی صحیح
الترغیب والترہیب	(٣٦٦٩)	٢٩١-٣	قال المحقق صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(٢٤٩٨)	٢٥٥-٢	قال الالبانی صحیح
مجمع الزوائد	(١٣٤١١)	٢٥٩-٨	
المعجم الکبیر (للطبرانی)	(١٣١٨٨)	٢٣٥-١٢	

Marfat.com

اور مجھے یہ بات بھی ناپسند تھی کہ اپنے ماں باپ سے پہلے بچوں کو دودھ پلاؤں اور میرے بچے میرے قدموں کے پاس فریاد و واویلا کر رہے تھے۔ میری اور انکی یہی حالت و کیفیت رہی یہاں تک کہ فجر طلوع ہوگئی۔

اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا کیلئے کیا تھا تو ہمیں اتنی کشادگی عطا کر دے کہ ہم اس میں سے آسمان کو دیکھ سکیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے (چٹان کو ذرا سرکا کر) اتنی کشادگی کر دی کہ جس سے وہ آسمان کو دیکھ سکیں۔

دوسرے نے (دعا شروع کی اور) کہا:

اے اللہ! میرے چچا کی ایک بیٹی تھی تو میں اس سے محبت کرتا تھا جتنے آدمی عورتوں سے محبت کرتے ہیں اس سے بھی شدید تر۔ تو میں نے اس سے اسکا وجود حوالے کر دینے کا کہا تو اس نے انکار کر دیا یہاں تک کہ میں ایک سو دینار اسے پیش کروں۔

میں نے تگ و دو شروع کر دی یہاں تک کہ ایک سو دینار جمع کر لیے۔ میں یہ سو دینار لے کر اس سے ملا۔ تو جب میں اسکے قریب بیٹھ گیا تو اس نے کہا:

اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈرو اور مہر کو اس کے حق کے بغیر نہ توڑو۔ تو میں اس سے اٹھ کھڑا ہوا۔

اے اللہ تو جانتا ہے کہ اگر میں نے اس کے پاس سے اٹھ آنا تیری رضا کیلئے کیا ہے تو ہم کو اس قید سے نکال لے تو اللہ نے اس چٹان کو کچھ سرکا کر کچھ اور کشادگی کر دی۔

تیسرے نے (دعا شروع کی اور) کہا:

اے اللہ! میں نے ایک مزدور تین صاع چاول پر لیا جب اس نے اپنا کام ختم کر لیا تو کہا مجھے میرا حق دے دے۔

میں نے اس پر اسکا حق پیش کیا تو اس نے اس سے منہ پھیرا اور اسے چھوڑ کر چل دیا میں ان

Marfat.com

چاولوں کو کاشت کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے اس کی رقم سے کئی گائیں اور انکا چرواہا خرید لیا۔

تو وہ ایک دن آیا اور کہا اللہ سے ڈرو اور مجھ پر ظلم نہ کرو اور مجھے میرا حق دے دو۔ تو میں نے کہا: ان گائیوں اور ان کے چرواہے کو لے جاؤ۔ اس نے کہا اللہ سے ڈرو اور مجھ سے مذاق نہ کرو۔ تو میں نے کہا میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا۔ ان گائیوں اور ان کے چرواہے کو لے جاؤ یہ تیرا حق ہے تو اس نے وہ سارا مال لیا اور چلا گیا۔

اے اللہ! تو جانتا ہے کہ اگر میں تیری رضا کیلئے ایسا کیا ہے تو تو ہمیں اس قید سے رہائی عطا فرما تو اللہ تعالیٰ نے اس چٹان کو سرکا کر ان کو رہائی عطا فرما دی۔

-☆-

اھل ایمان جو کام بھی کریں اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا سب سے بڑی دولت ہے۔

زیر نظر حدیث پاک میں جن تین افراد کا ذکر ہے اور انہوں نے جن اعمال کا وسیلہ دیکر اللہ سے دعا مانگی ان کے وہ تینوں کام اخلاص وللٰہیت پر مبنی ہیں۔ انکے خلوص و جذبہ پر اللہ کی نظر رحمت ہوئی تو ہر ایک کی دعا سے اتنی بڑی چٹان تھوڑی تھوڑی سرکنا شروع ہوئی اور وہ تینوں صحیح وسلامت غار سے باہر آ گئے۔

اس حدیث پاک سے یہ بات بھی عیاں ہوتی ہے کہ دعا میں بڑی قوت وطاقت ہے۔ اخلاص وللٰہیت سے مانگی گئی دعا ایک چٹان کو اپنی جگہ سے سرکا دیتی ہے جو کام بیسیوں آدمی نہ کر سکیں وہ ایک دعا کر جاتی ہے۔

یہ تذکرہ یہ واقعہ اس امت کا واقعہ نہیں بلکہ یہ پہلی امتوں میں سے کسی امت کا واقعہ ہے۔ اب یہ امت محمدیہ علی صاحبھا الف الصلاۃ والتحیۃ جو خیر الامم کہلاتی ہے اس کے کسی صالح و پارسا آدمی کے اخلاص وللٰہیت کا عالم کیا ہوگا۔ پھر اس کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات کتنی حیرت انگیز طاقت کے

Marfat.com

مالک ہونگے۔

اگر اللہ تعالیٰ اخلاص پر مبنی پہلی امتوں کے کسی فرد کی دعاء رد نہیں کرتا تو اس خیر الامم کے کسی نیک وصالح آدمی کی دعا ضرور قبول فرمائے گا۔

یہ امت صدیوں سے اپنی مشکلات کے حل کیلئے اور اپنے مصائب سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے اس امت کے صلحا افراد کی بارگاہ میں حاضری دیتے آئے ہیں کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ اگر اس نیک وصالح آدمی نے خلوص سے ان کے حق میں دعا کر دی تو اللہ تعالیٰ فوراً انکی دعا کو قبول کرے گا اور انکی مشکل حل ہو جائے گی اور ان سے مصائب و آلام کے بادل چھٹ جائیں گے۔

والدین کا خدمت گزار:

اللہ کی رضا کیلئے والدین سے حسن سلوک کرنے والا اخلاص سے بھرپور ماں باپ کے خدمتگار کی دعا میں کس درجہ اثر ہے۔غور کیجئے صرف ایک اسی نیکی کے سبب دعا سے اتنی بری چٹان سرک جاتی ہے۔ چٹان سرکانا انسانوں کے بس کی بات نہیں ہوا کرتی تو گویا جو کام انسانوں کے بس میں نہ ہو تو وہ ماں باپ کے خدمت گذار کی دعا سے ہو جاتے ہیں۔

خدمت والدین کے سلسلہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی پیش نظر رہنا چاہیے:

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُه، عَلَى الْهِجْرَةِ وَتَرَكَ اَبَوَيْهِ يَبْكِيَانِ، فَقَالَ: اِرْجِعْ اِلَيْهِمَا وَاَضْحِكْهُمَا كَمَا اَبْكَيْتَهُمَا.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

ایک آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور وہ ہجرت پر

Marfat.com

بیعت کرنا چاہتا تھا اور وہ اپنے ماں باپ کو روتا چھوڑ کر آیا تھا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اپنے ماں باپ کے پاس واپس لوٹ جاؤ جیسے انہیں روتا چھوڑ کر آئے ہو ایسے ہی انہیں ہنساؤ۔

-☆-

ہجرت ایک عظیم نیکی ہے اللہ کی رضا کی خاطر اپنے گھر کو اپنے وطن کو اور اپنے اہل قبیلہ کو خیر باد کہہ کر دارِ اسلام میں آ جانا معمولی نیکی نہیں اس نیکی کے حصول کیلئے ایک آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت طلب کر رہا ہے اس کے ماں باپ زندہ ہیں اور انہیں روتا ہوا چھوڑ کر آیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ہجرت کی اجازت نہیں دی بلکہ اسے گھر واپس جانے کا حکم ارشاد فرمایا اور فرمایا:

جیسے ماں باپ کو روتا چھوڑ کر آئے ہو اسی طرح واپس جا کر انہیں ہنساؤ۔

پہلے وہ اس کے آنے سے رنجیدہ ہوئے اب جب وہ واپس جائے گا تو اس کے جانے سے ماں باپ کو خوشی و مسرت ہوگی اور ان کے لبوں پر مسکراہٹ ہوگی۔ اولاد کی طرف سے ایسا عمل جس سے ماں باپ کے لبوں پر مسکراہٹ آجائے اولاد کیلئے باعث سعادت و نیک بختی ہے۔

صحیح الادب المفرد	(۱۳)	۳۶-۳	قال الالبانی صحیح
شرح مشکل الآثار	(۲۱۲۲)	۳۶۶-۵	قال شعیب الارنؤوط حسن
سنن النسائی	(۴۱۶۹)	۱۵۱-۷	
سنن ابی داود	(۲۵۲۸)	۲۱-۲	
صحیح سنن ابی داود	(۲۵۲۸)	۱۰۴-۲	قال الالبانی صحیح
مصنف عبد الرزاق	(۹۲۸۵)	۱۷۵-۵	
صحیح ابن حبان	(۴۱۹)	۱۶۴-۲	قال شعیب الارنؤوط صحیح
السنن الکبری للبیہقی	(۱۷۸۳۰)	۲۵-۹	
شرح السنۃ للبغوی	(۲۶۳۹)	۳۷۹-۱۰	
المسند الجامع	(۸۵۹۱)	۲۰۰-۱۱	
المستدرک للحاکم	(۷۳۳۲)	۲۱۰-۵	قال الحاکم صحیح
مسند الامام احمد	(۶۴۹۰)	۴۴-۲	قال احمد شاکر صحیح

Marfat.com

ہمارے اسلاف ماں باپ کی خوشی کو کیا اہمیت دیتے تھے۔عارف باللہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنیے!

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ ابواسماعیل دباس کہتے ہیں کہ میں حج کی نیت سے گھر سے نکلا اور شیراز پہنچ گیا۔وہاں ایک مسجد میں گیا جہاں میں نے شیخ مومن کو دیکھا کہ کچھ سی رہے ہیں۔میں سلام کر کے بیٹھ گیا جب میری طرف متوجہ ہوئے تو مجھ سے دریافت کیا کہ کس نیت سے گھر سے نکلے ہو؟ کیا حج کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔فرمایا:

لوٹ جاؤ اور ماں کی خدمت کرو مجھے ان کی یہ بات ناگوار محسوس ہوئی تو فرمانے لگے دل میں کیا پیچ وتاب کھا رہے ہو۔میں نے پچاس (۵۰) حج کیے ہیں میں ان تمام حجوں کا ثواب تم کو دیتا ہوں اس کے عوض تم اپنی والدہ کی وہ خوشی مجھے دے دو جو تمہاری خدمت سے ان کو ہوگی۔(۱)

گناہوں سے بچنے والا:

جو آدمی اللہ کی رضا کیلئے گناہوں سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہے خوف خدا اس کے دل میں یوں گھر کر جاتا ہے کہ گناہ کے مواقع ہوتے ہوئے بھی وہ گناہ کی غلاظت میں گرنے سے بچ جاتا ہے اس آدمی کی دعا بھی پہاڑوں کو سرکا دیا کرتی ہے۔گناہوں سے بچنے والا ورع کی دولت سے معمور ضعیف وناتواں نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرتیں اس کے ہاتھوں سے عیاں ہوتی ہیں۔اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان کو گناہوں سے محفوظ فرمائے۔

عارف باللہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ ایک آدمی کا تذکرہ کرتے ہیں کہ جسے گناہ کا موقع ملنے کے باوجود اللہ یاد آ گیا اور اللہ کی رضا کیلئے اور اسکے خوف سے وہ گناہ کرنے سے محفوظ رہا۔

بصرہ کا ایک رئیس اپنے باغ میں ٹہل رہا تھا اچانک اس کی نظر اپنے باغبان کی بیوی پر پڑ گئی۔ اس کے حسن وجمال نے اسے فتنہ میں مبتلا کر دیا۔اس نے اپنے باغبان کو کسی کام کی غرض سے شہر سے

(۱) نفحات الانس ۵۵۸

Marfat.com

باہر بھیج دیا اور اس باغبان کی بیوی کے پاس آیا اور برے ارادے کا اظہار کیا اور ساتھ ہی کہا اس مکان کے سب دروازے بند کر دو۔ وہ عورت واپس آ کر کہنے لگی: میں نے اس مکان کے سب دروازے بند کر دیے ہیں سوائے ایک دروازے کے وہ مجھ سے بند نہیں ہوتا۔

اس رئیس نے اٹھتے ہوئے پوچھا؟ وہ کونسا دروازہ ہے جو تجھ سے بند نہیں ہوتا؟ میں خود جا کر بند کرتا ہوں۔ اس عورت نے جواب دیا: وہ دروازہ جو ہمارے اور اللہ کے درمیان ہے وہ مجھ سے بند نہیں ہوتا۔ اتنا سننے کی دیر تھی کہ رئیس کو خدا یاد آ گیا اور شرمساری سے اپنے سر کو جھکا لیا۔ اس وقت خدا یاد آنے پر اس قادر و قیوم نے اسے سچی توبہ کی توفیق عطا فرما دی۔[1]

حقدار کو حق پہنچانے والا:

اکثر ایسے ہوتا ہے کہ حقدار کو اس کا حق نہیں پہنچایا جاتا کہ بہت بڑی غلطی اور جرم ہے۔ حقوق العباد کی اس وقت تک معافی نہ ہوگی جب تک جس کا حق غصب کیا گیا ہو وہ معاف نہ کر دے۔ جو مومن اللہ کی رضا کیلئے حقدار کو اس کا حق لوٹا تا ہو اس کی دعا بڑی باا ثر ہوا کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین حنیف کی جملہ تعلیمات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

-☆-

(۱) کشف المحجوب للعارف الہجویری صفحہ ۰۰

Marfat.com

غنا کی دولت سے لبریز

عَنْ عُمَرَبْنِ سُلَیْمَانَ، قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ أَبَان یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: خَرَجَ زَیْدُ بْنَ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ نِصْفَ النَّهَارِقَالَ: قُلْتُ: مابَعَثَ إِلَیْهِ هٰذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا لِشَیْءٍ سَأَلَهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: سَأَلَنَاعَنْ أَشْیَاءَ سَمِعْنَاهَامِنْ رسولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ و آلِهِ وَسَلَّمَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلَ:

نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَءً ا سَمِعَ مِنَّا حَدِیْثاً فَبَلَّغَهُ غَیْرَهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰی مَنْ هُوَأَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَیْسَ بِفَقِیْهٍ ثَلاثٌ لایَغُلُّ عَلَیْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِم إِخْلاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَمُنَاصَحَةُ وُلاةِ الامْرِ وَلُزُوْمُ الْجَمَاعَةِ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِیْطُ مِنْ وَرَائِهِمْ وَمَنْ کَانَتِ الدُّنْیَا نِیَّتَهُ فَرَّقَ اللّٰهُ عَلَیْهِ أَمْرَهُ وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَیْنَ عَیْنَیْهِ وَلَمْ یَأْتِهِ مِنَ الدُّنْیَاإِلَّامَاکُتِبَ لَهُ وَمَنْ کَانَتِ الآخِرَةُ نِیَّتَهُ جَمَعَ اللّٰهُ لَهُ أَمْرَهُ وَجَعَلَ غِنَاهُ فِی قَلْبِهِ وَأَتَتْهُ الدُّنْیَا وَهِیَ رَاغِمَةٌ".

صحیح سنن ابو داؤد	(۳۶۶۰)	۳۱۱-۲	قال الالبانی صحیح
جامع بیان العلم وفضلہ	(۱۸۴)	۱۷۵-۱	قال ابن عبدالبر صحیح
المعجم الکبیر للطبرانی	(۴۸۹۰)	۴۳-۵	

Marfat.com

ترجمة الحديث:

جناب ابان فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مروان کے ہاں سے نصف النہار کو نکلے میں نے کہا ضرور مروان نے آپ کو اس وقت کسی مسئلہ کیلئے بلا بھیجا ہے۔ میں نے حضرت زید سے عرض کر دی تو آپ نے فرمایا: اس مروان نے ہم سے چند چیزوں کے بارے میں دریافت کیا ہے جنہیں ہم نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔

میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

اللہ اس آدمی کو سرسبز وشاداب رکھے جس نے ہم سے حدیث پاک کو سنا پھر اسے کسی اور تک پہنچا دیا۔ کتنے ہی فقہ کی بات لے جاتے ہیں اس آدمی تک جو اس سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے۔ کتنے فقہ کا علم رکھنے والے ہیں کہ خود فقیہ نہیں ہیں۔

تین چیزیں ایسی ہیں جن پر مومن کا دل خیانت نہیں کرتا۔

۱۔ اللہ کیلئے عمل کو خالص کرنا۔

۲۔ ولاۃ الامر سے خیر خواہی کرنا۔

۳۔ جماعت کو لازم پکڑنا کیونکہ مسلمانوں کی دعا ان کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہوتی ہے۔

المعجم الکبیر للطبرانی	(۴۸۹۱)	۱۴۳-۵	
سلسلة الاحاديث الصحيحة	(۴۰۴)	۲۹۹-۱	قال الالبانی صحیح
صحیح ابن حبان	(۶۷)	۲۷۰-۱	قال شعیب الارنووط صحیح
المستدرک للحاکم	(۲۹۴)	۱۶۲-۱	قال الحاکم صحیح علی شرط الشیخین
المعجم الکبیر	(۴۹۲۵)	۱۵۴-۵	
مسند الدارمی	(۲۳۵)	۳۰۲-۱	قال الدارانی صحیح
مسند الامام احمد	(۱۳۲۹۴)	۱۵۵-۱۱	قال حمزہ احمد الزین صحیح
مسند الامام احمد	(۱۶۲۹۴)	۱۳۹-۱۳	قال حمزہ احمد الزین صحیح
مسند الامام احمد	(۲۱۶۹۲)	۳۲-۱۶	قال حمزہ احمد الزین صحیح
صحیح سنن الترمذی	(۲۶۵۸)	۹۰-۳	قال الترمذی صحیح
سنن ابن ماجہ	(۲۳۰)	۱۳۹-۱	قال المحقق صحیح

Marfat.com

کوئی عمل صالح کرتے ہوئے جس کے پیش نظر دنیا ہو اللہ تعالیٰ اس سے امور کو منتشر کر دیتا ہے۔ اور اس کے فقر کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے اور اسے دنیا اتنی ہی ملتی ہے جتنی اس کیلئے لکھ دی جاتی ہے۔

اور وہ خوش نصیب جو عمل صالح کرتے ہوئے آخرت کی نیت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام امور کو ایک جگہ جمع کر دیتا ہے۔ اور اس کے غنا کو اس کے دل میں رکھ دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل و رسوا ہو کر آتی ہے۔

-☆-

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ:
مَنْ کَانَتْ نِیَّتُہٗ طَلَبَ الْاٰخِرَۃِ جَعَلَ اللّٰہُ غِنَاہُ فِیْ قَلْبِہٖ وَجَمَعَ لَہٗ شَمْلَہٗ وَاَتَتْہُ الدُّنْیَا وَھِیَ رَاغِمَۃٌ وَمَنْ کَانَتْ نِیَّتُہٗ طَلَبَ الدُّنْیَا جَعَلَ اللّٰہُ الْفَقْرَ بَیْنَ عَیْنَیْہِ وَشَتَّتَ عَلَیْہِ اَمْرَہٗ وَلَایَاْتِیْہِ مِنْھَا اِلَّا مَا کُتِبَ لَہٗ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جس کی نیت طلب آخرت ہو اللہ تعالیٰ اپنے غنا کی دولت اس کے دل میں انڈیل دیتا ہے اور اسکے تمام امور و حاجات کو ایک جگہ جمع فرما دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل و خوار ہو کر آتی ہے۔

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	(٩٤٩)	٦٣٣-٢	
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	(٩٥٠)	٦٣٤-٢	
مشکوٰۃ المصابیح	(٥٢٥٠)	٦٢-٥	
صحیح سنن الترمذی	(٢٤٦٥)	٥٩٣-٢	قال الالبانی صحیح
صحیح الترغیب والترھیب	(٣١٦٩)	٢٣١-٣	قال الالبانی صحیح
صحیح الجامع الصغیر	(٦٥١٠)	١١٠٩-٢	قال الالبانی صحیح
جامع الاصول	(٨٤٧٢)	١١-١١	

Marfat.com

اور جس کی نیت (تمام اعمال میں) طلب دنیا ہو تو اللہ تعالیٰ محتاجی کو اس کی آنکھوں کے درمیان رکھ دیتا ہے اور اس کے تمام امور اور حاجتیں بکھر جاتی ہیں اور اسے اس دنیا سے اتنا ہی حصہ ملتا ہے جو (بدنصیبی میں لپیٹ کر) اس کے لئے لکھ دیا گیا ہے۔

-☆-

کتنا بڑا فرق ہے اس خوش نصیب میں جو فکر آخرت کی دولت سے لبریز ہے اور اس بدنصیب میں جس کے دل و دماغ میں دنیا کا حصول سرایت کیا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کتنا کریم ہے اس مسلم بھائی پر جو ہر عمل صالح میں آخرت پر نظر رکھتا ہے۔ اس کی نیت، سوچ اور ارادہ میں دنیا کی ناپیدار چیزیں نہیں بلکہ اللہ الباقی کی باقی رہنے والی نعمتیں ہیں۔ اس کی نیت میں صرف باقی رہنے والی نعمتیں ہی نہیں بلکہ انکی روح اور جوہر رضائے الٰہی ہے۔

کریم اللہ اپنے لطف و کرم سے اسے اس دنیا میں بھی محروم نہیں رکھتا بلکہ

۱- جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِيْ قَلْبِهٖ:

اللہ تعالیٰ اپنے غنا کی دولت اس دل میں انڈیل دیتا ہے۔

جسے اللہ کی جانب سے غنا کی دولت ملے اسے کسی کی کیا پروا۔ اس چشم فلک نے یہ نظارہ کئی مرتبہ دیکھا غنا کی دولت دل سے سمیٹنے والا فقیر، بادشاہ وقت بھی اس کے در پر آ جائے تو اس نے کبھی آنکھ اٹھا کر بھی اس کی طرف نہ دیکھا جسے بے پروائی کی الٰہی دولت نصیب ہوا سے غیر کی کیا پرواہ۔

۲- جَمَعَ لَهٗ شَمْلَهٗ:

جس کے ہر عمل صالح میں نیت اللہ کی رضا اور طلب آخرت ہو اللہ اس کی تمام حاجات کو اور اس کے جملہ امور کو ایک جگہ جمع فرما دیتا ہے۔ وہ جہاں بھی بیٹھ جائے اسکی تمام حاجات وہیں بیٹھے بیٹھے پوری ہوتی ہیں اس کے تمام کام خود بخود سرانجام پا جاتے ہیں۔

وجہ واضح ہے قاضی الحاجات اس کی حاجتیں خود پوری فرماتا ہے۔ بلکہ لوگوں کی حاجتیں بھی

Marfat.com

اس کے در سے پوری ہوتی ہیں۔ اس لئے حسن نیت کی دولت رکھنے والے مردحق آ گاہ کے در پر ہر وقت بھیڑ لگی رہتی ہے۔ کیونکہ اللہ اس کے در کو دکھی انسانیت کے لئے وجہ سکون اور پریشان حال افراد کے لئے باعث اطمینان بنا دیتا ہے۔

۳- وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ'':

دنیا اس کے پاس ذلیل ورسوا ہو کر آتی ہے۔

دنیا اپنے چاہنے والوں کو خوار کرتی ہے۔ دنیا بڑی خودغرض اور بے وفا ہے یہ اپنے چاہنے والوں کی قبائے عزت کو تار تار کرنے سے باز نہیں آتی۔

لیکن محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ غلام جس کی نظر آخرت پر ہے اور جمال الٰہی کا شوق اس کی نیت کو اور اجلا اور مصفٰی کرتا ہے۔ وہ اس دنیا میں اس شان ووقار سے رہتا ہے کہ خودغرض اور متکبر دنیا اس کے پاس ایک ذلیل ورسوا کی طرح سر جھکائے کھڑی ہوتی ہے۔ بڑے بڑے شاہ اپنی تجوریاں لیکر اس کے پاس آتے ہیں تو وہ پائے حقارت سے انہیں ٹھکرا دیتا ہے۔

حاجت مندوں کا اژدھام، مفلوک الحال افراد کی کثرت، پھر اس پر لطف یہ کہ ہر ایک گوہر مراد لے کر واپس پلٹتا ہے۔ یہ سب کچھ ان کے ہاں دنیا کی حقارت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

اور دوسری طرف وہ آدمی جو خالق کو بھول گیا اور دنیا کی دلدل میں یوں پھنسا کہ اس کے قلب ونظر پر دنیا ہی چھا گئی اور اس کے ارادے ونیت پر دنیا نے اپنے بے رحم پنجے گاڑ دیئے۔ پھر اللہ کی ناراضگی کا اس پر یوں اظہار ہوا:

۴- جَعَلَ اللّٰهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ:

اللہ محتاجی کو اس کے سامنے کر دیتا ہے۔

جس کی نظر دنیا پر ہو اللہ اسے محتاج بنا دیتا ہے۔ ظاہری طور پر چاہے اس کے ہاں دنیا کی ریل پیل ہو، متاع دنیا کی فروانی ہو، اس کے باوجود وہ محتاج رہتا ہے۔ دنیا کی حرص اسے رات کو سونے نہیں

Marfat.com

دیتی اور دنیاوی زندگی کے چند روز حرص کا بندہ بن کر گزارتا ہے۔

۵- وَشَتَّتَ عَلَيْهِ اَمْرُهُ:

اس کے امور اور اسکی حاجتیں اللہ اس پر منتشر کر دیتا ہے۔

اسے ایک جگہ قرار نہیں ملتا اسے ایک حالت میں چین نصیب نہیں ہوتا۔ اللہ سے روگردانی کرنے والے کا یہ حشر کہ کبھی کسی چیز کی فکر کبھی کسی چیز کی احتیاج۔ غم واندوہ اور فکر وانتشار اسے یوں گھیرتے ہیں کہ پل بھر چین نہیں ملتا۔

٦- وَلَا يَاْتِيْهِ مِنْهَا اِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ:

یہ دنیا اسے اتنی ہی ملے گی جتنی اس کے لئے لکھ دی گئی ہے۔

اللہ کو بھول جانے والا دنیا کے پیچھے پیچھے پھرتا ہے یہ دنیا ہاتھ نہیں آتی بجز اتنی مقدار کے جو اللہ نے اس کے لئے لکھ دی ہے۔

اللہ کی ناراضگی کا یہ کیسا انداز ہے اس چیز کے پیچھے وہ عمر بھر دیوانوں کی طرح پھرتا ہے جو اسے ملنے والی نہیں۔ ایسا غافل مال کی کثرت تو لے لیتا ہے لیکن مال کی برکت سے یکسر محروم رہتا ہے۔

اللہ سب مسلم بھائیوں کو اپنے غضب وناراضگی سے محفوظ فرمائے۔

اس جملہ پر ایک اور رنگ سے غور کیجئے۔

جس کی نظر دنیا پر ہے اسے اتنی ہی دنیا ملے گی جو اس کے لئے لکھ دی گئی ہے۔ تو بات واضح ہوئی جس کی نظر دنیا کے خالق پر ہو اور جس کی نگاہ آخرت پر ہو اسے صرف وہی انعامات نہیں ملیں گے جو اس کے لئے لکھ دیئے گئے ہیں بلکہ ان کے علاوہ بھی ملیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت اور رحمت سے لکھتا رہے گا اور اس کے مقدر کو مزید سنوارتا رہے گا۔

يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ اُمُّ الْكِتَابِ (۱)

اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے لکھتا ہے لوح محفوظ اسی کے پاس ہے۔

-☆-

(۱)

Marfat.com

ہر عملِ صالح کا اجر پانے والا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ :

رَجَعْنَامِنْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ أَقْوَاماً خَلْفَنَابِالْمَدِیْنَۃِ مَاسَلَکْنَاشِعْباًوَلَاوَادِیاًإِلَّا وَھُم مَعَنَا،حَسَبَھُمُ الْعُذْرُ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے:

ہم حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں غزوۂ تبوک سے واپس آرہے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک کچھ لوگ ہمارے پیچھے مدینہ منورہ میں ہیں، ہم جس بھی گھاٹی میں یا وادی میں چلے وہ ہمارے ساتھ ہی تھے انہیں معذوری نے روک رکھا ہے۔

—☆—

صحیح البخاری (۲۸۳۹) ۲-۸۷۸

Marfat.com

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وِ آلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَد تَرَکْتُمْ بِالْمَدِیْنَۃِ أَقْوَاماً مَا سِرتُمْ مَسِیْراً وَلَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَۃٍ وَلَا قَطَعْتُمْ مِنْ وَادٍ إِلَّا وَھُمْ مَعَکُمْ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! وَکَیْفَ یَکُوْنُوْنَ مَعَنَا وَھُمْ بِالْمَدِیْنَۃِ ؟ قَالَ حَبَسَھُمُ الْمَرَضُ.

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یقیناً تم مدینہ میں ایسی اقوام کو چھوڑ کر آئے ہو تم جو بھی سفر طے کرتے ہو تم اللہ کی راہ میں کوئی چیز خرچ کرتے ہو یا تم کوئی وادی عبور کرتے ہو تو وہ تمہارے ساتھ ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ! وہ مدینہ منورہ میں ہوتے ہوئے ہمارے ساتھ کیسے ہیں؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواباً فرمایا:

انہیں عذر روکے ہوئے ہے۔

-☆-

صحیح البخاری	(۴۴۲۳)	۱۳۳۷-۳	
صحیح مسلم	(۱۹۱۱)	۱۶۶-۳	
صحیح الجامع الصغیر	(۱۵۷۵)	۳۲۷-۱	قال الالبانی صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۱۲)	۱۰۹-۱	قال الالبانی صحیح
الترغیب والترہیب	(۱۹)	۲۵-۱	قال المحقق صحیح
سنن ابن ماجہ	(۲۷۶۴)	۳۲۷-۳	قال المحقق صحیح
صحیح سنن ابی داؤد	(۲۵۰۸)	۹۸-۲	قال الالبانی صحیح
صحیح سنن ابن ماجہ	(۲۲۵۰)	۳۹۳-۲	قال الالبانی صحیح
مسند الامام احمد	(۱۱۹۴۸)	۳۳۰-۱۰	قال حمزہ احمد الزین صحیح

Marfat.com

حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کرنا کتنا بڑا ثواب ہے۔اور غزوہ تبوک میں شریک ہونا تو بہت بڑی سعادت ہے۔کچھ لوگ بیماری کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ جا سکے لیکن ان کی نیت تھی کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کریں۔

امت کے والی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ صرف نیت کر لینے سے ہی اجر وثواب میں شریک ہو گئے ہیں۔

اسی لئے تو کہتے ہیں:

نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ

مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

اس کا مفہوم یوں بھی ہے:

اِنَّ النِّيَّةَ الْمُجَرَّدَةَ مِنَ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ الْمُجَرَّدِ عَنِ النِّيَّةِ. [1]

مومن کی وہ نیت جو عمل سے مجرد ہو اس عمل سے بہتر ہے جو بغیر نیت کے کیا گیا ہو لیکن ایک رائے اس سے مختلف ہے اور اسے پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

اِنَّ نِيَّةَ الْمُؤْمِنِ تَبْلُغُ اِلَى حَيْثُ لَايَبْلُغُ الْعَمَلُ لِاَنَّ نِيَّتَهُ اَنْ يَعْبُدَاللّٰهَ تَعَالٰى وَلَوْعَاشَ اَلْفَ سَنَةٍ وَعَمَلُهُ لَايَبْلُغُ ذَالِكَ.

مومن کی نیت وہاں تک پہنچتی ہے جہاں تک اس کا عمل نہیں پہنچ سکتا کیونکہ اس کی نیت ہوتی ہے کہ اگر وہ ہزار سال بھی زندہ رہے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گا لیکن اس کا عمل وہاں تک نہیں پہنچتا۔

انسانی زندگی ایک مقررہ وقت تک ہے اس کے بعد اسے اس دار فانی سے کوچ کرنا ہے لیکن بندہ مومن کی یہ نیت ہوتی ہے کہ اگر اللہ مجھے قیامت تک زندگی دے تو میں اپنا سر بندگی اس کی بارگاہ میں جھکا دوں گا تو اللہ وحدہ لاشریک ایسے بندہ مومن کو قیامت تک عبادت کا ثواب عطا فرمائے گا۔

(۱) المجالس السنیہ　　II

Marfat.com

وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ.

انسان کتنا ہی گنہگار کیوں نہ ہو اس کے اعمال نامہ میں بدیوں کی تعداد اگرچہ حد و شمار سے باہر ہو لیکن اگر وہ خلوص نیت سے اللہ تعالیٰ جانب اپنا قدم اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اس اقدام کو کبھی رائیگاں نہیں فرماتا۔

لیکن دوسری طرف ایک آدمی چاہے کتنا ہی پرہیزگار کیوں نہ ہو اس کے ماتھے پر سجدوں کے نشانات چمک رہے ہوں لیکن جب بھی شیطان کے پھسلاوے سے اس کی نیت میں فتور آئے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی گرفت سے نہیں بچ سکے گا۔

غزوہ تبوک کو جیش العسرہ بھی کہتے ہیں اس جہاد میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود شریک ہوئے۔ یہ مدینہ منورہ سے کافی مسافت پر تھا اور موسم بھی انتہائی گرم تھا۔ شریک ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو راستہ میں کافی تکالیف اٹھانی پڑیں۔

اس غزوہ سے فراغت کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب واپس آ رہے تھے تو راستہ میں ارشاد فرمایا:

کچھ لوگ ہمارے پیچھے مدینہ منورہ میں رہ گئے ہیں ہم جس بھی گھاٹی کو عبور کرتے ہیں یا جس بھی وادی میں جاتے ہیں وہ ہمارے ساتھ ہیں وہ کسی عذر کی بنا پر شریک نہ ہو سکے۔

غور فرمایئے!

کچھ لوگوں کی دلی تمنا تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں جہاد میں شریک ہوں۔ اللہ کی رضا کیلئے دشمن اسلام سے لڑ جائیں لیکن کسی بیماری یا کسی اور معقول وجہ سے وہ اس جہاد میں شریک نہ ہو سکے تو رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں محروم نہیں رکھا بلکہ اپنے شریک ساتھ ہونے کا فرمایا:

وہ ہمارے ساتھ ہیں وجہ واضح ہے کہ ان کے آنے کی نیت تھی۔ وہ سراپا اخلاص بن کر شرکت چاہتے تھے لیکن کسی معذوری کی بنا پر شریک نہ ہو سکے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ اعلان

Marfat.com

فرما کر صحابہ کرام پر واضح کر دیا کہ اصل چیز اخلاص وللّٰہیت ہے۔ جو اخلاص سے کسی کام کا ارادہ کرتا ہے، نیت کرتا ہے، اگرچہ وہ کام نہ کر سکے پھر بھی وحدہٗ لاشریک اسے اس کام کا اجر وثواب عطا فرماتا ہے۔

اسلام کتنا سچا اور سادہ دین ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کتنی عمدہ اور پیاری ہیں۔ ان تعلیمات پر قربان ہونے کو جی چاہتا ہے۔ اگر ایک آدمی کے پاس وسائل نہیں ہیں لیکن وہ جذبہ صادقہ رکھتا ہے۔ اس کی نیت ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے یہ وسائل عطا فرما دے تو میں ہر نیک کام کروں گا۔ ایسا آدمی بلاشبہ بڑا سعید ہے اسے اگرچہ اسباب نہ بھی ملیں پھر بھی وہ رحمت الٰہیہ سے محروم نہیں ہے بلکہ اسکے اخلاص وللّٰہیت کی بنا پر اسے اجر وثواب ملے گا۔

آج کے اس پرفتن دور میں بھی دین اسلام کا درد رکھنے والے کتنے ہی افراد ہیں جو صبح وشام دین حق کی ترویج میں مگن ہیں۔ ان کے پاس اسباب نہیں انکے پاس وسائل کی کمی ہے۔ اگر انہیں اسباب مہیا کر دیے جائیں تو وہ اپنے اپنے علاقہ میں دین اسلام کی تعلیمات کو خوب اجاگر کریں جس سے سارا علاقہ عظمت رفتہ کی یاد تازہ کر دے اور اسلام کی مہک سے معطر ہو جائے۔

ایسا ہو رہا ہے کہ اسلام دشمن قوتیں خطہ پاک میں جگہ جگہ مشنری سکول کھول رہی ہیں۔ دردِ اسلام رکھنے والا اس صورت حال سے تڑپتا ہے کہ کاش اس کے پاس وسائل ہوں تو وہ بھی اسلام کی سربلندی کیلئے جگہ جگہ دینی درسگاہیں تعمیر کر دے جہاں بچے قرآن وسنت کے انوار سینوں میں لیکر اپنے گھروں کو پلٹیں۔

غیر مسلم قومیں غرباء ومساکین کی مالی امداد کر کے انہیں اسلام سے برگشتہ کرنے کی سعی کرتی ہیں۔ ایک مومن ومسلم کی تمنا ہے کہ اگر اس کے پاس دولت کی فراوانی ہو تو وہ اپنے دینی بھائیوں کی مدد واعانت کرے جس سے وہ غیر مسلموں کے جال میں پھنسنے سے بچ جائیں۔

الغرض سینکڑوں ایسے کام ہیں جن کی تمنا وآرزو ایمان والے کرتے ہیں لیکن حالات سے مجبور وہ کچھ کر نہیں سکتے۔ تو اللہ الکریم کا وعدہ ہے کہ جو ایسی تمنا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اس کا پورا

Marfat.com

اجر وثواب عطا فرمائے گا۔

کائنات میں کیا ہوتا ہے اور کیا نہیں ہوتا یہ اس کے تکوینی امور ہیں۔ بندے کا کام فقط بندگی سے ہے۔ وہ اپنی ہمت وحیثیت کے مطابق کام کرتا جائے اس پر ثمرات عطا کرنا خالق ومالک کا کام ہے۔ وہ اگر اس دنیا میں نہ عطا کرے تو رنجیدہ نہیں ہونا کیونکہ اس کا وعدہ سچا ہے وہ آخرت میں یقیناً سرفراز فرمائے گا۔

-☆-

Marfat.com

امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدد واعانت

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ ظَنَّ اَنَّ لَهُ فَضْلاً عَلٰى مَنْ دُوْنَهُ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

اِنَّمَا يَنْصُرُ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ بِضَعِيْفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَاِخْلَاصِهِمْ.

صحیح البخاری	(۲۸۹۶)	۸۹۳-۲	
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	(۷۷۹)	۳۰۹-۲	قال الالبانی صحیح علی شرط الشیخین
مشکوٰۃ المصابیح	(۳۸۶۵)	۵۳-۴	
مشکوٰۃ المصابیح	(۵۱۵۹)	۲۹-۵	
صحیح سنن النسائی	(۳۱۷۸)	۳۹۹-۲	قال الالبانی صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۳۲۰۵)	۲۴۹-۳	قال الالبانی صحیح
صحیح الجامع الصغیر	(۷۰۳۴)	۱۱۸۲-۲	قال الالبانی صحیح
صحیح الجامع الصغیر	(۷۰۳۵)	۱۱۸۲-۲	قال الالبانی صحیح
جامع الاصول	(۲۷۸۱)	۶۱۳-۴	
السنن الکبریٰ للنسائی	(۴۳۷۲)	۳۰۵-۴	
صحیح الترغیب والترہیب	(۶)	۱۰۵-۱	قال الالبانی صحیح
الترغیب والترہیب	(۷)	۶۰-۱	قال المحقق صحیح

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہیں (حضرت سعد کو) یہ گمان ہوا کہ انہیں غریب صحابہ پر شرف وفضل ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک اللہ تعالیٰ اس امت پر مدد ونصرت فرماتا ہے ان کے ضعفاء کی وجہ سے انکی دعاء انکی صلاۃ اور انکے اخلاص کی وجہ سے۔

-☆-

اس امت کا ضعیف جو دنیاوی کروفر سے بے نیاز ہو چکا ہے عبادت الٰہی اس کے رگ وریشہ میں یوں سمائی ہے کہ اسے غیر کا خیال تک نہیں رہتا۔ وہ دنیا داروں سے راہ ورسم نہیں رکھتا اس لیئے وہ دنیاوی قوت سے تہی دامن ضعیف ہوتا ہے۔ لیکن وہ عنداللہ ضعیف نہیں وجیہہ ہے۔ اس کی دعا میں بڑا اثر ہے اس کی دعا تقدیر بدل دیتی ہے اس کی دل سے مانگی ہوئی دعا کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔ اسکی صلاۃ اسکی بندگی اپنی الگ شان رکھتی ہے وہ بندگی کے کیف میں یوں مست ہوتا ہے کہ دنیا کی ہر لذت اس کے سامنے بے کیف ہوتی ہے اور اس عارضی جہاں کے پردے کو چیر کر اللہ ذوالجلال والاکرام کی بارگاہ میں حاضری دیتا ہے وہ سب سے کٹ کر اس کا ہو جاتا ہے اور جو اللہ کا ہو جائے اللہ تعالیٰ پھر اس کا ہو جاتا ہے۔

ایسے ضعیف کے پاس دنیا کی قوت نہیں لیکن اخلاص کی قوت ہے جس کے سامنے عارضی قوتیں ہیچ ہیں۔ وہ پیکر اخلاص جس طرف بھی توجہ کرتا ہے اللہ کی رحمتیں اس طرف متوجہ ہو جاتی ہیں۔ ایسے ضعیف کا وجود ایک کمزور وجود نہیں بلکہ یہ برکات سے لبریز ہے۔ اتنا برکات سے لبریز ہے کہ پوری امت محمدیہ علیٰ صاحبھا افضل الصلوات واکمل التحیات فیض یاب ہوتی ہے۔ اگر امت پر کوئی مشکل وقت آجائے تو اسی ضعیف سے مدد لی جاتی ہے۔ امت پر ابتلاء کے وقت اھل اسلام انہیں اھل اللہ کے آستانوں پر حاضری دیا کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کے آستانے اللہ کی مدد ورحمت سے لبریز ہوا کرتے

Marfat.com

ہیں اور یہ وہ مراکز ہیں جہاں مخلوق خدا کو خیرات ملا کرتی ہے۔

عارف باللہ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ سرزمین خرقان میں عرفان خداوندی کی دولت تقسیم کر رہے تھے آپ کے آستانہ پر مخلوق خدا حاضر ہوتی تھی اور وعدہ الٰہی بزبان خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِنَّمَا یَنْصُرُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ بِضَعِیْفِهَا.

بیشک اللہ تعالیٰ اس امت کے ضعیف کی وجہ سے اس امت کی مدد فرماتا ہے۔

پورا ہو رہا تھا کہ بادشاہِ وقت سلطان محمود غزنوی حاضر خدمت ہوا اس نے ملاقات کے اختتام پر کہا:

حضور! مجھے کچھ نصیحت کیجئے۔

تو حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا چار چیزیں اختیار کرو۔

۱۔ پرہیزگاری ۲۔ باجماعت نماز

۳۔ سخاوت ۴۔ خلق خدا پر شفقت

حضرت خواجہ کی یہ نصیحت آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے۔

پھر سلطان محمود نے عرض کی حضور! مجھے کوئی یادگار عطا کیجئے تو حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا پیرہن عطا فرمایا۔ جب سلطان محمود واپس ہوا تو شیخ اس کی تعظیم کو اٹھے۔ سلطان نے کہا جس وقت میں آیا تو آپ نے کچھ التفات نہ فرمایا اور اب آپ کھڑے ہو گئے ہیں۔

حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

تو بادشاہی کی رعونت اور امتحان کی نخوت میں آیا تھا اور اب انکساری و درویشی میں جاتا ہے اس لیے پہلے تیری بادشاہی کیلئے نہ اٹھا اب تیری درویشی کیلئے کھڑا ہوا ہوں۔ غرض سلطان وہاں سے چلا گیا۔

جب سومنات پر چڑھائی کی اور شکست کھانے لگا تو اضطراب کی حالت میں ایک گوشہ میں

Marfat.com

اترااور حضرت خواجہ ابوالحسن کے پیرہن مبارک کو ہاتھ میں لیکر اپنی پیشانی زمین پر رکھ دی اور اللہ کی بارگاہ میں دعا کی:

الٰہی بآ بروئے ایں خرقہ مرا بریں کفار ظفر دہ کہ ہر چہ از ینجا غنیمت بگیرم بدرویشان بدہم۔

اے اللہ! اس خرقہ مبارکہ کی آبرو کے صدقے مجھے ان کافروں پر فتح عطا فرما میں یہاں سے جو غنیمت لوں گا درویشوں میں تقسیم کردوں گا۔

جب سلطان نے خواجہ کے پیرہن کا واسطہ دیکر آپ کے خرقہ کے وسیلہ سے دعا کی تو فوراً وعدہ الٰہی بزبان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"اِنَّمَا یَنْصُرُ اللّٰہُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ بِضَعِیْفِھَا بِدَعْوَتِھِمْ وَصَلَاتِھِمْ وَاِخْلَاصِھِمْ"

"بیشک اللہ تعالیٰ اس امت کی اس کے ضعفا کے وسیلہ سے مدد ونصرت فرماتا ہے انکی دعا انکی صلاۃ انکے اخلاص کی وجہ سے"

کا عملی اظہار ہوا۔ ناگاہ کفار کی طرف سے رعد وظلمت ایسی نمودار ہوئی کہ انہوں نے ایک دوسرے کو تہ تیغ کیا اور بہت سے پراگندہ ہو گئے۔ اس طرح لشکر اسلام کو فتح نصیب ہوئی۔

اسی رات سلطان محمود نے خواب میں دیکھا کہ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے ہیں:

اے محمود! تو نے ہمارے خرقہ کی آبرو ضائع کردی اگر تو اس وقت خدا تعالیٰ سے دعا کرتا کہ یہ تمام کفار مسلمان ہو جائیں تو یہ سب مسلمان ہو جاتے اور انکی زبانیں فوراً کلمہ طیبہ

لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

کا ورد کردیتی۔[1]

(1) تذکرہ مشائخ نقشبندیہ ۶۱، ۶۲

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِكُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

کہ میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

مجھے اپنے ضعفاء میں تلاش کرو کیونکہ تمہارے ضعفاء کی وجہ سے تمہیں رزق دیا جاتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے

-☆-

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	(۷۷۹)	۴۰۹-۲	قال الالبانی صحیح
مشکوۃ المصابیح	(۳۸۷۳)	۵۷-۴	
مشکوۃ المصابیح	(۵۱۷۴)	۳۴-۵	
صحیح سنن النسائی	(۳۱۷۵)	۳۹۹-۲	قال الالبانی صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۳۲۰۶)	۲۴۹-۳	قال الالبانی صحیح
صحیح الجامع الصغیر	(۴۱)	۷۹-۱	قال الالبانی صحیح

Marfat.com

اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ :

اے اھل ایمان تم مجھے اپنے ضعفاء میں تلاش کرو۔

ہر مومن کی خواہش وتمنا ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پالے، اسے حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت نصیب ہو۔ یہ وہ سرمایہ ہے جس کے مقابل تمام دولتیں ہیچ ہیں۔ جسے اس جہاں میں اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مل جائیں وہ بڑے نصیبوں والا ہے۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے تلاش کرنے کا حکم دیا ہے۔ وہ ایمان والا سعادتوں سے لبریز ہے جو جستجوئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لگا رہتا ہے جوئندہ یابندہ تلاش کرنے والا آخر کبھی نہ کبھی پالیا کرتا ہے۔

ضعیف وہ لوگ ہیں جو اس دنیا میں رہتے ہوئے متاع دنیا سے کنارہ کش عالم رنگ وبو میں ہوتے ہوئے اس کی رنگینیوں سے اعراض برتتے ہیں۔ حاکمان وقت کی قوت سے دور بہت دور اپنے ہی جہاں میں شاداں وفرحاں ہیں۔ انہوں نے نفس کی قوت کو زائل کر دیا۔ وہ لوگوں کی نظروں میں دنیا داروں کے خیال میں ضعیف وناتواں ہیں۔ لیکن وہ عنداللہ وجیہہ ہیں۔ یہ ضعفاء اخلاص کی دولت سے لبریز ہیں۔ ان کا مطمع نظر اللہ الکریم کی رضا وخوشنودی ہے۔ یہ پیکر صدق وصفا دنیاوی قوتوں اور طاقتوں سے تہی دامن ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے پاس ربانی قوت ہوا کرتی ہے۔ ان کے پاس دنیا داروں

جامع الاصول	(۲_۹۰)	۶۱۲-۴	
السنن الکبریٰ للنسائی	(۴۳_۳)	۳۰۵-۴	
صحیح سنن الترمذی	(۱_۰۲)	۲۵۶-۲	قال الالبانی صحیح
صحیح سنن ابی داود	(۲۳۳۵)	۳۴۵-۷	قال المحقق صحیح
صحیح سنن ابی داود	(۲۵۹۴)	۱۲۰-۲	قال الالبانی صحیح
مسند الامام احمد	(۲۱۶۲۸)	۷۷-۱۶	قال حمزہ احمد الزین صحیح
صحیح ابن حبان	(۴_۶۷)	۸۵-۱۱	قال شعیب الارنؤوط صحیح
المستدرک للحاکم	(۲۵۰۹)	۹۴۳-۳	قال الحاکم صحیح
المستدرک للحاکم	(۲۶۴۱)	۹۹۰-۳	قال الحاکم صحیح

Marfat.com

کا جھمگھٹا نہیں ہوتا نہ احباب ثروت کی آمد ورفت ہوتی ہے بلکہ ان کے پاس اگر کوئی ہے تو وہ ساری کائنات کے ہادی ورہبر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار ہیں۔ یہ اگر کسی بند کمرے میں بیٹھے ہیں تو انہیں تنہا نہ سمجھا جائے اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصی نظر کرم ان پر ہے۔

پوچھئے حضرت امام غزالی سے کہ ان پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم کس درجہ ہے اور اگر کوئی تلاش کرنے والا غزالی جیسے ضعیف آدمی کے پاس پہنچ جائے تو یقیناً اسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری نصیب ہوگی۔

حضرت امام غزالی حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے جب اپنی شہرۂ آفاق کتاب "**احیاء العلوم الدین**" تحریر فرمائی تو حاسدین نے ایک طوفان کھڑا کر دیا اور امام غزالی کے بے دین ہونے کا فتویٰ صادر کر دیا اور فتویٰ دیا کہ غزالی کی احیاء العلوم چوراہے میں رکھ کر نذر آتش کر دی جائے۔

امام غزالی جس کا ہر قدم رضائے الٰہی کے لیے تھا جس کی احیاء العلوم کی ہر سطر خالق ومالک کی رضا کی خاطر لکھی گئی تھی۔ اس پر یہ فتویٰ غزالی علیہ الرحمۃ کا دل دُکھا، دل ٹوٹا، رات سوئے تو وہ ہستی تشریف لائی جس نے فرمایا ہے:

اِبۡغُوۡنِیۡ فِیۡ ضُعَفَائِکُمۡ

مجھے اپنے ضعفاء میں تلاش کرو۔

آج ایک ضعیف لیکن عند اللہ وجیہہ کی دلجوئی کر رہے ہیں۔

غزالی روتے ہوئے عرض کر رہے ہیں یارسول اللہ! میں نے اللہ کی رضا کیلئے اور دین حق کی سربلندی کیلئے شریعت مطہرہ پر چلتے ہوئے کتاب لکھی لیکن فتویٰ لگا کہ اسے نذر آتش کر دیا جائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جلال میں فرمایا: کس نے فتویٰ لگایا؟

عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فلاں نے فتویٰ لگایا۔

Marfat.com

اسے بارگاہ خیر الوریٰ میں حاضر کیا گیا اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

اسے سزا دو! حضور عمر رضی اللہ عنہ نے اسے لٹا کر درّے لگائے۔

امام غزالی کی آنکھ کھلی تو دل مطمئن تھا کہ جس ہستی کو راضی کرنے کیلئے کتاب لکھی ہے۔ وہ راضی ہے مجھے کسی اور کی کیا پرواہ ادھر جس نے فتویٰ لگایا اس نے صبح توبہ کی اعلان کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دل احیاء العلوم کی طرف مائل کر دیے۔

اس فتویٰ لگانے والے کا دس سال بعد جب انتقال ہوا غسل دینے کیلئے جب اسکی قمیص اتاری گئی تو اس کے جسم پر اس وقت بھی درّوں کے نشانات موجود تھے۔

غزالی کو ضعیف و کمتر سمجھنے والا غزالی کے صحیح مرتبہ کا ادراک نہ کر سکا کہ یہ وہ ضعیف ہے جسے بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری نصیب ہے۔

اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ.

دور کیا جانا ہے پاکستان کے شہر قصور چلئے! شہر قصور سے باہر قبرستان میں ایک بڑا گنبد نظر آتا ہے۔ یہ مردِ حق آگاہ عارف باللہ حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری دائم الحضوری رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پر انوار ہے۔

اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ کی تفسیر یوں ہوئی کہ

حضرت خواجہ ایک دن عشق نبوی میں بے تاب ہو گئے اور گھر کے ایک کمرے میں رو رو کر اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد کر رہے ہیں اور کرم کی درخواست کر رہے ہیں کہ اچانک انہیں یوں محسوس ہوا کہ ان کے مکان کی دیوار ختم ہو گئی ہے، آہستہ آہستہ تمام دوریاں مٹ رہی ہیں، بڑے بڑے شہر دریا و صحرا جنگلات و پہاڑوں کا سلسلہ سب ختم ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ قصور اپنے گھر بیٹھے انہیں گنبد خضرا نظر آ جاتا ہے۔ پھر سنہری جالیوں سے نور نکلتا نظر آیا وہ نور آسمان پر پھیلتا چلا گیا۔ یہ قافلہ نور انکی طرف بڑھ رہا ہے۔ وہ حیرت و مسرت کے ملے جلے جذبات سے یہ سب کچھ دیکھ رہے ہیں۔

Marfat.com

انہیں خبر اس وقت ہوئی جب انکے گھر کی ہر اینٹ کہتی تھی:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ!

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کمال شفقت سے فرمایا:

اے غلام محی الدین کیوں روتے ہو؟ عرض کی یارسول اللہ روتا ہوں تو آپ کے فراق میں روتا ہوں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا:

اے غلام محی الدین! آج کے بعد جب تیرا جی چاہے کہ تو میرا دیدار کرے تو اس کمرے میں آجایا کرنا تجھے میرا دیدار ہو جایا کرے گا۔

تاریخ گواہ ہے اس دن کے بعد حضرت خواجہ کو دن میں ایک مرتبہ دیدار کی تمنا ہوتی یا دس مرتبہ جب بھی وہ اس کمرے میں داخل ہوتے تو سامنے جلوہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظر آتا۔

اس سعادت عظمیٰ کی بنا پر آپ کو خواجہ غلام محی الدین دائم الحضوری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔

اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ مجھے اپنے ضعفا میں تلاش کرو۔

جسے بھی تڑپ ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پالے تو اسے چاہیے کہ وہ کسی خواجہ غلام محی الدین دائم الحضوری کی بارگاہ میں حاضر ہو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم سے سرفراز فرمائے۔

اِنَّمَاتُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِکُمْ:

رزق دینے والا اللہ تعالیٰ ہے وہ جسے چاہے رزق عطا فرماتا ہے۔ دشمن کے مقابل فتح ونصرت بھی اللہ عطا کرتا ہے۔ وہ جسے چاہے نصرت سے سرفراز فرماتا ہے۔ یہ رزق یہ فتح نصرت دینے والا اللہ ہے۔ لیکن بے وسیلہ عطا نہیں فرماتا بلکہ یہ ضعفاء کے وسیلہ سے عطا فرماتا ہے۔ یہ وہی سعید لوگ ہیں کہ دنیا کے بوجھ سے ہلکے اور دنیاوی طاقتوں سے دامن چھڑائے فقط ربانی اعانت وطاقت پر بھروسہ کیے ہوئے ہیں۔ ان کے اخلاص، انکی للہیت، انکی صلوات، انکی تسبیحات، انکی مناجاتیں اور انکی دعائیں اہل

Marfat.com

ایمان کی مدد و معاون ہیں اور انکی دستگیری کرتی ہیں۔

جہاں کہیں رزق کے دروازے بند ہو جاتے ہیں ان اھل اللہ میں سے کوئی بارگاہ ذو الجلال میں عرض کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی شانِ بے نیازی کے باوجود انکی التجا رد نہیں کرتا بلکہ رزق کے دروازے کھول دیتا ہے اور مخلوق خدا راحت و آرام پاتی ہے۔

رزق کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ حسی رزق

۲۔ معنوی رزق

حسی رزق یہ کھانے پینے اور پہننے کی چیزیں ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کافر و مسلم سب کو دیتا ہے۔ اس میں اپنے اور بیگانے میں کوئی تخصیص نہیں یہ اس کا فضل ہے جس سے بلا استثناء سب سیراب ہو رہے ہیں لیکن

معنوی رزق علم وحکمت ،زھد وورع ،اخلاص وللّٰہیت ،صلاۃ وصوم کی پابندی ،غرباء ومساکین کی لوجہ اللہ دلجوئی ، یہ سب کچھ صرف اور صرف اھل ایمان کیلئے ہے۔ تقویٰ وطھارت کی دولت صرف مومن ومسلم کیلئے ہے۔ یہ معنوی رزق اللہ تعالیٰ ان ضعفاء کے وسیلہ سے عطا فرماتا ہے۔ ان اھل اللہ کے توسل سے کرم ہوتا ہے۔

اگر کسی کو صلاۃ وصوم کی توفیق ملی ہے زھد وورع سے آراستہ ہے ذکر الٰہی اس کی غذا ہے تو یہ مت سمجھے کہ اس کا ذاتی کمال ہے اور کسی کے وسیلہ کے بغیر ہو گیا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ یہ سارا کرم ان گدڑی پوشوں کی وجہ سے ہے جن کا وجود اہل ایمان کیلئے نعمت عظمیٰ ہے اور جنکی صحبت کیمیا اثر ہے کہ جو کھوٹا بھی ان سے مس ہوا چند دن انکی صحبت میں رہا اس کا باطن بھی اجلا و مصفّٰی ہو گیا۔

اِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِکُمْ.

تمہاری مدد و اعانت کی جاتی ہے اور تم پر رزق کے دروازے کشادہ کیے جاتے ہیں تو ان

Marfat.com

ضعفاء کی وجہ سے۔ یہی وہ پیکر اخلاص اہل اللہ ہیں جن کا وجود فتح ونصرت کا بھی ضامن ہے۔

ظاہری دشمن کے مقابل فتح اور چیز ہے اور حقیقی دشمن کے مقابل فتح اور چیز ہے۔ کامیاب وکامران وہی ہے جو اس رزم گاہ حیات میں شیطان کے داؤ پیچ سے محفوظ رہا۔ اس کا شیطان سے بچ جانا یہ اس کا کمال نہیں بلکہ یہ کسی اللہ والے کی نظر کرم کا کمال ہے۔ اس ضعیف کا کمال ہے جو عنداللہ وجیہہ ہے۔ اسکی ایک نظر شیطانی قلعوں کو مسمار کردیتی ہے اور رحمانی انوار سے باطن کو منور ومعطر کردیتی ہے۔

-☆-

Marfat.com

رحمتِ الٰہی سے لبریز

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ:
اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَۃٌ،مَلْعُوْنٌ مَافِیْھَا اِلَّامَا ابْتُغِیَ بِہٖ وَجْہُ اللّٰہِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دنیا ملعون ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ بھی ملعون ہے سوائے اس عمل کے جس کے کرنے میں مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا ہو۔

☆

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی اخلاص وللّٰہیت کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔

مجمع الزوائد	(۱۔۲۵۹)	۱۰۔۲۶۱	
الترغیب والترہیب	(۱۰)	۱۔۲۱	قال المحقق حسن
صحیح الترغیب والترہیب	(۹)	۱۔۱۰	قال الالبانی صحیح

Marfat.com

لیکن یہ جلال بھرے الفاظ ہم سب کو جھنجھوڑنے کیلئے کافی ہیں۔ جس دنیا سے ہم محبت کر رہے ہیں اور جس کے حصول میں حلال وحرام کی تمیز ختم ہوگئی ہے۔ جس کی طلب میں اوامر الٰہیہ کو فراموش کر دیا گیا ہے اور نواھی کو کوئی اہمیت نہیں دی جارہی وہ دنیا ملعون ہے۔

کیا اس لفظ ملعون سے بڑھ کر کوئی ایسا لفظ ہے جو اس کی قباحت کو ظاہر کرے۔

اللہ کے پیارے حبیب امت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں اگر اس دنیا اور متاع دنیا کا ایمان والوں کیلئے کوئی فائدہ ہوتا تو آپ ہرگز یہ لفظ استعمال نہ فرماتے۔ اس لفظ کا استعمال بتاتا ہے کہ دنیا اس قابل نہیں کہ اھل ایمان اسے منہ لگائیں۔ اھل ایمان تو ذات الٰہی کے طلب گار ہوا کرتے ہیں۔ خالق و مالک کی رضا کو چاہنے والے اور اس کی مرضی پر قربان ہونے والے ہیں۔ انہیں محبت ہے تو ہر اس چیز سے جس سے ان کا خالق و مالک راضی ہو جائے اور اس کا پیارا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوید رضا عطا کر دے۔

ہاں اللہ ذوالجلال والاکرام کو وہی کام پسند ہے جو اس کیلئے ہو بندہ مومن کو اپنے تمام احوال اپنے افعال و کردار کو درست کرنا چاہیے۔ اسکے معاملات اس کا کاروبار اسکی عادات اسکا برتاؤ، اسکی محبتیں، اسکی چاہتیں، اس کی نفرتیں، اسکی ناپسندیدگیاں یہ سب کچھ اللہ الواحد کیلئے ہونا چاہیے۔

-☆-

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی نظرِ کرم میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:
اِنَّ اللّٰهَ لَایَنْظُرُ اِلٰی اَجْسَامِکُمْ وَلَا اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الترغیب والترہیب	(۱۹)	۲۵-۱	قال المحقق صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۱۵)	۱۰۹-۱	قال الالبانی صحیح
صحیح مسلم	(۲۵۶۴)	۱۹۸۶-۴	
مصابیح السنۃ	(۳۰۹۷)	۴۴۷-۳	
جامع الاصول	(۴۷۳۱)	۶۲۷-۵	
مجمع الزوائد	(۱۷۱۷۱)	۴۰۰-۱۰	
مسند الامام احمد	(۷۸۱۴)	۲۹۵-۷	قال احمد شاکر صحیح
مسند الامام احمد	(۱۰۹۰۲)	۲۱۷-۹	قال حمزۃ احمد الزین صحیح
سنن ابن ماجہ	(۴۱۴۳)	۳۹۵-۴	قال المحقق صحیح
صحیح سنن ابن ماجہ	(۳۳۵۹)	۳۵۶-۳	قال الالبانی صحیح
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	(۲۶۵۶)	۳۲۸-۲	
صحیح الجامع الصغیر	(۱۸۶۲)	۳۹۰-۱	قال الالبانی صحیح
مشکوۃ المصابیح	(۵۳۱۴)	۲۰-۵	
صحیح ابن حبان	(۳۹۴)	۱۱۹-۲ قال المحقق صحیح	

Marfat.com

نے ارشاد فرمایا:

بیشک اللہ تعالیٰ (صرف) تمہارے جسموں اور تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا لیکن وہ تمہارے قلوب کو دیکھتا ہے۔

-☆-

اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں کسی کے برگزیدہ ہونے کا معیار اس کی جسمانی ساخت نہیں کہ جس کا جسم عمدہ ہے، جو خوش شکل ہے یا جس کی رنگت چمکدار ہے یا جس کے اعضا مناسب ہیں وہ اللہ تعالیٰ کا پیارا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مقرب ومحبوب وہ ہے جس کا دل اچھا ہے۔ جو نیت صالح رکھتا ہے، اس کا اٹھنا، اسکا بیٹھنا، اس کا چلنا، پھرنا، اس کی عبادات، اسکے معاملات اس کا لین دین سب اخلاص پر مبنی ہے۔

دنیا میں بڑے بڑے حسین ہوئے ہیں اور کوئی زمانہ حسینوں سے خالی نہیں۔ بڑے بڑے زورآور اور طاقت والے ہوئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں صرف اسی بنا پر ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہی محبوب ہے جو اچھے دل والا ہے جو حسنِ نیت کی سعادت سے لبریز ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنظُرُ اِلَی أَجسَامِکُم وَلَا اِلٰی صُوَرِکُم وَلٰکِن یَّنظُرُ اِلٰی قُلُوبِکُم.

اللہ نہ تمہارے جسموں کو دیکھتا ہے اور نہ تمہاری صورتوں کو دیکھتا ہے لیکن وہ تمہارے قلوب اور تمہاری نیات کو دیکھتا ہے۔

کسی کے ظاہری اعمال چاہے جتنے بھی اچھے ہوں جب تک اخلاص نہ ہوگا ان ظاہری اعمال کی کوئی حیثیت نہیں۔ روح کے بغیر جسم مردہ ہوا کرتا ہے لوگ اس جسم کو قبرستان چھوڑ آتے ہیں اور جس عمل میں حسنِ نیت نہ ہو وہ عمل بے جان ہے۔ اس کا ٹھکانا کچھ اور ہوگا اللہ کی رضا کی جگہ جنت اسکا ٹھکانہ نہیں۔

اے اہل ایمان! آیئے اپنے اعمال کے ساتھ اپنی نیت بھی درست کریں۔ ظاہر کے ساتھ

Marfat.com

باطن کو اجلا بنالیں کیونکہ ہمارا خالق و مالک ہمارے باطن کو دیکھتا ہے۔

آج ظاہر بیماری کا شکار ہو جائے جسم کو کوئی مرض لگ جائے ہم فوراً ڈاکٹر یا طبیب سے رجوع کرتے ہیں جو ہمارا علاج کرتا ہے، دوائی تجویز کرتا ہے، پرہیز بتاتا ہے، ہم اس کی ہدایات پر عمل کرتے ہیں کہ ہمیں شفامل جائے۔ اور اسکی ہدایات کو نظر انداز نہیں کرتے کہ کہیں مرض طویل نہ ہو جائے اور وبال جان نہ بن جائے۔

اسی طرح ہماری روح ہمارا قلب بھی بیماری کا شکار ہوتا ہے لیکن صد افسوس کہ ہمیں اسکی بیماری کا احساس تک نہیں ہوتا اور نہ اسکے علاج و معالجہ کی فکر ہوتی ہے ہاں جیسے جسم کے علاج کیلئے طبیب موجود ہیں اسی طرح قلب و روح کے علاج کیلئے بھی اطباء موجود ہیں۔ ہمیں ان کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ انکی ہدایات پر عمل کرنا چاہیے۔ جو نسخہ بتائیں اس پر عمل کرنا چاہیے۔ اور جس چیز سے پرہیز بتائیں اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔

کہیں ایسا نہ ہو کہ غفلت کی بنا پر بیماری طویل ہو جائے اور خطرناک صورت اختیار کر جائے اور دیکھتے ہی دیکھتے روح کی موت واقع ہو جائے اور بدنصیبی کی اتھاہ گہرائیوں میں چلے جائیں۔

آیئے اس خطرناک صورت سے پہلے سنبھل جائیں اور قلب و روح کو درست کرنے کی فکر کریں کیونکہ ہمارا خالق و مالک ظاہر کو نہیں قلب کو دیکھتا ہے اس کے ہاں وہی اچھا ہے جس کے قلب و روح اچھے ہیں۔

-☆-

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا محبوب

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:
اِنَّ رَجُلاً زَارَاَخًالَّهٗ فِیْ قَرْيَةٍ اُخْرٰى، فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهٗ عَلٰى مَدْرَجَتِهٖ مَلَكاً. فَلَمَّااَتٰى عَلَيْهِ قَالَ: اَيْنَ تُرِيْدُ؟قَالَ: اُرِيْدُ اَخاًلِّیْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ. قَالَ هَلْ لَکَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟قَالَ: لَاغَيْرَ اِنِّیْ اَحْبَبْتُهٗ فِی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ. قَالَ: فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْکَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْاَحَبَّکَ كَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِيْهِ.

الترغیب والترہیب	(۴۴۳۶)	۶۰۵-۳	قال المحقق صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۲۵۷۷)	۶۸۹-۲	قال الالبانی صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۳۰۱۷)	۱۶۰-۳	قال الالبانی صحیح
صحیح مسلم	(۲۵۶۷)	۱۹۸۷-۴	
صحیح مسلم	(۶۵۴۹)	۱۷۸-۴	
جامع الاصول	(۴۷۸۲)	۶۳۹-۵	قال المحقق صحیح
مسند الامام احمد	(۹۲۶۲)	۱۶۴-۹	قال حمزہ احمد الزین صحیح
مسند الامام احمد	(۷۹۰۶)	۱۳۳-۸	قال احمد محمد شاکر صحیح
مسند الامام احمد	(۱۰۱۹۸)	۴۲۶-۹	قال حمزہ احمد الزین صحیح
مسند الامام احمد	(۱۰۵۴۹)	۳۱۴-۹	قال حمزہ احمد الزین صحیح
مشکاۃ المصابیح	(۴۹۳۵)	۴۲۷-۳	
صحیح ابن حبان	(۵۷۲)	۳۳۱-۲	قال شعیب الارنووط صحیح علی شرط مسلم
صحیح الجامع الصغیر	(۳۵۶۷)	۶۶۷-۱	قال الالبانی صحیح

Marfat.com

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایک آدمی اپنے ایک بھائی سے ملنے کے لئے دوسری بستی گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی گزرگاہ میں ایک فرشتہ اس کے انتظار میں مقرر فرمادیا۔ جب اس آدمی کا اس فرشتہ کے قریب سے گزر ہوا تو فرشتے نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟

تو اس نے جواباً کہا: اس بستی میں میرا ایک بھائی ہے اس سے ملنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔

فرشتے نے پھر پوچھا؟ کیا تیرا اس پر کوئی احسان ہے جسے تو مکمل کرنا چاہتا ہے؟

اس نے کہا: ایسی کوئی وجہ نہیں۔ میرے اس سے ملنے کا سبب سوائے اس کے کچھ نہیں کہ میں اس سے صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرتا ہوں۔

تب اس فرشتہ نے کہا: میں آپ کی طرف اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا فرشتہ ہوں اور یہ پیغام ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سے محبت کرتا ہے جیسے آپ اپنے بھائی سے اللہ کی رضا کے لئے محبت کرتے ہیں۔

-☆-

اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے بے شمار لیکن اس آدمی کی قسمت پر قربان جائیں جس سے خود اللہ محبت کرتا ہے۔

اللہ اس سے محبت کرتا ہے جس کی ہر نیک کام میں نیت اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے بلکہ اگر وہ کسی سے ملنے کے لئے بھی جاتا ہے تو اس ملاقات میں اس کی نیت اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہر مسلم بھائی کو یہی سوچ عطا فرمائے اور اس کی نیتوں کا قبلہ اللہ تعالیٰ اپنی رضا بنائے۔

-☆-

Marfat.com

حشر ونشر نیتوں پر

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:
اِنَّمَا یُبْعَثُ النَّاسُ عَلٰی نِیَّاتِهِمْ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک قیامت کے دن لوگوں کو انکی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

-☆-

صحیح سنن ابن ماجه	(۴۳۰۵)	۳۷۷-۳	قال الالبانی صحیح
سنن ابن ماجه	(۴۲۲۹)	۵۲۴-۴	قال المحقق صحیح
مسند الامام احمد	(۹۰۶۶)	۱۰۱-۹	قال حمزہ احمد الزین صحیح
الترغیب والترہیب	(۱۷)	۶۵-۱	قال المحقق صحیح
صحیح الجامع الصغیر	(۲۳۷۹)	۴۶۸-۱	قال الالبانی حسن
صحیح الترغیب والترہیب	(۱۳)	۱۰۹-۱	قال الالبانی صحیح

Marfat.com

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی نِیَّاتِهِمْ.

ترجمة الحديث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن لوگوں کو انکی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

-☆-

اے مسلم بھائی!

کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ اپنے حسن نیت کے سبب قیامت کے دن ظلِ الٰہی کے سایہ کے مزے لے رہے ہوں اور ہم نیت نیک نہ ہونے کی وجہ سے اللہ کی گرفت میں ہوں۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا بِجَاہِ مَنْ بَعَثْتَہٗ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ.

ہر کام میں نیت خالص کرنے والے اور اللہ کی رضا تلاش کرنے والے کتنے فیروز بخت ہیں۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	(۱۰۴۲)	۱۳۳۵-۱	قال البانی صحیح
صحیح سنن ابن ماجہ	(۳۴۰۲)	۴۰۰-۳	قال البانی صحیح
سنن ابن ماجہ	(۴۲۳۰)	۵۲۵-۴	قال المحقق صحیح
صحیح مسلم	(۲۹ـ۹)	۲۲۰۶-۴	
الترغیب والترہیب	(۱ـ)	۲۵-۱	قال المحقق صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۱۴)	۱۰۹-۱	قال البانی صحیح

Marfat.com

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ:
يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَإِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ.
قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيْهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ. قَالَ:
يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ.

ترجمة الحديث:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایک لشکر کعبۃ پر چڑھائی کرنے کیلئے نکلے گا جب وہ بیداء (چٹیل میدان) میں پہنچے گا تو اس کے اول و آخر (تمام شرکاء) کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے عرض کی:

یارسول اللہ! اس لشکر کے اول و آخر (سب کو) کیسے زمین میں دھنسایا جائے گا حالانکہ ان میں وہ لوگ بھی ہوں گے جنہیں جبراً لایا جائے گا۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صحیح البخاری	(۲۱۱۸)	۲-۶۳۰	
صحیح مسلم	(۲۸۸۴)	۴-۲۲۱۰	
صحیح الجامع الصغیر	(۸۱۱۴)	۲-۱۳۴۸	قال الالبانی صحیح
الترغیب والترہیب	(۱۶)	۱-۶۴	قال المحقق صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۱۱)	۱-۱۰۸	قال الالبانی صحیح
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	(۱۶۲۲)	۴-۱۵۷	
مشکاۃ المصابیح	(۲۶۵۲)	۳-۱۱۶	قال الالبانی متفق علیہ
صحیح ابن حبان	(۶۷۵۵)	۱۵-۱۵۵	قال شعیب الارنووط صحیح علی شرط مسلم
سنن ابن ماجہ	(۴۰۶۳)	۴-۴۳۴	قال المحقق صحیح
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	(۲۴۳۲)	۵-۵۵۸	

Marfat.com

ان کے اول و آخر (سب کو) زمین میں دھنسا دیا جائے گا لیکن قیامت کے دن انہیں انکی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

-☆-

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ نبوت قیامت تک آنے والے تمام واقعات کا مشاہدہ کررہی ہے۔ انہیں مشاہدات میں سے ایک وقوعہ کا ذکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ سے کردیا۔

ایک لشکر کعبہ مکرمہ پر حملہ کی خاطر نکلے گا۔ یہ برے ارادہ سے نکلنے والا لشکر جب ایک چٹیل میدان میں پہنچے گا تو لشکر کے تمام شرکاء کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سوچا یہ بری نیت سے نکلنے والا لشکر جس کے اول و آخر سب کو زمین میں دہنسا دیا جائے گا۔ پورے کا پورا لشکر اتنا بدنصیب نہیں ہوسکتا کہ کعبہ مکرمہ کو منہدم کرنے نکل کھڑا ہو۔ یقیناً اس لشکر میں ایسے لوگ بھی ہونگے جنہیں ان کی مرضی کے خلاف شامل کیا جائے گا۔ وہ جبر کے ہاتھوں مجبور ہو کر نکلے ہوں گے ان کا جرم اتنا بڑا نہیں جتنا اس لشکر کو ترتیب دینے والوں کا ہے۔ اس پر انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کردی یارسول اللہ! سب کو کیونکر زمین میں دہنسایا جائے گا جبکہ ان کا جرم ایک جیسا نہیں؟ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

زمین میں دہنسایا تو سارے لشکر کو جائے گا لیکن قیامت کے دن ان کو انکی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

ایک آدمی کو کسی غلط کام کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے اس کی نیت وہ کام کرنے کی نہیں بلکہ وہ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے ڈر بھی رہا ہے تو یاد رکھیئے یہ نیت اس کی رائیگاں نہیں جائے گی بلکہ اس کا کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوگا۔

کعبہ مشرفہ کو منہدم کرنے کیلئے نکلنا بہت بڑا گناہ ہے اور ایسا کوئی کافر ہی کرسکتا ہے بلکہ وہ

Marfat.com

بدنصیب کر سکتا ہے جو کفر میں بھی حدود کو پھلانگ گیا ہو۔ ایسی صورت میں وہ اپنے ساتھ جبراً کسی مسلم کو لے جاتا ہے۔ اس صحبت کا اثر اسی مسلم پر تو ہوا کہ ظاہراً جو سزا کافر کو ملی وہی ایک مسلم کو بھی ملی۔ زمین میں اگر کافر دھنسائے گئے تو ان کے ساتھ صحبت بد کی وجہ سے مسلم بھی دھنسا دیئے گئے۔ لیکن ایک مسلم کی نیت اسے دائمی وابدی عذاب سے بچالے گی۔ یہ دائمی عذاب سے بچنا نیت کی وجہ سے ہے۔ جنکی نیتیں صحیح ہیں اگر چہ بظاہران سے کوئی غلط کام سرزد ہو جائے تو اس کام کی سزا کے بعد آخر نیت کی وجہ سے چھٹکارا ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر اھل ایمان کو اپنے حفظ وامان میں رکھے۔

-☆-

Marfat.com

ظلِّ الٰہی میں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ:
اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ: اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ اُظِلُّھُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صحیح الجامع الصغیر	(۱۹۱۵)	۱-۳۶۹	قال الالبانی صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۳۰۱۱)	۳-۱۵۹	قال الالبانی صحیح
الترغیب والترہیب	(۴۴۲۹)	۳-۲۰۲	قال محقق صحیح
صحیح مسلم	(۲۵۶۶)	۴-۱۹۸۸	
مشکاۃ المصابیح	([illegible])	[illegible]	
صحیح ابن حبان	(۵۷۴)	۲-۳۳۴	قال شعیب [illegible] صحیح
مسند الامام احمد	(۱۰۷۳۲)	۹-۵۲۴	قال حمزہ احمد الزین صحیح
المعجم الکبیر للطبرانی	(۱۳۳،۱۳۵،۱۳۴،۱۳۶،۱۳۹)	۲۰-۱	
مسند الامام احمد	(۷۲۳۰)	[illegible]	قال احمد شاکر صحیح
مسند الامام احمد	(۱۰۸۵۲)	۹-۲۰۱	قال حمزہ احمد الزین صحیح

Marfat.com

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا میرے جلال وعظمت کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ میں انہیں اپنے سایہ میں بٹھاؤں گا آج میرے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہے۔

-☆-

آج ہر آدمی کسی نہ کسی سے محبت کرتا ہے۔ ہر سینہ میں کسی نہ کسی کی چاہت کا چراغ فروزاں ہے۔

کاش!

مسلم بھائی محبت کرنے سے پہلے نیت کو صحیح کرلے اگر نیت صرف اللہ کی رضا ہو تو وہ مسلم بھائی چلتا پھرتا جنتی ہے اور قیامت کے دن اس کی عزت قابل دید ہوگی۔

نفسی نفسی کا عالم، رشتہ داریاں اور تعلقات منقطع ہونے کا وقت، شدت تپش اور غضب الٰہی الامان الحفیظ، ان ہولناک گھڑیوں میں اللہ کا ایک محبت بھرا ارشاد اہل محشر کے کانوں سے ٹکرائے گا۔

اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلاَلِیْ.

میری رضا کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ اس ارشاد گرامی میں کتنی مٹھاس ہوگی، کتنا کیف وسرور ہوگا، کتنی چاشنی اور کتنا مزہ ہوگا ان لوگوں کے لئے جو کسی سے محبت کرنے سے پہلے اپنی نیت درست کر لیتے ہیں۔

اے اللہ!

ہمیں بھی ان خوش نصیب افراد میں کردے جو کوئی بھی نیک عمل کریں حتیٰ کہ کسی سے محبت بھی کریں تو ان کی نیت تیری رضا اور خوشنودی ہو۔

-☆-

Marfat.com

عذاب الٰہی سے محفوظ

ابدی انعامات سے سرور

﴿وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا - اِنَّمَا نُطْعِمُکُمْ لِوَجْہِ اللّٰہِ لَا نُرِیْدُ مِنْکُمْ جَزَآءً وَّلَا شُکُوْرًا - اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا یَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِیْرًا فَوَقٰہُمُ اللّٰہُ شَرَّ ذٰلِکَ الْیَوْمِ وَلَقّٰہُمْ نَضْرَۃً وَّسُرُوْرًا﴾[1]

ترجمہ:

اور وہ خوش نصیب جو کھانا کھلاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی محبت میں مسکین ویتیم اور اسیر کو اور وہ کہتے ہیں ہم تمہیں اللہ کی رضا کیلئے کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے نہ کوئی اجر چاہتے ہیں اور نہ چاہتے ہیں کہ تم ہمارا شکریہ ادا کرو۔ ہم اپنے رب سے ڈرتے ہیں اس دن کیلئے جو بڑا ترش اور سخت ہے۔ پس اللہ تعالیٰ بچالے گا انہیں اس دن کے شر سے اور انہیں چہروں کی تازگی اور دلوں کا سرور عطا فرمائے گا۔

-☆-

(۱) الدہر ۷۶-۹تا۱۱

Marfat.com

اس رنگ برنگی دنیا میں کچھ ایسے افراد بھی ہیں جو دنیا کی رنگینیوں سے منہ موڑ چکے ہیں۔ انکی زندگی کا نصب العین اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ وہ رضاءِ الٰہی کے حصول میں سر دھڑ کی بازی لگا دیتے ہیں۔ یہ دنیا اس کا مال ومتاع ان کے ہاں کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔ وہ خالق و مالک کو پانے کیلئے ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے تیار ہوتے ہیں۔ ان کی رگوں میں جذبہ ایثار پوری توانائی سے موجزن ہوتا ہے۔ انکی فکر و سوچ کا محور ذات باری تعالیٰ ہوا کرتی ہے۔

جن افراد کا اللہ تعالیٰ تذکرہ فرما رہا ہے وہ وہی ہیں جن کے اندر مادہ اخلاص موجود ہے۔ اللہ کے دیے ہوئے رزق سے اگر کسی کو دیتے ہیں تو ظاہری نام و نمود سے کوسوں دور ہوتے ہیں۔ یہ دنیاوی شہرت ان کیلئے وجہ سکون نہیں ہوتی بلکہ انہیں سکون و اطمینان خالق و مالک کی خوشنودی میں ملتا ہے۔ یہ سعید لوگ اگر کسی مسکین و یتیم یا کسی قیدی کو کھانے کی کوئی چیز دیتے ہیں تو یہاں بھی ان کا مطمع نظر اللہ کی رضا ہوتا ہے۔ پھر اگر کوئی ان سے پوچھ لے کہ تم اتنا مال و دولت کیوں خرچ کر رہے ہو تو وہ جواب دیتے ہیں:

اِنَّمَا نُطْعِمُکُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ .

ہم اللہ کی رضا کیلئے تمہیں کھانا کھلا رہے ہیں۔ اس اطعام الطعام میں ہماری کوئی ذاتی غرض نہیں۔ ہم کسی لالچ میں آ کر تمہیں کھانا نہیں دے رہے۔ ہم یہ نہیں چاہتے کہ تم اس کا کوئی معاوضہ دو۔ ہم یہ کام بلا معاوضہ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کر رہے ہیں اور نہ ہی ہماری یہ تمنا ہے کہ تم ہمارا شکریہ ادا کرو۔ نہیں ہرگز نہیں ہم اپنے اس کام کو تمہارے ان دو لفظوں کے عوض برباد نہیں کرنا چاہتے۔ ہمارے جملہ امور کو نیلی چھت والا دیکھ رہا ہے۔ وہ ہمارے دلوں کی دھڑکنوں سے واقف ہے ہم جو کچھ بھی کر رہے ہیں صرف اس امید پر کہ ہمارا اللہ ہمیں اتنا فرما دے:

اے میرے بندو! میں تم سے راضی ہوں۔

ہم قیامت کی ہولناکیوں سے ترساں ہیں۔ اس دن کی ہیبت سے ہمارے رونگٹے کھڑے

Marfat.com

ہو رہے ہیں۔ اس دن کے غضب کا سن کر پتہ پانی ہو رہا ہے۔

ان جذبات واحساسات والے پیکرانِ اخلاص کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نوید ہو

فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ.

اللہ تعالیٰ انہیں اس دن یوم القیامۃ کے شر سے محفوظ فرمائے گا۔ اس کی گرفت اس دن کی رسوائی اس دن کے عذاب سے انہیں بچالیا جائے گا۔

اے وہ روح ارجمند! جو چشمہ اخلاص سے دھلی ہوئی ہے! تیرے لیے تیرے رب کا وعدہ ہے کہ قیامت کے دن اسکی ہولنا کیوں سے تجھ بچالیا جائے گا اور جو قیامت کی ہولنا کیوں سے محفوظ ہوگا وہ حقیقی سعادت سے لبریز ہوگا۔

وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَسُرُوْرًا.

اللہ تعالیٰ ایسے خوش بخت افراد کو چہروں کی تروتازگی اور دل کا سرور وسکون عطا فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ ان پاک باز مخلصین کو قیامت کے دن حسن ظاہر اور حسن باطن سے نوازے گا۔ حسن ظاہر تو یہ کہ ان کے چہرے تروتازہ ہونگے اور شادابی عیاں ہوگی۔ شادمانی کا نور ہالہ کیے ہوئے ہوگا۔ اور باطنی حسن یہ کہ ان کا دل اطمینان وسکون کی دولت سے لبریز ہوگا۔ ان کے قلب سے طمانینت کے سوتے پھوٹ رہے ہونگے اور رضائے الٰہی کا پروانہ ہاتھوں میں تھامے جنت کے مزے لے رہے ہونگے۔

یہی لوگ جب جنت جائیں گے جنت کے انعامات کو دیکھ کر ان کے چہروں کی شادابی دوبالا ہوجائے گی۔ ان کے حسن سے حسن کو خیرات مل رہی ہوگی اور ان کا باطن انوار سے لبریز مہکتا وشگفتہ ہوگا۔

اخلاص وللّٰہیت کے بارے میں یہ چند کلمات پیش خدمت ہیں اللہ ذوالجلال والاکرام ہم سب بھائیوں کو اخلاص کی توفیق عطا فرمائے اور جو بھی کام کریں اللہ تعالیٰ وہ کام ہمیں اپنی رضا کی خاطر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

اے اللہ! ہم سب کو نفس وشیطان کے شر سے محفوظ فرما۔ ہمارے سیرت و کردار کو ریاکاری اور بناوٹ کے زخموں سے محفوظ فرما اور زندگی کے روز و شب شریعت مطہرہ کے مطابق بسر کرنے کی سعادت عطا فرما۔

-☆-

Marfat.com

اخلاص
تمام نیکیوں کا جامع ہے

قَالَ الْجُنَیْد:

اِنَّ لِلّٰہِ عِبَادًا عَقَلُوْا، فَلَمَّا عَقَلُوْا عَمِلُوْا، فَلَمَّا عَمِلُوْا اَخْلَصُوْا، فَاسْتَدْعَاھُمُ الْاِخْلَاصُ اِلٰی اَبْوَابِ الْبِرِّ اَجْمَعَ.

ترجمہ:

حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو (حقیقت دنیا) سمجھ گئے، جب وہ سمجھ گئے تو وہ اعمال صالحہ بجالائے، جب انہوں نے نیک اعمال کئے تو اخلاص سے اعمال کئے اخلاص انہیں نیکی و بر کے تمام دروازوں کی طرف لے گیا۔

انسان جب دنیا کی حقیقت سے آشکارا ہو جائے تو وہ اس فانی دنیا پر فریفتہ نہیں ہوتا بلکہ اخروی زندگی کیلئے تگ ودو کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق وعنایت سے اعمال صالحہ بجالاتا ہے۔ اعمال

Marfat.com

صالحہ کی ادائیگی کے دوران اللہ تعالیٰ محض اپنے لطف وکرم سے انہیں اخلاص کی سعادت سے بہرہ ور فرماتا ہے۔ جب وہ اخلاص کے وصف سے متصف ہوجاتے ہیں تو یہ اخلاص اسے ہر اس راستہ پر لے جاتا ہے جو نیکی اور بھلائی کا راستہ کہلاتا ہے۔

جو خوش نصیب نیکی وخیر کا دلدادہ ہوجائے اور ہمیشہ خالق ومالک کو راضی کرنے کی کوشش کرے وہ یقیناً دونوں جہاں کی سعادتیں اپنے دامن میں سمیٹ لیتا ہے۔

اعمال صالحہ کی ادائیگی کے وقت نیت حسنہ بہت بڑی دولت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص عطیہ ہے جو وہ کسی کسی کو عطا فرمایا کرتا ہے۔ وہ آدمی جس کی تمنا اور حسرت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے شہادت کی موت عطا فرمائے اور جہاد میں شریک ہونے کی نیت بھی کرتا ہے لیکن اس کے مقدر میں اس ظاہری جہاد میں شریک ہونا نہ تھا، اللہ رب العزت اس کو اس کی نیت صالحہ کا اجر یہ عطا فرمائے گا کہ قیامت کے دن وہ شہداء کی صف میں کھڑا ہوگا۔

اسی چیز کو مد نظر رکھ کر بعض بزرگان دین نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَكْمُلَ لَهُ عَمَلُهُ فَلْيُحْسِنْ نِيَّتَهُ.[1]

جسے یہ بات پسند ہو کہ اس کا عمل پایہ تکمیل تک پہنچے اسے چاہئے کہ وہ اپنی نیت درست کرے۔

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ مِنْکَ نِيَّتَکَ وَاِرَادَتَکَ.[2]

اے بندے! اللہ تعالیٰ تجھ سے تیرے حسن نیت اور نیک ارادے کا طلبگار ہے۔

دل کا فساد وبگاڑ انسان کی زندگی کی کمائی ضائع کردیتا ہے۔ دل کے فساد سے انسان مقربین کی فہرست سے اپنا نام خارج کروا دیتا ہے اور نیت کی خرابی اسے بدبختوں کے زمرے میں دھکیل دیتی ہے۔

(۱) جامع العلوم والحکم ۱۰
(۲) جامع العلوم والحکم ۹

Marfat.com

دو سگے بھائی دنیا میں رہتے تھے ایک عابد وزاہد تھا اور وہ پہاڑ کی چوٹی پر فروکش تھا وہیں اس کی زندگی کے شب وروز عبادت الٰہی میں گزر رہے تھے۔ اس کا دوسرا بھائی پہاڑ کے دامن میں رہتا تھا اس کے شب وروز فسق وفجور میں بسر ہو رہے تھے اور معصیت وگناہ اس کا شیوہ تھا۔ ایک دن اس عابد وزاہد نے خواہش کی کہ ابلیس کو دیکھنا چاہیے تو ابلیس اس کے سامنے ظاہر ہوا اور فوراً بولا:

اے عابد وزاہد! تو نے اپنی زندگی کے چالیس سال خواہ مخواہ مصیبت میں گزار دیئے ابھی چالیس سال مزید تیری زندگی کے باقی ہیں۔

اس عابد کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی اور وہ سوچنے لگا میں نے واقعی چالیس سال کا طویل عرصہ عبادت وریاضت میں گزار دیا۔ دنیا کی عیش وآرام کا خیال تک نہ رکھا اب بیس سال دنیاوی عیش وعشرت میں گزارنے چاہئیں اور پھر بیس سال توبہ واستغفار کر کے عبادت میں گزارنے چاہئیں۔

اتنا سوچ کر وہ اپنے عبادت خانہ کو خیر باد کہہ کر پہاڑ سے نیچے اترنے لگا۔ اور اس کا رخ اپنے بھائی کی طرف تھا جس کے گھر ہر قسم کی عیش وعشرت کا سامان تھا اور خدا سے غافل کرنے والی اور شیطان کا دوست بنانے والی ہر چیز موجود تھی۔

دوسری طرف اس کا بدکردار بھائی اپنی عیش وعشرت کی زندگی میں مست تھا کہ اچانک اسے خیال آیا۔

میں نے اپنی ساری زندگی اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں میں گزار دی میرا ایک بھائی اللہ تعالیٰ سے مناجات کا لطف حاصل کر رہا ہے اور اس کی عبادت کے انوار سے اپنے باطن کو منور کر رہا ہے۔ میرا بھائی تو جنت میں جائے اور میں جہنم میں جاؤں۔ اسی سوچ پر اس کے آنسو نکل آئے اور اپنا سب کچھ چھوڑ کر اپنے بھائی کی طرف روانہ ہوا۔

عجب منظر ہے عابد وزاہد گناہ کے ارادے سے نیچے آ رہا ہے اور فاسق وبدکار نیکی کے ارادے سے سرشار ہو کر اوپر جا رہا ہے۔

Marfat.com

جب دونوں بھائیوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رہ گیا تو عابد کا پاؤں پھسلا اور وہ اپنے بھائی پر گرا اور وہ دونوں نیچے گر گئے اور دونوں نے دم توڑ دیا۔

عابد وزاہد کا حشر صرف فساد نیت سے بدوں کیساتھ ہوگا اور بدکار کا حشر صرف حسن نیت سے نیکوکاروں کے ساتھ ہوگا۔

حسن نیت جتنی عظیم دولت ہے فساد نیت اتنی ہی بڑی مصیبت ہے۔ فساد نیت سے انسان کا دین وایمان تباہ ہو جاتا ہے لیکن حسن نیت سے تباہ شدہ دین وایمان میں بہار آ جاتی ہے اور اس کی سعادت کا گلشن مہک اٹھتا ہے۔

-☆-

حضور رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے خوش نصیب کا ذکر فرمایا جس کی سابقہ زندگی گناہوں کی دلدل میں گزری اس سے وہ گناہ سرزد ہوئے کہ اس کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لیکن اللہ رب العزت نے اسے اس کی زندگی کے آخری لمحات میں اپنی طرف رجوع کی تڑپ اس کے دل میں پیدا فرما دی جس سے اس کی تقدیر بدل گئی۔

-☆-

عَنْ اَبِی سَعِیْدِالْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

اِنَّ رَجُلاً قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِیْنَ نَفْساً، ثُمَّ عرضت لَهُ التَّوبَة فَسَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ، فَدُلَّ عَلٰی رَاهِبٍ، فَاَتَاهُ فَقَالَ: اِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِیْنَ نَفْساً، فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ:

لَا، فَقَتَلَهُ فَكَمَّلَ بِهِ مِائَةً، ثُمَّ سَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ، فَدُلَّ عَلٰی رَجُلٍ عَالِمٍ، فَقَالَ اِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ:

نَعَمْ. وَمَنْ یَحُوْلُ بَیْنَهُ وَبَیْنَ التَّوْبَةِ؟ اِنْطَلِقْ اِلٰی اَرْضِ كَذَا وَ كَذَا، فَاِنَّ بِهَا اُنَاساً

Marfat.com

يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ،فَاعْبُدِاللّٰهَ مَعَهُمْ،وَلاتَرْجِعْ اِلَى اَرْضِكَ،فَاِنَّهَااَرْضُ سَوْءٍ.

فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَانَصَفَ الطَّرِيْقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ،فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ،فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ:

جَاءَ تَائِبًامُقْبِلًابِقَلْبِهِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالَى،وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ:اِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًاقَطُّ.فَأَتَاهُمْ مَلَكٌ فِيْ صُوْرَةِ آدَمِيٍّ، فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ،فَقَالَ:

قِيْسُوْامَابَيْنَ الْاَرْضَيْنِ فَاِلٰى اَيَّتِهِمَاكَانَ اَدْنٰى فَهُوَلَهُ. فَقَاسُوْا،فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِىْ اَرَادَ.فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

پہلی قوموں میں سے ایک آدمی نے ننانوے اشخاص کو قتل کر دیا۔پھر اس نے کسی سے پوچھا روئے زمین میں سے بڑا عالم کون ہے۔اسے ایک راہب کا پتہ بتایا گیا وہ اس راہب کے پاس پہنچا اور اس سے کہا:

صحیح الترغیب والترہیب	(۳۱۵۱)	۲۲۱-۳	قال الالبانی صحیح
الترغیب والترہیب	(۳۶۱۳)	۱۴-۴	قال المحقق صحیح
سنن ابن ماجہ	(۲۶۲۲)	۲۷۱۳	قال المحقق صحیح
صحیح البخاری	(۳۴۷۰)	۱۰۷۹-۲	
صحیح الجامع الصغیر	(۴۴۵۹)	۸۲۲-۲	قال الالبانی صحیح
صحیح الجامع الصغیر	(۲۰۷۶)	۴۱۶-۱	قال الالبانی صحیح
مشکاۃ المصابیح	(۲۳۲۷)	۴۴۴-۲	
صحیح مسلم	(۲۷۶۶)	۲۱۱۸-۴	
غایۃ الاحکام	(۴۹۸)	۲۶۹-۱	
مسند الامام احمد	(۱۱۶۲۷)	۲۲۶-۱۰	قال حمزۃ احمد الزین صحیح
مسند الامام احمد	(۱۱۰۹۷)	۲۷-۱۰	قال حمزۃ احمد الزین صحیح

Marfat.com

میں نے ننانوے آدمی قتل کئے ہیں کیا میری توبہ ہو سکتی ہے؟

اس راہب نے جواب دیا:

تیری توبہ نہیں ہو سکتی (اسے غصہ آیا) اور اس نے اس راہب کو قتل کر کے سو کا عدد پورا کر دیا۔

پھر کچھ عرصہ کے بعد اس نے پوچھا:

دنیا کا سب سے بڑا عالم کون ہے؟

تو اسے ایک عام آدمی کا پتہ بتا دیا گیا۔

اس نے اس عالم سے کہا:

میں نے سو آدمیوں کو قتل کر دیا ہے کیا میرے لئے توبہ کی گنجائش ہے؟

اس عالم نے جواب دیا۔

تیرے لئے توبہ کا ابھی دروازہ کھلا ہے، تیرے اور تیری توبہ کے درمیان کون حائل ہو سکتا ہے؟ (اس جگہ کو چھوڑ جا) اور فلاں بستی میں چلا جا وہاں کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مگن رہتے ہیں تو بھی جا اور ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر لیکن اس جگہ کی طرف پلٹ کر نہ آنا۔

وہ سو آدمیوں کو قتل کرنے والا توبہ کی نیت لے کر اللہ والوں کے ساتھ زندگی گزارنے کے ارادے سے روانہ ہوا لیکن اللہ تعالیٰ کی بے نیازی کہ وہ ابھی نصف راستہ ہی طے کر پایا تھا کہ پیام اجل آ گیا اور وہ وہیں فوت ہو گیا۔

اب رحمت والے فرشتے اور عذاب دینے والے فرشتے اس کی میت کے پاس اتر آئے۔ رحمت والے فرشتوں نے کہا: یہ تائب ہو کر دل و جان سے اللہ تعالیٰ کی طرف آ رہا تھا۔ لیکن عذاب والے فرشتے کہنے لگے: ابھی تک اس نے کوئی نیک عمل نہیں کیا۔

فرشتوں کی اس بحث و تکرار سے یہ بات عیاں ہے کہ اس کے پاس ابھی تک عمل نام کی کوئی چیز نہ تھی اس کے پاس سرمایہ تھا تو فقط نیت۔ وہ توبہ کی نیت سے اللہ والوں کی بارگاہ میں حاضری کیلئے جا رہا تھا۔

Marfat.com

ان فرشتوں کے پاس ایک فرشتہ انسانی صورت میں آیا جس کو دونوں گروہوں نے اپنا حکم یعنی فیصلہ کرنے والا جج تسلیم کرلیا۔اس فرشتے نے فیصلہ کیا۔

دونوں طرف کی زمین کی پیمائش کرو اگر وہ قریہ فاجرہ کے نزدیک ہو تو اسے ملائکہ عذاب لیجائیں اور اگر وہ قریہ صالحہ کے قریب ہو تو رحمت کے فرشتے لے جائیں۔

فرشتوں نے پیمائش کی تو جس طرف وہ ارادہ لے کر جارہا تھا اس جگہ کے وہ نزدیک تھا اس لئے رحمت کے فرشتے اسے لے گئے۔

-☆-

ایک اور روایت میں ہے کہ وہ قریہ صالحہ کی طرف صرف ایک بالشت نزدیک تھا تو اسے صالحین کے زمرے میں شامل کردیا گیا۔

ایک روایت میں ہے کہ:

اللہ رب العزت نے اس زمین کو جس کی طرف سے وہ آیا تھا حکم دیا تو پھیل جا وہ پھیل گئی اور اس زمین کو جس کی طرف وہ جارہا تھا فرمایا: قریب ہو جا وہ قریب ہوگئی۔ پھر ارشاد فرمایا:

اب پیمائش کرو تو پیمائش سے وہ ایک بالشت بھر نیک لوگوں کی بستی کے قریب پایا گیا تو مغفرت سے نواز دیا گیا۔

اس شخص کی نیت اس درجہ کامل تھی کہ جب ملک الموت اس کی جان نکال رہا تھا تو یہ سینے کے بل گرا اور سرک کر نیک لوگوں کی بستی کے مزید قریب ہوگیا گویا وہ زبان حال سے کہہ رہا تھا:

الٰہی میری تو پکی نیت تھی کہ نیک لوگوں کے ساتھ زندگی گزاروں لیکن اب عمر زندگی نے وفا نہیں کی۔دم نکلتے نکلتے سینہ تو نیک لوگوں کی بستی کی طرف کرتا ہوا یہ کہہ رہا تھا:

جتنا میرے بس میں تھا نیکوں کے قریب ہوگیا ہوں الٰہی اب میرے گزشتہ گناہوں کو دیکھ لے جو ہیں تو بہت بڑے اور ناقابل معافی یا پھر میری اس نیت کو دیکھ لے۔اگر نیت کی صداقت ان

Marfat.com

گناہوں کا کفارہ ہو سکتی ہے تو مجھے نیت کا اجر عطا فرما۔

اللہ رب العزت نے اپنی شان کریمی سے اسے اس کی اس پر خلوص نیت کا جو اجر دیا اس سے اس خالق و مالک کی شان رحمت کا عجب اظہار ہوتا ہے۔

-☆-

Marfat.com

نیت صالحہ

ہر چھوٹے بڑے کام میں

وَقَالَ بَعْضُهُمْ:

اِنِّی لَاُحِبُّ اَنْ یَکُوْنَ لِیْ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ نِیَّةٌ حَتّٰی فِیْ اُکُلِیْ، وَشُرْبِیْ، وَ نَوْمِیْ، وَدُخُوْلِیَ الْخَلَاءَ.

ترجمہ:

بعض اسلاف نے فرمایا:

میں یہ پسند کرتا ہوں کہ ہر چیز میں میری نیت نیت صالحہ ہو حتی کہ میرے کھانے، میرے پینے، میرے سونے اور میرے واش روم جانے میں۔

-☆-

Marfat.com

اخلاص چھوٹے عمل کو بڑا بنادیتا ہے

قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ :

رُبَّ عَمَلٍ صَغِيْرٍ تكثّرهُ النيةُ ،وَرُبَّ عَمَلٍ كَثِيْرٍ تُصَغِّرُهُ النِّيَةُ .

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن المبارک رضی اللہ عنہ نے فرمایا:،

کتنے ایسے چھوٹے عمل ہیں جنہیں نیت بڑا بنادیتی ہے اور کتنے ایسے بڑے عمل ہیں جنہیں نیت چھوٹا کردیتی ہے۔

-☆-

كَانَ الْفضيل يُحَاسِبُ نَفْسَهُ وَيَقُوْلُ:

يَامسكينُ ، أنتَ مسيءٌ، وترى انكَ محسنٌ.

وَأَنْتَ جَاهِلٌ، وَتَرَى أَنَّكَ عَالِمٌ، وَبِخِيْلٌ وَتَرَى أَنَّكَ كَرِيْمٌ، وَاَحْمَقُ وَتَرَى أَنَّكَ عَاقِلٌ، اَجَلُكَ قَصِيْرٌ وَأَملُكَ طَوِيْلٌ.

Marfat.com

ترجمہ:

حضرت فضیل بن عیاض -رضی اللہ عنہ- اپنے آپ کا محاسبہ کرتے تھے فرماتے تھے۔

اے مسکین تو گناہ گار ہے اور خیال کرتا ہے کہ تو نیک وکار ہے۔

اور تو جاہل ہے اور خیال کرتا ہے کہ تو عالم ہے۔

تو تو بخیل ہے اور خیال کرتا ہے کہ تو سخی وکریم ہے۔

تو احمق ہے اور خیال کرتا ہے کہ تو عاقل ہے۔

تیری عمر تھوڑی ہے اور تیری امیدیں زیادہ ہے۔

-☆-

یہ سوچ ایک مخلص اور خدا رسیدہ کی سوچ ہے حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ وہ بزرگ ہستی ہیں جن کے زھد وتقوی، اخلاص وللٰہیت کی دھوم عالم میں مچی ہے۔ جنکی پارسائی کے چرچے زمین میں ہی نہیں آسمانوں پر بھی ہیں لیکن

وہ عالم تنہائی میں اپنے نفس سے خطاب کرتے ہوئے کہتے ہیں:

اے نفس! تو سراپا گناہ ہے لیکن اپنے آپ کو پارسا کہتے ہو ... الخ

غور کیجئے!

کہاں ہمارے اسلاف اور کہاں ہم؟

وہ نیک ہوکر بھی اپنے آپ کو نیکوں میں شمار نہیں کرتے، وہ عابد وزاھد ہوکر بھی اپنے آپ کو سراپا گناہ وخطا تصور کرتے ہیں لیکن ہم

دن رات گناہوں میں مگن ہیں لیکن تمنا ہے کہ لوگ عابد وزاھد کہیں۔

دن رات فسق وفجور کی دکان داری کرتے ہیں لیکن اپنی پارسائی کے پھریرے آسمانوں پر

Marfat.com

لہرانا چاہتے ہیں۔

اے اللہ! اے ارحم الراحمین!

ہمیں اخلاص کی وہ دولت عطا فرما جو تو نے ہمارے اسلاف کو عطا فرمائی، ہمیں وہ تعلق باللہ مرحمت فرما جو قرون اولی کے بزرگوں کے نصیب میں تھا۔ ہمارے احوال واعمال کو درست فرما اور ہمیں صراط مستقیم پر گامزن فرما۔ نفس وشیطانی کی فریب کاریوں سے مامون ومحفوظ فرما اور اپنی یاد کی لذت سے بہرہ ور فرما۔

-☆-

Marfat.com

سلطان الاولیاء کا اخلاص

قَالَ اَبُوْ يَزِيْدُ:

لَوْصَفَا لِيْ تَهْلِيْلَةٌ مَابَالَيْتُ بَعْدَهَا.

ترجمہ:

حضرت خواجہ بایزید بسطامی - رحمہ اللہ علیہ - نے فرمایا:

اگر زندگی میں ایک مرتبہ بھی خلوص دل سے مجھے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کہنا نصیب ہو جاتا تو مجھے اس کے بعد کوئی پرواہ نہیں کہ مجھ سے کیا سرزد ہوتا ہے۔

امام الاولیاء، سرتاج ولایت حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ جن کے بارے میں حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کا اولیاء کرام میں وہ مقام ہے جو حضرت جبریل امین کا فرشتوں میں مقام ہے۔

سبحان اللہ! اس قدر بلند مرتبت ہستی اور عجز وانکساری واخلاص کا یہ عالم کہ زندگی بھر اگر ایک

Marfat.com

مرتبہ بھی اخلاص وللہیت سے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادا ہو جائے تو پھر مجھے اس کے بعد کسی چیز کی کوئی پرواہ نہیں۔

وہ افراد جنہوں نے اس عالم گیتی کو اپنی پیشانی بر سرزمین رکھ کر حسن بخشا، جنہوں نے اس دار دنیا میں ذکر الٰہی کی وہ مے پی اور پھر پلائی کہ اولیاء کرام انکے آستانہ پر جبینیں خم کرتے نظر آئے لیکن خود حالت یہ ہے کہ زندگی بھر کی کمائی کو کوئی اہمیت نہیں دے رہے بلکہ عرض کناں ہیں کہ اخلاص وللہیت سے صرف اور صرف ایک مرتبہ کلمہ طیبہ ادا ہو جائے۔

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

-☆-

Marfat.com

حسن عمل سے آراستہ

مومن کا

اجر وثواب ضائع نہیں ہوتا

اِنَّ الَّذِیۡنَ آمَنُوۡا وَعَمِلُوۡا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَانُضِیۡعُ اَجۡرَ مَنۡ اَحۡسَنَ عَمَلًا.

ترجمہ:

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے تو ہم اچھے عمل کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

-☆-

جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے حسن عمل کی سعادت بخشی ہے اس کا عمل بارگاہ الٰہی میں محمود ومقبول ہے۔ عمل میں حسن دو وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

(۱)- عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کیا جائے۔

سورہ الکہف ۳۰

Marfat.com

(۲)۔عمل سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہو۔

جو عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کیا جائے مگر اس پر سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نہ ہو وہ عمل بارگاہ الٰہی میں مقبول نہیں۔عمل وہی مقبول ہے، اسی عمل کو شرف قبولیت سے نوازا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کیلئے ہو اور اس پر اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر ثبت ہو۔

اے اللہ!

ہمیں اپنی خواہشات کی غلامی سے نجات عطا فرما، ہمیں اپنی رضا کی سعادت سے بہرہ ور فرما اور ہمیں اپنی زندگی کے تمام اعمال سنت مبارکہ کے مطابق بسر کرنے کی سعادت نصیب فرما۔

-☆-

Marfat.com

اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا مشتاق
صرف اور صرف
اللہ تعالیٰ کیلئے عبادت کرے

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝.

ترجمہ:

جسے اپنے رب سے ملاقات کا یقین ہے، اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا یقین اور پھر اس ملاقات کی تڑپ اھل ایمان کے ایمان کی حرارت کا نتیجہ ہے۔ جس سے محبت ہو جس کے عشق کا سودا سر میں سمایا ہو انسان اس سے ملاقات کیلئے بے قرار رہتا ہے اس کی دید کیلئے تڑپتا ہے۔

سورہ الکہف ١١٠

Marfat.com

ہر محبوب سے ملاقات کا کوئی نہ کوئی ضابطہ ہوتا ہے تو معبود برحق، محبوب حقیقی اللہ جل شانہ سے ملاقات کیلئے اعمال صالحہ کا بجالانا نہایت اہم ہے۔ اس کے حضور سر بندگی جھکا کر سبحان ربی الاعلیٰ کا ورد کرنا نہایت ضروری ہے، اس کے ذکر سے زبان تروتازہ رکھنا پھر دل میں اس کی یاد کی قندیل فروزاں کرنا لازم ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ ایک اور ضابطہ ہے کہ:

اس کی عبادت و بندگی میں کسی کو شریک نہیں ٹھہرانا۔

بندگی صرف اور صرف وحدہ لاشریک کی، عبادت فقط ذات پروردگار کی۔ جیسے وہ یکتا و واحد ہے ایسے ہی جب اس کی عبادت کرنی ہے تو عابد کے تصور میں بھی کسی اور کا خیال نہیں آنا چاہئے۔ دوران بندگی اگر یہ خیال آ گیا کہ لوگ میری اس عبادت کو اچھی نظر سے دیکھیں، یا لوگ مجھے عبادت گزار کہیں تو پھر وہ عبادت ذات یکتا کیلئے نہیں بلکہ یہ عبادت لوگوں کیلئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کا واضح ارشاد ہے:

میری ملاقات کے امیدوار و!

عبادت صرف اور صرف میری اس میں ریا اور دکھلاوا نام کی کوئی چیز نہیں اگر تم اس پر صدق دل سے کاربند رہے، یعنی بندگی صرف اللہ کی، عبادت صرف معبود حقیقی کی تو سن لو:

مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰه لِقَاءَهُ

جو اللہ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے تو اللہ بھی اس سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے۔

جس خوش نصیب سے اللہ تعالیٰ ملاقات چاہتا ہو اس کے نیک بخت اور سعید ہونے میں کسے کلام ہے۔ نیک بخت اور سعادت مند وہی ہے جس سے اس کا خالق و مالک راضی ہو جائے تو رضائے الٰہی کے حصول کیلئے ریاکاری، نام و نمود، دکھلاوہ سب کچھ دل سے نکال کر دل کو اخلاص کا آئینہ بنانا پڑے گا۔ تا آنکہ جب بھی کسی دل والے کی اس کے دل پر نظر پڑے تو دل میں توحید کا آفتاب پوری آب و تاب سے فروزاں ہو پھر اس آفتاب کی کرنیں جس جس دل میں پڑتی جائیں وہ دل بھی رشک قدسیاں بنتا جائے۔

Marfat.com

امام الاولیاء حضرت خواجہ حاتم اصم رحمہ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

قَالَ حَاتَمُ الْاَصَمُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ :

تَعَاهَدْ نَفْسَکَ فِیْ ثَلاثٍ :

اِذَاعَمِلْتَ ،فَاذْکُرْ نَظَرَ اللّٰهِ اِلَیْکَ ،

وَاِذَا تَکَلَّمْتَ فَاذْکُرْ سَمْعَ اللّٰهِ مِنْکَ ،

وَاِذَاسَکَتَّ فَاذْکُرْ عِلْمَ اللّٰهِ فِیْکَ .

ترجمہ:

حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

اپنے نفس کو تین چیزوں کا خوگر بنالے:

جب تو کوئی کام کرنے لگے تو یاد کر کہ اللہ تعالیٰ تجھے دیکھ رہا ہے۔

جب تو بات کرنے لگے تو یاد کر کہ اللہ تعالیٰ تیری باتیں سن رہا ہے۔

تہذیب اسی ۲-۹-۹

Marfat.com

اور جب تو خاموش ہو جائے تو یاد کر کہ اللہ تعالیٰ تیرے بارے میں سب کچھ جانتا ہے۔

-☆-

بڑوں کی باتیں بڑی ہوتی ہیں یہ حکمت کی معدن سے نکلے ہوئے جواہرات ہیں جن کی چمک دلوں کو چمکا دیتی ہے اور جن کی روشنی سے تاریک سینے منور ہو جاتے ہیں۔

جب درج بالا تین چیزوں کا عادی وخوگر ہو جائے تو سمجھ لیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی عنایات کریمانہ کے دروازے کھول دیئے ہیں۔

جب کوئی کام کرنے لگے تو یاد کرے کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ جب یہ اعتقاد ہو گا تو وہ کوئی گناہ ومعصیت نہیں کرے گا۔ نافرمانیوں سے اپنا دامن بچالے گا، بلکہ نیکی کرے گا تو خلوص سے کرے گا۔ جب اس کا ایمان کامل ہو کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے تو اس کی تمام حرکات وسکنات شریعت کے دائرے میں آ جائیں گی۔ اس کا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا سب رضائے الٰہی کے سانچے میں ڈھلا ہو گا۔

جب گفتگو کرنے لگے تو اسے یقین کامل ہو کہ اس کا اللہ اس کی باتیں سن رہا ہے تو سمجھ لیجئے اس کی زبان کو تالا لگ جائے گا۔ وہ ایسا کوئی کلمہ زبان سے نہیں نکالے گا جو کل اس کیلئے وبال جان بن جائے۔ ایسی کوئی بات نہیں کرے گا جس سے اس کے دین وایمان کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو۔ بلکہ وہ ایسی محفل سے بھی اٹھ کر چلا جائے گا جس میں نامناسب گفتگو ہو رہی ہو۔

پھر اس اللہ کے بندے کی زبان ہر وقت ذکر الٰہی کرے گی، تلاوت قرآن کے مزے لے گی، لوگوں کو نیکی کی ترغیب دے گی اور برائی سے روکے گی۔ پھر وہ چلتا پھرتا مبلغ وداعیہ بن جائے گا۔ وہ اسلام کی نورانی قندیل ہاتھ میں لے کر دوستوں کی محفل میں بیٹھے گا۔ جس قندیل کے انوار سے وہ خود ہی نہیں بلکہ اس کے دوستوں کے سینے بھی نور وفروزاں ہو جائیں گے۔

وہ بات کرنے لگے تو فوراً اسے یاد آئے گا کہ اس کی باتیں اللہ ذوالجلال سن رہا ہے تو فضول گفتگو سے بھی گریز کرے گا۔ بلکہ اپنے دوستوں اپنے بچوں کو بھی نیکی کی تلقین کرے گا کیونکہ اسے علم ہے جو نیکی

Marfat.com

کی ترغیب دیتا ہے، جو اسلام کے نور کو پھیلانے کیلئے اپنی زبان کھولتا ہے اس کا خالق و مالک اس سے راضی ہوجاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں۔

جب وہ کہیں خاموش بیٹھے تو اسے یاد آئے کہ میرے بارے میں اللہ سب کچھ جانتا ہے تو پھر اس کا اٹھنا عام لوگوں کی طرح نہ ہوگا بلکہ اس کی خاموشی میں بھی رضائے الٰہی کا جذبہ ہوگا۔ وہ دل کو تمام کدورتوں سے پاک وصاف کرے گا۔ خاموشی کی حالت میں بھی کسی کے بارے میں برا نہیں سوچے گا بلکہ وہ سوچے گا تو ہر ایک کی خیر سوچے گا۔ وہ غور کرے گا تو اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ کے دین کا غلبہ ہوسکتا ہے۔ وہ نور اسلام کو چار سو پھیلانے کے بارے میں سوچے گا۔ تو جس کا بیٹھنا اور سوچنا اسلام کی اشاعت کیلئے ہو، جس کی خاموشی نور اسلام کو دوسروں تک پہنچانے کیلئے غور وفکر پر مبنی ہو تو ایسی خاموشی ہزار گفتگو سے افضل ہے۔ ایسی خاموشی جو فکر اسلام پر مبنی ہو وہ بڑے بڑے اعمال سے افضل و برتر ہے۔

-☆-

Marfat.com

آخرت کو مد نظر رکھنے والا
اخلاص سے آراستہ ہوتا ہے

قَالَ رَجُلٌ لِاَبِی الدَّرْدَاءِ: اَوْصِنِی، فَقَالَ لَهُ:
اذْكُرْ يَوْمًا تَصِيْرُ السَّرِيْرَةُ فِيْهِ عَلَانِيَةً.

ترجمہ:

ایک آدمی نے حضرت ابو درداء۔ رضی اللہ عنہ۔ سے عرض کی:
مجھے کوئی نصیحت فرمائیے:
آپ نے ارشاد فرمایا:
اس دن کو یاد رکھو جس دن راز ظاہر ہو جائیں گے۔

-☆-

یہ کتنی اچھی نصیحت ہے اگر اس پر تھوڑی سے بھی توجہ کی جائے تو انسان سراپا اخلاص بن جاتا ہے۔

تنبیہ المغترین ۱۱۴
حدیث الاخلاص ۵۹۱

Marfat.com

جسے یہ یقین ہو اور اس کے سامنے ہو کہ وہ دن آنے والا ہے جب کوئی بھی چھپی چیز چھپی نہیں رہے گی۔ بلکہ ظاہر و باطن برابر ہوں گے تو انسان ابھی سنبھل جائے گا اور کوئی گناہ و نافرمانی نہیں کرے گا۔ بلکہ اگر اس کا پاؤں پھسلنے بھی لگے گا تو فوراً ہوشیار ہو جائے گا اور اپنے آپ کو گناہ و نافرمانی کی دلدل میں گرنے سے بچالے گا۔

-☆-

Marfat.com

ہر قول و فعل اللہ تعالیٰ کیلئے کرنے والا خیر و بھلائی سے آراستہ ہوتا ہے

قَالَ الْفُضَيْلِ بْنِ عَيَّاضٍ: كَانَ يُقَالُ:

لَا يَزَالُ الْعَبْدُ بِخَيْرٍ مَا إِذَا قَالَ قَالَ لِلّٰهِ، وَإِذَا عَمَلَ عَمَلٍ لِلّٰهِ.

ترجمہ:

حضرت فضیل بن عیاض - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا:

اہل خیر و صلاح کی بات کہی جاتی ہے کہ:

بندہ خیر و بھلائی میں رہتا ہے جب وہ بات کرے تو اللہ کے لئے کرے، جب کوئی عمل کرے اللہ کے لئے کرے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کے لئے قول و عمل کرنے والا دونوں جہاں کی سعادتیں سمیٹ لیتا ہے۔

تعطیر الانفاس ۵۹۲

Marfat.com

اس کے مقام و مرتبہ کو کون پہنچ سکتا ہے جو زبان سے جو بھی کلمہ نکالے اس سے اس کا مطلب اللہ کا راضی ہو جانا ہے اور جو بھی عمل کرے اس سے اس کی غرض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔

ایسے آدمی کے بختوں کو سلام کرنے کو جی چاہتا ہے جو سر سے پاؤں تک رضائے الٰہی کے جذبے سے سرشار ہوتا ہے۔ اسکا علم ونظر کسی اور کو خوش کرنا نہیں اس کی غرض کسی آدمی سے ڈر لینا نہیں بلکہ وہ ان سب چیزوں سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ اس کی نظر مخلوق سے ہٹ کر خالق پر چلی جاتی ہے۔ وہ اللہ وحدہ لاشریک کا طالب ہوا کرتا ہے۔ اس کو خوش کرنے کے لئے اپنی زندگی کی ساعتیں خرچ کرتا ہے۔ یقیناً ایسا آدمی بلند بہت بلند ہے۔

-☆-

قَالَ اَبُو حَازِمٍ:

عِنْدَ تَصْحِيْحِ الضَّمَائِرِ تُغْفَرُ الْكَبَائِرُ،

وَإِذَا عَزَمَ الْعَبْدُ عَلٰى تَرْكِ الْآثَامِ اَمَّهُ الْفُتُوْحُ.

ترجمہ:

حضرت ابو حازم - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا:

جب ضمائر صحیح ہو جائیں تو کبائر بھی معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

جب بندہ گناہوں کے ترک کا پختہ ارادہ کرے تو اسے فتوحات ملا کرتی ہیں۔

-☆-

دل دنیا کی آلائشوں سے پاک وصاف ہو، دل میں دنیا کی کوئی غرض نہ ہو، دل اس دنیا سے

تہذیب الحلیۃ ۱-۵۱۹

تعطیر الانفاس ۵۹۳

Marfat.com

داغوں سے معرا ہو تو پھر ایسے شخص کے کبیرہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ جب دل میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی خیال ہی نہیں، جب نہاں خانہ دل میں خالق و مالک کے علاوہ کسی اور کا گزر ہی نہیں تو ایسے شخص سے اگر کوئی کبیرہ گناہ سرزد ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے کبیرہ گناہ کو معاف فرما دیتا ہے۔

مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ۔

جو اللہ تعالیٰ کا ہو گیا اللہ تعالیٰ اس کا ہو گیا۔

-☆-

قَالَ رَجُلٌ لِمُحَمَّدِ بْنِ النَّضر: اَیْنَ اَعْبُدُاللّٰہَ؟

قَالَ: اَصْلِحْ سَرِیْرَتَکَ وَاعْبُدْہُ حَیْثُ شِئْتَ.

ترجمہ:

حضرت محمد بن نضر اللہ - رضی اللہ عنہ - سے ایک آدمی عرض کرتا ہے:

حضور میں کہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں؟

آپ نے ارشاد فرمایا:

اپنا باطن درست کر لے پھر جہاں تیرا جی چاہے اس کی بندگی کر۔

-☆-

انسان کبھی کبھی سوچتا ہے کہ اسے کسی ارفع و اعلیٰ جگہ پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہیے، اپنے خالق و مالک کو کسی طیب و طاہر جگہ یاد کرنا چاہیے۔ لیکن وہ اپنے آپ کو بھول جاتا ہے وہ اپنے باطن کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ نہ اسے پاک و صاف کرنے کی سعی کرتا ہے۔ جب باطن ہی صاف نہ ہو تو پاک و صاف جگہ کی تلاش چہ معنی دارد؟

تعطیر الانفاس ۵۹۴

Marfat.com

انسان پہلے اپنے باطن کو صاف کرے، حسد، کینہ، بغض، تکبر اور ریاکاری جیسی قبیح بیماریوں سے نجات حاصل کرے کہ اس باطن میں سوائے اللہ تعالیٰ کی رضا کے اور کچھ نہ رہے۔ سوائے خالق و مالک کی چاہت ومحبت کے کچھ دکھائی نہ دے تو پھر وہ اللہ کو جہاں بھی یاد کرے گا کریم اللہ کی اس پر مسلسل پھوار ہوگی۔ اور رحمت الٰہی سے یوں سرشار رہے گا کہ پھر قدسیوں سے بھی برتر و افضل قرار پائے گا۔

-☆-

قَالَ ذُوالنُّوْنِ:

اِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا عَبَدُوْهُ بِخَالِصٍ مِنَ السِّرِّ، فَشَرَّفَهُمْ بِخَالِصٍ مِنْ شُكْرِهٖ.

ترجمہ:

حضرت ذوالنون مصری -رحمہ اللہ- نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو خلوص دل سے یاد کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں خالص شکر سے سرفراز فرمایا:

-☆-

اب اللہ تعالیٰ کو خلوص دل سے یاد کرنا بہت سی نعمتوں کے ساتھ خالص شکر کی دولت بھی لے جاتا ہے اور جسے خالص شکر مل جائے اس کے انعامات لامحدود اور اس کے درجات ترقی پذیر ہیں۔

کیونکہ وعدہ الٰہی ہے:

وَلَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ.

اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا۔

خالص شکر کی دولت سے مالا مال انعامات ہی انعامات لیتا جاتا ہے۔ وہ جیسے جیسے زندگی کی

تہذیب الحلیہ ۳-۲۲۵

حدیث الاخلاص ۵۹۴

Marfat.com

منزلیں طے کرتا ہے اس کی بندگی میں، اسکی تسبیح ومناجات میں، اس کے مسجدوں میں اس کی دعاؤں میں زیادہ نکھار آتا جاتا ہے۔

کیونکہ وعدہ الٰہی کے مطابق اسے مزید سے سرفراز کیا جاتا ہے۔

-☆-

Marfat.com

منصور بن المعتمر

كَانَ إِذَاصَلّٰی الْفَجْرَ ،أَظْهَرَ النَّشَاطَ لِأَصْحَابِهِ،وَيُمْلِیْ عَلَيْهِمِ الْحَدِيْثِ، وَلَعَلَّهُ بَاتَ قَائِمًاعَلٰی أَطْرَافِهِ،كُلُّ ذٰلِكَ لِيُخْفٰی عَنْهُمُ الْعَمَلَ.

ترجمہ:

حضرت منصور بن معتمر -رحمہ اللہ-:

جب صلاۃ فجر ادا کرتے تو اپنے اصحاب کے سامنے نشاط وحسی کا اظہار کرتے اور انہیں احادیثِ مبارکہ لکھواتے، حالانکہ وہ رات بھر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہے ہوتے۔ یہ ایسا اس لئے کرتے کہ ان کی شب بیداری لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل رہے۔

-☆-

یہ مخلص صادقین ہیں جو جو بھی عمل کرتے اللہ تعالیٰ کے لئے کرتے۔ اس میں دکھاوا نام کی کوئی چیز نہ ہوتی بلکہ وہ ہر لمحہ ہر گھڑی خالق ومالک کی رضا کے طالب گار رہتے۔ وہ اپنی نیکیاں بھی چھپاتے کیونکہ وہ اس کا اجر وثواب مخلوق سے نہیں لینا چاہتے۔

[illegible] ٣٩

Marfat.com

جب مخلوق سے کوئی غرض نہیں تو پھر اس کو اپنا عمل کیوں بتایا جائے۔

ایسے خوش قسمت افراد قیامت کے دن دیکھنے کے لائق ہوں گے۔ ان سراپا اخلاص کو انوار وتجلیات الٰہیہ گھیرے ہوئے ہوں گی اور یہ جہاں جہاں سے گزریں گے وہ جگہ نور علی نور ہو جائے گی۔

-☆-

Marfat.com

حضرت محمد بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ

مُحَمَّدُ بْنُ اَسْلَمَ يَقُوْلُ:

((لَوْ قَدَرْتُ أَنْ أَتَطَوَّعَ حَيْثُ لَايَرَانِيْ مَلَكَايَ لَفَعَلْتُ؛ خَوْفًامِنَ الرِّيَاءِ)).

ترجمہ:

حضرت محمد بن اسلم - رحمہ اللہ - فرماتے ہیں:

اگر مجھ میں یہ قوت ہوتی کہ نوافل ایسی جگہ ادا کرتا جہاں میرے اعمال لکھنے والے فرشتے بھی نہ دیکھ پاتے تو میں ایسا کر گزرتا ریاکاری کے خوف سے۔

- ☆ -

یہ وہ سعید لوگ ہیں جو ریاکاری سے دور بہت دور ہیں۔ یہ جانتے ہیں کہ ان کا کوئی عمل مخلوق کی نظر میں نہ آئے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے جذبہ میں اس درجہ فانی ہوتے ہیں کہ وہ چاہتے ہیں کراما کاتبین: اعمال لکھنے والے معزز فرشتے۔ ان کے اعمال صالحہ سے واقف نہ ہوں۔ کیونکہ آخر یہ فرشتے بھی تو مخلوق ہیں۔ انہوں نے اپنا عمل ان کے لئے نہیں کیا بلکہ خالق و مالک کے

Marfat.com

لئے کیا ہے اور وہ صرف اور صرف اللہ کو راضی کرنا چاہتے ہیں۔

اے اللہ!

اے ارحم الراحمین!

ایسے سعید لوگوں کے طفیل ہمیں بھی اخلاص کی دولت نصیب فرما، ہمیں بھی یہ جذبہ نصیب فرما کہ صرف اور صرف تیرے لئے تیری بندگی کریں اور تیرے احکامات کی تکمیل کریں۔

-☆-

Marfat.com

ایوب السختانی

كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ كُلَّهُ، فَيُخْفِيْ ذٰلِكَ، فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الصَّبَاحِ رَفَعَ صَوْتَهُ، كَأَنَّهُ قَامَ تِلْكَ السَّاعَةِ.

ترجمہ:

حضرت ایوب سختیانی - رحمہ اللہ -:

ساری رات قیام کرتے اور لوگوں سے پوشیدہ رکھتے۔ جب صبح کا وقت ہوتا تو اپنی آواز بلند کرتے تا کہ اہل خانہ کو معلوم ہو کہ وہ ابھی سو کے اٹھے ہیں۔

-☆-

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کو مطلوب
کثرتِ عمل نہیں بلکہ حُسنِ عمل

هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا.[1]

ترجمہ:

وہی ذات ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، اس وقت اس کا عرش پانی پر تھا، تاکہ تمہارا امتحان لے کہ تم میں زیادہ اچھے عمل کرنے والا کون ہے؟

-☆-

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا.[2]

(۱) سورہ ہود ۷

(۲) سورہ الکہف ۷

Marfat.com

ترجمہ:

جو کچھ زمین پر ہے اسے ہم نے اس (زمین) کیلئے باعث زینت بنایا تا کہ ہم ان کو آزمائیں کہ ان میں سے کون زیادہ اچھے عمل کرنے والا ہے۔

-☆-

اِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۔ ا؎

ترجمہ:

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے تو ہم اچھے عمل کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

-☆-

اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ○ ۲؎

ترجمہ:

جس نے موت اور زندگی کی تخلیق کی تا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون زیادہ اچھے عمل کرنے والا ہے اور غالب ہے، معاف کرنے والا ہے۔

-☆-

(۱) سورۃ الکہف ۳۰

(۲) سورۃ الملک ۲

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا حکم

عبادت اخلاص سے کرو

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ o

ترجمہ:

ان کو یہی حکم دیا گیا ہے کہ وہ اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں، یکسو ہو کر اور نماز پڑھیں، زکوٰۃ دیں اور یہی سچا دین ہے۔

-☆-

البینۃ 5

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کو قربانی کا گوشت مطلوب نہیں

بلکہ

اسکی بارگاہ میں تقویٰ دیکھا جاتا ہے

لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ.

ترجمہ:

اللہ کو جانوروں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا، البتہ تمہارا تقویٰ اس تک پہنچتا ہے۔

-☆-

الحج ۳۷

Marfat.com

اللہ تعالیٰ
ہر انسان کے ظاہر و باطن کو جانتا ہے

قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ یَعْلَمْهُ اللّٰهُ .

ترجمہ:

آپ کہہ دیجئے اگر تم اپنے سینوں میں کوئی بات چھپاؤ یا اس کو ظاہر کرو اللہ سب جانتا ہے۔

-☆-

آل عمران ۲۹

Marfat.com

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَاهِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا)).

ترجمة الحديث:

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فتح کے بعد ہجرت نہیں، البتہ جہاد اور نیت باقی ہیں۔ جب تمہیں جہاد پر نکلنے کیلئے طلب کیا جائے تو بلا تامل نکل کھڑے ہو۔

-☆-

صحیح البخاری	(۳۰۷۷)	۲-۹۳۶	
صحیح البخاری	(۳۹۰۰)	۳-۱۱۹۱	
صحیح البخاری	(۴۳۱۲)	۳-۱۳۰۱	
صحیح مسلم	(۱۸۶۴)	۳-۱۴۸۸	
صحیح الجامع الصغیر	(۷۵۶۳)	۲-۱۲۵۵	قال الالبانی صحیح
ارواء الغلیل	(۱۱۸۷)	۵-۸	قال الالبانی صحیح
ارواء الغلیل	(۱۲۰۹)	۵-۳۴	قال الالبانی صحیح
مشکاۃ المصابیح	(۳۷۴۲)	۲-۱۱	
صحیح ابن حبان	(۴۸۶۷)	۱۱-۲۰۹	قال شعیب الارنؤوط صحیح
مسند الامام احمد	(۱۹۹۱)	۲-۴۷۶	قال احمد شاکر صحیح
مسند الامام احمد	(۲۳۹۶)	۳-۹۵	قال احمد شاکر صحیح
مسند الامام احمد	(۳۳۳۵)	۳-۴۱۵	قال احمد شاکر صحیح
صحیح سنن ابوداؤد	(۲۴۸۰)	۲-۹۰	قال الالبانی صحیح
صحیح سنن الترمذی	(۱۵۹۰)	۲-۲۰۵	قال الالبانی صحیح

Marfat.com

عَنْ أَبِی یَزِیْدَ مَعْنِ بْنِ یَزِیْدَبْنِ الأَخْنَسِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَهُوَ وَأَبُوْهُ وَجَدُّهُ صَحَابِیُّوْنَ، قَالَ:

كَانَ أَبِی یَزِیْدُ أَخْرَجَ دَنَانِیْرَ یَتَصَدَّقُ بِهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِی الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَأَخَذْتُهَا فَأَتَیْتُهُ بِهَا فَقَالَ: وَاللّٰهِ! مَا إِیَّاکَ أَرَدْتُ، فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

((لَکَ مَا نَوَیْتَ یَا یَزِیْدُ! وَلَکَ مَا أَخَذْتَ یَا مَعْنُ)).

ترجمة الحدیث:

حضرت ابو یزید معن بن یزید بن اخنس رضی اللہ عنہم (یہ معن خود اس کے باپ یزید اور دادا اخنس تینوں صحابی ہیں) نے بیان فرمایا: کہ میرے باپ یزید نے کچھ دینار صدقے کیلئے نکالے اور وہ انہیں مسجد (نبوی) میں ایک آدمی کے پاس رکھ آئے (تا کہ وہ کسی ضرورت مند کو دے دیں)۔ میں مسجد میں آیا تو میں نے وہ دینار اس سے لے لئے (کیونکہ میں ضرورت مند تھا) اور وہ (گھر) لے آیا۔ (جب والد کو معلوم ہوا) تو انہوں نے فرمایا:

واللہ! تجھ کو دینے کا تو میں نے ارادہ ہی نہیں کیا تھا۔ چنانچہ میں اپنے والد کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے آیا اور یہ جھگڑا آپ کے سامنے پیش کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے یزید! تیرے لئے تیری نیت کا ثواب ہے اور اے معن تو نے جو لیا ہے وہ تیرے لئے (جائز) ہے۔

-☆-

صحیح البخاری	(۱۴۲۲)	۴۲۴-۱	
صحیح الجامع الصغیر	(۵۱۵۷)	۹۱۷-۲	قال الالبانی صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۱۹)	۱۱۲-۱	قال الالبانی صحیح
الترغیب والترہیب	(۲۳)	۶۸-۱	قال المحقق صحیح
مسند الامام احمد	(۱۵۸۰۴)	۳۴۸-۱۲	قال حمزہ احمد الزین صحیح

Marfat.com

اخلاص سے آراستہ عمل
کے ذریعے
جنت میں درجات بلند ہوتے ہیں

عَنْ سَعْدِبْنِ أَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ نِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ عَامَ حِجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجْعٍ اشْتَدَّ بِیْ فَقُلْتُ:

یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ! إِنِّیْ قَدْ بَلَغَ بِیْ مِنَ الْوَجْعِ مَا تَرَی، وَأَنَاذُوْ مَالٍ وَلَایَرِثُنِیْ إِلَّا ابْنَةٌ لِیْ، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَی مَالِیْ؟ قَالَ:

((لَا)). قُلْتُ: فَالشَّطْرُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ:

((لَا)). قُلْتُ: فَالثُّلُثُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ:

((الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ - أَوْ کَبِیْرٌ - إِنَّکَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَکَ أَغْنِیَاءَ خَیْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً یَتَکَفَّفُوْنَ النَّاسَ، وَإِنَّکَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِیْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَیْهَا حَتّٰی مَاتَجْعَلُ فِیْ فِیْ امْرَأَتِکَ)).

Marfat.com

قَالَ: فَقُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِیْ؟ قَالَ:

((إِنَّکَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِیْ بِہٖ وَجْہَ اللّٰہِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِہٖ دَرَجَۃً وَرِفْعَۃً، وَلَعَلَّکَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰی یَنْتَفِعَ بِکَ أَقْوَامٌ وَیُضَرَّ بِکَ آخَرُوْنَ. أَللّٰھُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِیْ ھِجْرَتَھُمْ، وَلَا تَرُدَّھُمْ عَلٰی أَعْقَابِھِمْ، لٰکِنِ الْبَأْسُ سَعْدُبْنُ خَوْلَۃَ)).

یَرْثِیْ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَکَّۃَ.

ترجمة الحديث:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری بیمار پرسی کیلئے حجۃ الوداع کے سال حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے مجھے اس وقت شدید درد تھا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ دیکھ رہے ہیں کہ میرا درد کیسی شدت اختیار کر گیا ہے۔ میں صاحب مال ہوں لیکن میری وارث صرف میری ایک بیٹی ہی ہے۔ کیا میں اپنے مال کا دو تہائی (۲/۳) حصہ خیرات کر دوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نہیں۔

صحیح البخاری	(۱۲۹۵)	۳۸۶-۱	
صحیح البخاری	(۲۷۴۲)	۸۴۲-۲	
صحیح مسلم	(۱۶۲۸)	۱۲۵۰-۳	
صحیح الجامع الصغیر	(۳۰۸۲)	۵۹۱-۱	قال الالبانی صحیح
الارواء الغلیل	(۸۹۹)	۴۱۶-۳	قال الالبانی صحیح
مشکاۃ المصابیح	(۳۰۰۷)	۲۳۹-۳	
مسند الامام احمد	(۱۴۸۲)	۲۲۸-۲	قال احمد محمد شاکر صحیح
مسند الامام احمد	(۱۴۸۸)	۲۳۱-۲	قال احمد محمد شاکر صحیح
صحیح سنن ابوداؤد	(۲۸۶۴)	۲۰۵-۲	قال الالبانی صحیح
صحیح سنن الترمذی	(۲۱۱۶)	۴۲۷-۲	قال الالبانی صحیح
سنن ابن ماجہ	(۲۷۰۸)	۳۱۵-۳	قال المحقق صحیح

Marfat.com

میں نے کہا: آدھا مال؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا پھر یارسول اللہ! ایک تہائی (۱/۳) مال صدقہ کر دوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تیسرا حصہ (تم خیرات کر سکتے ہو) اور تیسرا حصہ بھی زیادہ یا بڑا ہے۔ اس لئے کہ تم اپنے وارثوں کو صاحب حیثیت چھوڑ کر جاؤ، یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں کنگال کر کے جاؤ اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ (یاد رکھو) تم جو بھی اللہ کی رضا کیلئے خرچ کرو گے تو اس پر تمہیں اجر ملے گا۔ حتی کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو گے (اس پر بھی ثواب ہوگا)۔

میں نے کہا: یارسول اللہ! کیا میں اپنے ساتھیوں کے بعد پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا؟ (یعنی میرے ساتھی مجھ سے پہلے فوت ہو جائیں گے اور میں دنیا میں اکیلا رہ جاؤں گا؟)۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

(اگر ایسا ہوا بھی تو کیا؟ یہ تمہارے حق میں اچھا ہی ہے) اس لئے کہ ساتھیوں کی وفات کے بعد جب تم ان کے پیچھے رہ جاؤ گے تو جو بھی عمل اللہ کی رضا کیلئے کرو گے اس سے تمہارے درجے میں زیادتی اور بلندی ہی ہوگی۔ نیز شاید تمہیں مزید زندگی گزارنے کا موقع دیا جائے۔ حتی کہ کچھ لوگ (اہل ایمان) تم سے فائدہ اٹھائیں اور کچھ دوسرے لوگوں (کافروں) کو تم سے نقصان پہنچے۔

(پھر آپ نے دعا فرمائی) اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو جاری (پورا) فرما دے اور ان کو ان کی ایڑیوں پر نہ لوٹانا۔ لیکن قابل رحم سعد بن خولہ ہیں۔ ان کیلئے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمت کی دعا فرماتے تھے اس لئے کہ وہ مکے میں فوت ہوئے تھے۔

Marfat.com

عَنْ أَبِیْ بَکْرَةَ نُفَیْعِ بِنِ الْحَارِثِ الثَّقْفِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ:

((إِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْہِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِیْ النَّارِ)). قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! ہٰذَا الْقَاتِلُ فَمَابَالُ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ:

((إِنَّہٗ کَانَ حَرِیْصًا عَلَی قَتْلِ صَاحِبِہٖ)).

صحیح البخاری	(۳۱)	۱-۳۵	
صحیح البخاری	(۷۰۸۳)	۴-۲۲۱۵	
صحیح البخاری	(۶۸۷۵)	۴-۲۱۴۴	
صحیح مسلم	(۲۸۸۸)	۴-۲۲۱۳	
صحیح الجامع الصغیر	(۳۸۷)	۱-۱۳۰	قال الالبانی صحیح
الترغیب والترہیب	(۲۸۳۵)	۳-۴۷۴	قال المحقق صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۲۸۱۱)	۳-۶۸	قال الالبانی صحیح
صحیح سنن ابی داؤد	(۴۲۶۸، ۴۲۶۹)	۳-۱۴	قال الالبانی صحیح
صحیح ابن حبان	(۵۹۴۵)	۱۳-۲۷۳	قال شعیب الارنووط صحیح علی شرط مسلم
صحیح ابن حبان	(۵۹۸۱)	۱۳-۳۱۹	قال شعیب الارنووط صحیح علی شرط مسلم
السنن الکبری	(۳۵۷۲)	۳-۴۶۴	
سنن ابن ماجہ	(۳۹۶۴)	۴-۳۷۹	قال المحقق صحیح
سنن ابن ماجہ	(۳۹۶۵)	۴-۳۷۹	قال المحقق صحیح
صحیح سنن النسائی	(۴۱۲۷)	۳-۱۰۶	قال الالبانی صحیح
صحیح سنن النسائی	(۴۱۲۸،۲۹،۳۰،۳۱،۳۲،۳۳،۳۴،۳۵)	۳-۱۰۶،۷،۸	قال الالبانی صحیح
مسند الامام احمد	(۱۹۶۳۹)	۱۵-۲۴	قال حمزۃ احمد الزین صحیح
مسند الامام احمد	(۲۰۳۰۳)	۱۵-۲۱۱	قال حمزۃ احمد الزین صحیح
مسند الامام احمد	(۲۰۳۱۸)	۱۵-۲۱۶	قال حمزۃ احمد الزین صحیح
مسند الامام احمد	(۲۰۳۵۱)	۱۵-۲۲۵	قال حمزۃ احمد الزین صحیح
مسند الامام احمد	(۲۰۳۹۷)	۱۵-۲۳۷	قال حمزۃ احمد الزین صحیح
مشکاۃ المصابیح	(۳۴۷۰)	۳-۴۰۴	قال الالبانی متفق علیہ
السنن الکبری	(۳۵۷۳،۷۴،۷۵)	۳-۴۶۴	

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابو بکرہ نفیع بن حارث ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا:

جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں سونت کر ایک دوسرے کو (مارنے کی نیت سے) ملتے ہیں (ایک دوسرے کے مدمقابل آتے ہیں) تو یہ قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قاتل کا جہنمی ہونا تو سمجھ میں آتا ہے لیکن مقتول جہنمی کیوں کر ہوگا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس لئے کہ وہ بھی اپنے ساتھی (دوسرے مسلمان) کے قتل کا حریص تھا (یعنی اسے قتل کرنے کی نیت رکھتا تھا)۔

-☆-

Marfat.com

مسجد کی طرف اللہ تعالیٰ کی بندگی کی نیت سے چلنے والے کا
ہر قدم درجہ بلند کرتا ہے
ہر قدم گناہ مٹاتا ہے

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: صَلاۃُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَةٍ تَزِیْدُ عَلٰی صَلَاتِهِ فِیْ سُوْقِهِ وَبَیْتِهِ بِضْعًا وَ عِشْرِیْنَ دَرَجَةً، وَذَالِکَ أَنَّ أَحَدُهُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ أَتَی الْمَسْجِدَ لَا یُرِیْدُ إِلَّا الصَّلَاةَ، لَا یَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ یَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةٌ حَتّٰی یَدْخُلَ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِی الصَّلَاةِ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ هِیَ تَحْبِسُهُ، وَالْمَلَائِكَةُ یُصَلُّوْنَ عَلٰی أَحَدِكُمْ مَادَامَ فِیْ مَجْلِسِهِ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْهِ، یَقُوْلُوْنَ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، اَللّٰهُمَّ غْفِرْلَهُ، اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَیْهِ، مَالَمْ یُؤْذِ فِیْهِ، مَالَمْ یُحْدِثْ فِیْهِ.

صحیح الجامع الصغیر	(٣٨٢٣)	٢-١١٧
صحیح مسلم	(١٥٠٢)	١-٣١٧
صحیح مسلم	(٦٤٩)	١-٣٥٩

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کسی شخص کا باجماعت نماز پڑھنا اس کے گھر پر یا بازار میں تنہا نماز پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ بہتر ہے۔ اس لئے کہ جب کسی شخص نے اچھی طرح وضو کیا اور باوضو ہو کر مسجد کی جانب چلا صرف نماز ادا کرنے کیلئے نہ کہ دوسرے کام کیلئے تو اس کے ہر ایک قدم کے عوض اس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور اس کا ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔ جب تک کہ وہ شخص مسجد میں داخل نہ ہو جائے۔

اور جب وہ مسجد میں آ جائے تو وہ گویا نماز ادا کر رہا ہے جب تک کہ وہ نماز پڑھنے کیلئے ٹھہرا ہوا ہے۔ جب تک وہ اس جگہ بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز پڑھی تو فرشتے اس کیلئے دعا کرتے ہیں۔

اے میرے مولیٰ! اس شخص کی مغفرت فرما دے اور اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ یا الٰہی اس کی توبہ قبول فرما اور (یہ دعا اس وقت تک کی جاتی ہے) جب تک وہ کسی کو تکلیف نہ پہنچائے یا اس کا وضو نہ ٹوٹے۔

-☆-

صحیح سنن ابی داود	(۵۲۸)	۳-۱۵	قال الالبانی صحیح علی شرط البخاری
الترغیب والترہیب	(۴۵۱)	۱-۲۹۰	قال الالبانی صحیح
صحیح البخاری	(۴۷۷)	۱-۲۰۷	
صحیح سنن ابی داود	(۵۵۹)	۱-۱۶۶	قال الالبانی صحیح
سنن ابن ماجہ	(۷۷۳)	۱-۲۲۲	قال المحقق صحیح
الترغیب والترہیب	(۵۷۳)	۱-۳۳۲	قال المحقق صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۲۹۷)	۱-۲۳۹	قال الالبانی صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۴۰۲)	۱-۲۹۹	قال الالبانی صحیح
صحیح البخاری	(۲۱۱۹)	۲-۹۳۰	
صحیح ابن حبان	(۲۰۴۱)	۳-۶۶۴	قال الالبانی صحیح
مسند الامام احمد	(۷۴۲۴)	۷-۳۳۳	قال حمزہ شاکر صحیح
صحیح ابن حبان	(۲۰۴۳)	۵-۳۹۱	قال شعیب الارنؤوط اسنادہ صحیح علی شرط مسلم
صحیح البخاری	(۶۴۷)	۱-۱۲۵	
صحیح ابن خزیمہ	(۱۴۹۰)	۲-۲۰۱	قال المحقق صحیح
مشکاۃ المصابیح	(۷۰۲)	۱-۲۳۱	قال الالبانی متفق علیہ

Marfat.com

سراپا اخلاص
اپنے اعمال کو کوئی وقعت نہیں دیتے

عَنْ عِکْرَمَةَ :

اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُسَبِّحُ كُلَّ يَوْمٍ اِثْنَىْ عَشَرَ اَلْفَ تَسْبِيْحَةٍ، يَقُوْلُ:
اُسَبِّحُ بِقَدْرِ دِيَتِي(اَوْ ذَنْبِىْ). [1]

حضرت عکرمہ کا بیان ہے کہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روزانہ بارہ ہزار مرتبہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے تھے۔ بارہ ہزار مرتبہ سبحان اللہ کہتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے:

میں اپنی دیت یا اپنے گناہوں کی مقدار تسبیح کرتا ہوں۔

-☆-

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:
وَصَبُ الْمُؤْمِنِ كَفَّارَةٌ لِخَطَايَاهُ.

(۱) تہذیب السیر ۱-۳۰۹

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے:

مومن کی درد- مومن کی تھکاوٹ اس کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

-☆-

وصب: بیماری- درد

کبھی تھکاوٹ کا معنی بھی دیتا ہے۔

-☆-

قَدْ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ:

عَجِبْتُ مِنْ ضَاحِكٍ وَمِنْ وَرَائِهِ النَّارُ، وَمِنْ مَسْرُوْرٍ وَمِنْ وَرَائِهِ الْمَوْتُ.[1]

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود- رضی اللہ عنہ- فرمایا کرتے تھے:

مجھے تعجب وحیرانی ہے ایسے ہنسنے والے پر جس کے پیچھے آگ ہے۔ اور حیرانگی ہے ایسے خوش ہونے والے پر جس کے پیچھے موت ہے۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر (۱۰۹) ۱۱۹۵-۲ قال الالبانی صحیح

الترغیب والترہیب (۵۰۰۶) ۱۶۲-۴ قال المحقق صحیح

المستدرک للحاکم (۱۲۹۲) ۳۴۹-۱ قال الذہبی صحیح

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (۲۴۱۰) ۵۳۴-۵ قال الالبانی صحیح

(۱) تنبیہ المغترین ۴۱

Marfat.com

سراپا اخلاص کا وجود وہ پھول ہے
اسے ارادت سے سونگھنے والا اللہ تعالیٰ کا مشتاق بن جاتا ہے

كَانَ يَحْيَى بْنُ مُعَاذٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ:

وَلِيُّ اللّٰهِ رَيْحَانٌ فِي الْاَرْضِ، فَاِذَا شَمَّهُ الْمُرِيْدُوْنَ وَصَلَتْ رَائِحَتُهُ اِلَى قُلُوْبِهِمِ اشْتَاقُوْا اِلَى رَبِّهِمْ انتهى، فَتَأَمَّلْ يَا اَخِيْ حَالَكَ:

هَلْ اَحْبَبْتَ اَحَدًا لِلّٰهِ وَاَبْغَضْتَهُ كَذٰلِكَ لِلّٰهِ تَعَالٰى؟ اَمْ اَحْبَبْتَ بِالْهَوٰى وَاَبْغَضْتَ بِالْهَوٰى؟ وَابْكِ عَلٰى نَفْسِكَ وَاَكْثِرْ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ لَيْلًا وَنَهَارًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

ترجمہ:

حضرت یحییٰ بن معاذ -رحمہ اللہ علیہ- فرمایا کرتے تھے:

ولیّ اللہ- اللہ کا ولی- زمین میں خوشبو دینے والا پھول ہے۔ جب ارادت مند اسے سونگھتے ہیں، اس کی صحبت میں بیٹھتے ہیں تو اس کی خوشبو ان کے دلوں تک پہنچ جاتی ہے پھر وہ اپنے رب کے

Marfat.com

مشتاق ہو جاتے ہیں۔

اے میرے بھائی! اپنے حال پر غور کر۔

کیا تو نے کسی سے اللہ کیلئے محبت کی ؟اور کیا تو نے کسی سے اللہ کیلئے ایسے ہی ناپسندیدگی کی؟ یا تو نے خواہش نفس کی بنا پر محبت کی اور خواہش نفس کی بنا پر کسی سے نفرت کی؟

اپنی جان پر رو، صبح وشام استغفار کی کثرت کر۔

الحمد للہ رب العلمین۔

-☆-

تنبیہ المغترین ۴۰

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نظر رحمت سے صحابہ کرام سراپا اخلاص بن گئے

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ، فَنَزَلَ اَعْلَی الْمَدِیْنَةِ فِیْ حَیٍّ یُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَاَقَامَ النَّبِیُّ فِیْهِمْ اَرْبَعَ عَشَرَةَ لَیْلَةً ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی بَنِی النَّجَّارِ فَجَاءُ وا مُتَقَلِّدِی السُّیُوْفِ، کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ وَاَبُوْبَکْرٍ رِدْفُهٗ وَمَلَاءُ بَنِی النَّجَّارِ حَوْلَهٗ حَتّٰی اَلْقٰی بِفِنَاءِ اَبِیْ اَیُّوْبَ وَکَانَ یُحِبُّ اَنْ یُصَلِّیَ حَیْثُ اَدْرَکَتْهُ الصَّلَاةُ، وَیُصَلِّیْ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَاَنَّهٗ اَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَاَرْسَلَ اِلٰی مَلَاءٍ مِنْ بَنِی النَّجَّارِ فَقَالَ:

یَابَنِی النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِیْ بِحَائِطِکُمْ.

قَالُوْا!! لَاوَاللّٰهِ لَانَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

فَقَالَ اَنَسٌ:

Marfat.com

وَكَانَ فِيهِ مَا أَقُوْلُ لَكُمْ قُبُوْرُ الْمُشْرِكِيْنَ وَفِيْهِ خَرِبٌ وَفِيْهِ نَخْلٌ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوْا عِضَادَتَيْهِ الْحِجَارَةَ، وَجَعَلُوْا يَنْقُلُوْنَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُوْنَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةْ

فَاغْفِرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةْ

صحیح البخاری	(۴۲۸)	۱۵۲-۱	
صحیح البخاری	(۱۸۶۸)	۵۳۳-۱	
صحیح البخاری	(۲۱۰۶)	۶۲۷-۲	
صحیح البخاری	(۲۷۷۱)	۸۵۵-۲	
صحیح البخاری	(۲۷۷۴،۲۷۷۹)	۸۵۶،۸-۲	
صحیح البخاری	(۳۹۳۲)	۱۲۰۲-۳	
صحیح مسلم	(۵۲۴)	۳۷۳-۱	
مسند الامام احمد	(۱۳۱۲۴)	۱۱۰-۱۱	قال حمزہ احمد الزین صحیح
مسند الامام احمد	(۱۳۱۷۱)	۱۱۶-۱۱	قال حمزہ احمد الزین صحیح
السنن الکبریٰ للبیہقی	(۱۷۱۱۹)	۶۷-۹	قال المحقق صحیح
السنن الکبریٰ للنسائی	(۷۱۳)	۳۶۹-۱	
صحیح ابن حبان	(۲۳۲۸)	۹۷-۲	قال شعیب الارنؤوط صحیح
سنن ابن ماجہ	(۷۴۲)	۳۰۲-۱	قال المحقق صحیح
صحیح سنن ابن ماجہ	(۶۱۱)	۲۳۰-۱	قال الالبانی صحیح
سنن ابی داود	(۴۵۳)	۱۸۵-۱	
صحیح سنن ابی داود	(۴۵۳)	۱۳۴-۱	قال الالبانی صحیح
صحیح سنن ابی داود	(۴۵۴)	۱۳۴-۱	قال الالبانی صحیح
صحیح سنن النسائی	(۷۰۱)	۲۳۲-۱	قال الالبانی صحیح
شرح السنۃ	(۳۷۶۵)	۳۶۶-۱۳	قال البغوی متفق علی صحتہ
جامع الاصول	(۹۷۱۵)	۱۹۴-۱۱	

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مدینہ منورہ نزول اجلال فرمایا تو پہلے عوالی مدینہ میں بنوعمرو بن عوف قبیلہ میں تشریف لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں چودہ (۱۴) دن قیام فرمایا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنونجار کو پیغام بھجوایا تو وہ اپنی تلواریں حمائل کیے ہوئے بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی سواری پر جلوہ افروز ہیں اور حضور کے پیچھے حضرت ابوبکر بیٹھے ہوئے ہیں۔ بنونجار کے خوش قسمت صحابہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جھرمٹ میں لیا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سامان مبارک حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے صحن میں رکھوا دیا۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (پہلے) جہاں صلاۃ کا وقت ہوتا وہیں صلاۃ ادا فرما لیتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکریوں کے باڑوں میں بھی صلاۃ ادا فرما لیا کرتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد شریف بنانے کا حکم صادر فرمایا تو (مسجد کی جگہ کے حصول کیلئے) بنونجار کو بلا بھیجا اور فرمایا:

اے بنونجار! اپنے اس قطعہ زمین کی مجھ سے قیمت لے لو۔

انہوں نے عرض کی:

اللہ کی قسم! ہم اسکی قیمت اللہ تعالیٰ سے لیں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اس قطعہ زمین میں وہ تھا جو میں تمہیں کہتا ہوں اس میں مشرکین کی کچھ قبریں تھیں اور اس

Marfat.com

میں خرب تھے اور اس میں کھجور کے درخت تھے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم ارشاد فرمایا:

مشرکین کی قبروں کے بارے میں تو انہیں اکھیڑ دیا گیا۔

خرب کے بارے میں حکم دیا تو انہیں برابر کر دیا گیا۔

کھجور کے درختوں کے بارے میں تو انہیں کاٹ دیا گیا پھر کھجور کے کٹے ہوئے درختوں کو مسجد کے قبلہ کی جانب لائن میں رکھ دیا گیا۔

اور اس کے دونوں بازوؤں پر (جہاں چوکھٹ کی لکڑیاں رہتی ہیں) پتھر رکھ دیے گئے۔صحابہ کرام پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے تھے اور رجز پڑھتے جاتے تھے۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ساتھ فرماتے جاتے تھے:

اَللّٰهُمَّ لاخَيْرَ اِلاخَيْرُ الآخِرَة

فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَ

اے اللہ! حقیقی بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے۔

اے اللہ! انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

-☆-

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے
لا الٰہ الا اللہ کہنے والا
آگ پر حرام ہے

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ الْاَنْصَارِیُّ اَنَّهُ عَقَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَافِیْ وَجْهِهٖ مِنْ بِئْرٍ كَانَتْ فِیْ دَارِهِمْ فَزَعَمَ مَحْمُوْدٌ اَنَّهُ سَمِعَ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْاَنْصَارِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

كُنْتُ اُصَلِّیْ لِقَوْمِیْ بِبَنِیْ سَالِمٍ وَكَانَ یَحُوْلُ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ وَادٍ اِذَا جَاءَتِ الْاَمْطَارُ فَیَشُقُّ عَلَیَّ اجْتِیَازُهُ قِبَلَ مَسْجِدِهِمْ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ:

اِنِّیْ اَنْكَرْتُ بَصَرِیْ وَاِنَّ الْوَادِیَ الَّذِیْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ قَوْمِیْ یَسِیْلُ اِذَاجَاءَتِ الْاَمْطَارُفَیَشُقُّ عَلَیَّ اجْتِیَازُهُ فَوَدِدْتُّ اَنَّكَ تَاتِیْ فَتُصَلِّیْ مِنْ بَیْتِیْ مَكَانًا اَتَّخِذُهُ

Marfat.com

مُصَلًّی. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

سَأَفْعَلُ فَغَدَا عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّھَارُ. فَاسْتَاذَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاذِنْتُ لَہٗ فَلَمْ یَجْلِسْ حَتّٰی قَالَ:

اَیْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّیَ مِنْ بَیْتِکَ؟. فَاَشَرْتُ لَہٗ اِلَی الْمَکَانِ الَّذِیْ اُحِبُّ اَنْ اُصَلِّیَ فِیْہِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَبَّرَ وَصَفَفْنَا وَرَاءَ ہٗ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ. ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِیْنَ سَلَّمَ فَحَبَسْتُہٗ عَلٰی خَزِیْرٍ یُصْنَعُ لَہٗ فَسَمِعَ اَھْلُ الدَّارِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ فَثَابَ رِجَالٌ مِنْھُمْ حَتّٰی کَثُرَ الرِّجَالُ فِی الْبَیْتِ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْھُمْ: مَافَعَلَ مَالِکٌ لَا اَرَاہُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْھُمْ: ذَاکَ مُنَافِقٌ لَا یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

لَا تَقُلْ ذَاکَ اَلَا تَرَاہُ قَالَ: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَبْتَغِی بِذَالِکَ وَجْہَ اللّٰہِ؟ فَقَالَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ اَمَّا نَحْنُ فَوَاللّٰہِ لَا نَرٰی وُدَّہٗ وَلَا حَدِیْثَہٗ اِلَی الْمُنَافِقِیْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ قَدْحَرَّمَ عَلَی النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَبْتَغِیْ بِذَالِکَ وَجْہَ اللّٰہِ.

قَالَ مَحْمُوْدٌ: فَحَدَّثْتُھَا قَوْمًا فِیْھِمْ اَبُوْ اَیُّوْبَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَتِہِ الَّتِیْ تُوُفِّیَ فِیْھَا وَیَزِیْدُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ عَلَیْھِمْ بِاَرْضِ الرُّوْمِ فَاَنْکَرَھَا عَلَیَّ اَبُوْ اَیُّوْبَ قَالَ وَاللّٰہِ مَا اَظُنُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاقُلْتَ قَطُّ فَکَبُرَ ذٰلِکَ عَلَیَّ فَجَعَلْتُ لِلّٰہِ عَلَیَّ اِنْ سَلَّمَنِیْ حَتّٰی اَقْفُلَ مِنْ غَزْوَتِیْ اَنْ اَسْاَلَ عَنْھَا عِتْبَانَ بْنَ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِنْ وَجَدْتُہٗ حَیًّا فِیْ مَسْجِدِ قَوْمِہٖ فَقَفَلْتُ فَاَھْلَلْتُ بِحَجَّۃٍ اَوْ بِعُمْرَۃٍ ثُمَّ سِرْتُ حَتّٰی قَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَاَتَیْتُ بَنِیْ سَالِمٍ فَاِذَا عِتْبَانُ شَیْخٌ

Marfat.com

اَعْـمَـی یُـصَـلِّی لِقَوْمِهِ فَلَمَّاسَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ سَلَّمْتُ عَلَیْهِ وَاَخْبَرْتُهُ مَنْ اَنَا ثُمَّ سَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِکَ الْحَدِیْثِ فَحَدَّثَنِیْهِ کَمَا حَدَّثَنِیْهِ اَوَّلَ مَرَّةٍ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابن شہاب نے کہا کہ مجھے محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جانا اور اس کلی کو جانا جو آپ نے ان کے گھر والے کنویں کے پانی سے ربیع کے منہ پر ڈالی تھی ۔ محمود بن ربیع نے کہا کہ انہوں نے حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ اور وہ ان لوگوں میں سے تھے جو غزوہ بدر میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ، سے سنا وہ ارشاد فرما رہے تھے:

کہ میں قبیلہ بنی سالم میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا تھا۔ میرے اور ان کے درمیان ایک وادی تھی ۔ جب بارشیں ہوتیں تو مجھ پر ان کی مسجد کی طرف جانے کیلئے اس وادی سے گزرنا مشکل ہو جاتا۔ میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا:

صحیح البخاری	(۴۲۵)	۱۵۱-۱	
صحیح البخاری	(۶۸۶)	۲۱۶-۱	
صحیح البخاری	(۸۴۰)	۲۵۵-۱	
صحیح البخاری	(۱۱۸۶)	۳۵۰-۱	
صحیح البخاری	(۶۹۳۸)	۲۱۶۶-۴	
صحیح مسلم	(۳۳)	۶۱-۱	
مسند الامام احمد	(۲۳۶۷۰)	۱۱۳-۱۷	قال حمزة احمد الزين صحيح
مسند الامام احمد	(۲۳۶۷۱)	۱۱۴-۱۷	قال حمزة احمد الزين صحيح
صحیح ابن حبان	(۲۲۳)	۴۵۷-۱	قال شعیب الارؤوط صحیح علی شرط مسلم
سنن ابن ماجه	(۷۵۴)	۴۱۰-۱	قال المحقق متفق علیه
صحیح سنن النسائی	(۷۸۷)	۲۶۱-۱	قال الالبانی صحیح
صحیح سنن النسائی	(۸۴۳)	۲۷۹-۱	قال الالبانی صحیح
صحیح سنن النسائی	(۱۳۲۶)	۴۲۷-۱	قال الالبانی صحیح

Marfat.com

میری نظر کمزور ہے اور وہ وادی جو میرے اور میری قوم کے درمیان ہے جب بارشیں ہوں تو بہتی ہے اور مجھ پر اس کا عبور کرنا میرے لئے مشکل ہوتا ہے۔

میری خواہش ہے کہ آپ (میرے گھر) تشریف لائیں اور میرے گھر میں کسی ایک جگہ نماز ادا فرمائیں تاکہ میں اس جگہ کو اپنی نماز کیلئے مصلیٰ بنالوں۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہم عنقریب آئیں گے۔ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: صبح کے وقت سورج بلند ہونے کے بعد حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت طلب فرمائی تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (اندر تشریف لانے کی) اجازت دے دی۔ آپ (داخل ہونے کے بعد) بیٹھے نہیں حتی کہ ارشاد فرمایا:

تم اپنے گھر میں کس جگہ کو پسند کرتے ہو کہ میں وہاں نماز پڑھوں۔ میں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا جس کو میں پسند کرتا کہ میں وہاں نماز پڑھوں۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی۔ آپ نے دو رکعتیں نماز پڑھی۔ پھر آپ نے سلام پھیرا اور ہم نے بھی جب آپ نے سلام پھیرا ہم نے سلام پھیر دیا۔

گوشت اور موٹے آٹے سے جو آپ کیلئے کھانا تیار کیا گیا تھا اس کو تناول فرمانے کیلئے میں نے آپ کو روک لیا اور محلہ والوں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میرے گھر تشریف لانے کی خبر سنی تو ان میں سے لوگ ہمارے گھر جمع ہو گئے یہاں تک کہ گھر میں لوگوں کی کثرت ہو گئی۔ ان میں سے ایک شخص (عتبان بن مالک) نے کہا:

مالک بن دخشن کا کیا حال ہے وہ مجھے نظر نہیں آرہا۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا وہ منافق ہے۔ اللہ تعالیٰ اور کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہیں رکھتا۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اس طرح نہ کہو۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کیلئے لا الہ الا اللہ کہتا ہے۔ اس شخص نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جاننے والے ہیں۔

Marfat.com

اللہ کی قسم! ہم تو اس کی دوستی اور گفتگو کا رجحان منافقوں کی طرف دیکھتے ہیں۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص فقط رضائے الٰہی کی خاطر لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ کو حرام کر دیا۔

محمود بن ربیع انصاری نے کہا: میں نے یہ حدیث چند لوگوں سے بیان کی جن میں حضرت ابو ایوب انصاری صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے۔ اور میں نے یہ حدیث اس غزوہ میں بیان کی جس میں آپ فوت ہوئے اور یزید بن معاویہ قسطنطنیہ میں (معاویہ بن ابوسفیان کی طرف سے) ان کا امیر لشکر تھے۔ حضرت ابوایوب (خالد بن زید) انصاری رضی اللہ عنہ نے مجھ پر اس واقعہ کا انکار کر دیا اور کہا: اللہ کی قسم! میرا ہرگز یہ گمان نہیں ہے کہ جو تم نے کہا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو۔

محمود بن ربیع کہتے ہیں مجھ پر حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی یہ بات ناگوار وگراں گزری اور میں نے اللہ تعالیٰ کیلئے اپنے آپ پر لازم کر لیا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے صحیح سلامت رکھا اور اس غزوہ سے واپس آیا تو عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے اگر میں نے ان کو آپ کی قوم کی مسجد میں زندہ پایا تو اس واقعے کے متعلق ضرور دریافت کروں گا۔

محمود بن ربیع کہتے ہیں: اس غزوہ سے واپس آیا تو میں نے حج یا عمرے کا احرام باندھا پھر میں چلا حتی کہ مدینہ منورہ آیا۔ قبیلہ بنی سالم کے پاس آیا تو دیکھا حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ بوڑھے اور نابینا ہیں۔ اپنی قوم کو نماز پڑھا رہے ہیں اور جب آپ نے نماز سے سلام پھیرا تو میں نے آپ کو سلام کہا اور ان کو بتایا کہ میں کون ہوں۔

پھر میں نے ان سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے اس طرح حدیث بیان فرمائی جس طرح پہلی مرتبہ بیان کی تھی۔

-☆-

Marfat.com

صالحین کی صحبت
اخلاص عطا کرتی ہے

كَانَ اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ:

لَيْسَ شَيْءٌ اَنْفَعَ لِقَلْبِ الْعَبْدِ مِنْ مُخَالَطَةِ الصَّالِحِيْنَ وَالنَّظَرِ اِلٰى اَفْعَالِهِمْ، وَلَيْسَ شَيْءٌ اَضَرَّ عَلَى الْقَلْبِ مِنْ مُخَالَطَةِ الْفَاسِقِيْنَ وَالنَّظَرِ اِلٰى اَفْعَالِهِمْ۔

ترجمہ:

حضرت احمد بن حرب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

صالحین کی صحبت اور ان کے افعال پر نظر رکھنے سے بڑھ کر کوئی چیز بندہ مومن کے دل کیلئے فائدہ مند نہیں اور فاسقین کی صحبت اور ان کے افعال پر نظر رکھنے سے بڑھ کر کوئی چیز مومن کے دل کیلئے نقصان دہ نہیں۔

-☆-

تنبیہ المغترین ۵۱

Marfat.com

سراپا اخلاص علماء

حاکمان وقت سے دور رہتے ہیں

كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ:

لَقَدْ اَدْرَكْنَا الْعُلَمَاءَ وَهُمْ يَرَوْنَ جُلُوْسَهُمْ فِيْ بَيْتِهِمْ اَفْضَلَ، فَصَارُوا الْيَوْمَ وُزَرَاءَ الْاُمَرَاءِ وَقَهَارِمَةُ الظَّلَمَةِ.

ترجمہ:

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

ہم نے ایسے علماء کو پایا ہے، انکی صحبت اختیار کی ہے جو لوگوں میں بیٹھنا افضل جانتے تھے لیکن اب علماء امراء کے وزیر اور ظالموں کے مددگار بن گئے ہیں۔

-☆-

تنبیہ المغترین ۳۸

Marfat.com

مخلص آدمی

اللہ تعالیٰ کا سچا بندہ ہے

كَانَ عُتْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ:

اِذَاوَافَقَتْ سَرِيْرَةُ الْعَبْدِعَلَانِيَتَهُ قَالَ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ:

هٰذَا عَبْدِیْ حَقًّا.

ترجمہ:

جناب عتبہ بن عامر رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

جب بندے کا باطن اس کے ظاہر کی موافقت کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے:

یہ میرا سچا بندہ ہے۔

-☆-

تنبیہ المغترین　۳۶

Marfat.com

دل کا رونا آنکھ کے رونے سے افضل و برتر ہے

كَانَ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ:
بُكَاءُ الْقَلْبِ خَيْرٌ مِنْ بُكَاءِ الْعَيْنِ .

ترجمہ:
حضرت معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:
دل کا رونا آنکھ کے رونے سے بہتر ہے۔

-☆-

تنبیہ المغترین ۳۶

Marfat.com

رات کی تاریکی میں ادا کیے گئے نوافل جنت لے جاتے ہیں

رَاٰی بَعْضُهُمُ الْجُنَیْدَ رَحِمَهُ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهٖ فَقَالَ لَهٗ:

مَافَعَلَ اللّٰهُ بِکَ؟ فَقَالَ: قَدْطَاحَتْ تِلْکَ الاشارات، وفنیت تلک الْعِبَارَاتُ، وَمَانَفَعْنَا اِلَّا بَعْضُ رُکَیْعَاتٍ کُنَّا نَرْکَعُهَا فِی السَّحَرِ.

ترجمہ:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد کسی نے آپ کو خواب میں دیکھا۔ اس نے عرض کی:

اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا کیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

ہمارے وہ اشارات ضائع ہو گئے، ہماری وہ عبارتیں فنا ہو گئی ہیں۔ نفع دیا تو ان چند رکعات نے جو ہم سحری کے وقت پڑھا کرتے تھے۔

تنبیہ المغترین ۳۰

Marfat.com

جو رات کی تاریکی میں اللہ کو یاد نہ کرے
وہ علم دین کے لائق نہیں

كَانَ الْإِمَامُ اَحْمَدُبْنُ حَنبَلَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَارَاَى طَالِبَ الْعِلْمِ لَايَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ يَكُفُّ عَنْ تَعْلِيْمِهٖ،وَقَدْبَاتَ عِنْدَهُ اَبُوْعَصْمَةَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِىْ فَوَضَعَ لَهُ الْإِمَامُ اَحْمَدُمَاءً لِلْوُضُوْءِ، ثُمَّ جَاءَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَوَجَدَهُ نَائِمًاوَالْمَاءُ بِحَالِهٖ فَاَيْقَظَهُ وَقَالَ لَهُ:لِمَ جِئْتَ يَااَبَاعَصْمَةَ؟فَقَالَ لَهُ:جِئْتُ اَطْلُبُ مِنْكَ الْحَدِيْثَ يَااِمَامُ،فَقَالَ لَهُ الْإِمَامُ اَحْمَدُ: كَيْفَ تَطْلُبُ الْحَدِيْثَ وَلَيْسَ لَكَ تَهَجُّدٌفِى اللَّيْلِ؟اِذْهَبْ مِنْ حَيْثُ جِئْتَ.

ترجمہ:

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ مبارکہ تھا

جب آپ کسی طالب علم کو دیکھتے کہ وہ رات تہجد کی نماز ادا نہیں کرتا تو اس کو تعلیم دینے سے رک جاتے۔ایک مرتبہ آپ کے پاس ابو عصمہ نے رات گزاری تو حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے

تنبیہ المغترین ۳۳

Marfat.com

اس کے وضو کیلئے پانی رکھ دیا۔ پھر حضرت امام فجر سے پہلے آئے تو دیکھا کہ ابو عصمہ سویا ہوا ہے اور پانی اسی طرح پڑا ہے۔ آپ نے اسے جگایا اور اسے فرمایا:

اے ابو عصمہ! کیسے آنا ہوا؟ اس نے آپ سے عرض کی: اے امام! میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ سے حدیث پاک سیکھوں تو حضرت امام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

تم کیسے حدیث پاک حاصل کر سکتے ہو حالانکہ تم رات کو تہجد کی نماز نہیں ادا کرتے۔

چلے جاؤ جہاں سے آئے ہو۔

-☆-

Marfat.com

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی وصیت مبارکہ
حضرت ابوالعالیہ کو

قَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ:
قَالَ لِي اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
لَاتَعْمَلْ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَيَكِلَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَنْ عَمِلْتَ لَهُ.

ترجمہ:

حضرت ابوالعالیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:
مجھ سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا:
کوئی کام غیر اللہ کیلئے نہ کرنا ورنہ اللہ تعالیٰ تجھے اس کے سپرد کردے گا جس کیلئے تم نے کام کیا ہے۔

-☆-

Marfat.com

اقتدار کا طلبگار
فلاح نہیں پاسکتا

وَقَالَ یَحْیَ بْنُ مُعَاذٍ:

لَایُفْلِحُ مَنْ شَمَمْتَ رَائِحَةَ الرِّیَاسَةِ مِنْهُ .

ترجمہ:

حضرت یحیی بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

جس آدمی سے ریاست واقتدار کی بو محسوس ہو وہ کبھی فلاح نہیں پا سکتا۔

-☆-

Marfat.com

شُہرت کا خواہش مند
مخلص نہیں ہوسکتا

قال ایوب السختیانی :

مَا صَدَقَ عَبْدٌ قَطُّ فَاَحَبَّ الشُّهْرَةَ

ترجمہ:

حضرت ایوب سختیانی نے فرمایا:

وہ بندہ کبھی بھی سچا نہیں ہوسکتا جوشہرت وناموری کو پسند کرے۔

-☆-

Marfat.com

ریا کار کے اعمال باطل ہیں

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

ترجمہ:

جو دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہیں ہم دنیا ہی میں انہیں ان کے اعمال کی پوری جزا دے دیتے ہیں۔ دنیا میں انہیں نقصان میں نہیں رکھا جاتا۔ یہی لوگ ہیں جن کیلئے آخرت میں سوائے جہنم کی آگ کے اور کچھ نہیں ہے۔ انہوں نے دنیا میں جو کچھ کیا وہ ضائع ہو گیا یہ لوگ باطل عمل ہی کرتے رہے۔

-☆-

ھود ۱۶،۱۵

Marfat.com

ریا کار کا عمل برباد ہے

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اَنَا اَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَکَ فِیْهِ مَعِیَ غَیْرِیْ، تَرَکْتُهُ وَشِرْکَهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:
میں تمام شریکوں کی نسبت ہر قسم کے شرک سے بہت زیادہ بے زار ہوں۔ جس نے کسی عمل میں میرے ساتھ کسی اور کو شریک کیا تو میں اسے اور اس کے شرکیہ عمل کو رد کر دیتا ہوں۔

-☆-

صحیح مسلم	(۲۹۸۵)	۲۲۸۹-۴	
صحیح مسلم	(۷۴۷۵)	۴۰۲-۴	
جامع الاصول	(۲۶۵۱)	۳۹۹-۴	قال المحقق صحیح
صحیح الجامع الصغیر	(۴۳۱۳)	۷۹۵-۲	قال الالبانی صحیح
مشکاۃ المصابیح	(۲۰)	۶۸-۱	
مشکاۃ المصابیح	(۵۲۳۵)	۶۰-۵	

Marfat.com

ریاکار کی ریاکاری ایک دن عیاں ہو جاتی ہے

عَنْ جُنْدب بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يُسْمِعْ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهِ، وَمَنْ يُرَاءِ يُرَاءِ اللّٰهُ بِهِ.

صحیح البخاری	(۶۴۹۹)	۲۰۳۹-۴	
صحیح مسلم	(۲۹۸۶)	۲۲۸۹-۴	
صحیح مسلم	([illegible])	۲۰۳-۴	
جامع الاصول	(۹۳-۲)	۶۰۰-۱۱	قال محقق صحیح
صحیح الجامع الصغیر	(۲۱۲۱)	۱۰۹۰-۱	قال الالبانی صحیح
مشکوۃ المصابیح	(۵۳۲۲)	۲۱-۵	قال الالبانی [illegible]
مسند الامام احمد	(۱۹۸۱۱)	[illegible]	قال [illegible] صحیح
صحیح ابن حبان	(۴۰۶)	۱۳۳-۲	قال شعیب [illegible]
سنن ابن ماجہ	(۴۲۰۶)	۵۱۳-۲	قال محقق صحیح
صحیح سنن ابن ماجہ	(۳۳۷۲)	۳۰۲-۳	قال الالبانی صحیح

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے شہرت چاہی تو اللہ تعالیٰ اس کی (بداعمالیوں کی) تشہیر کر دے گا۔ اور جس نے ریاکاری کی تو اللہ تعالیٰ اس کے عیوب سب پر عیاں کر دے گا۔

-☆-

Marfat.com

ریا کار کا کوئی ٹھکانہ نہیں

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَنَا اَغْنَى الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ، فَمَنْ عَمِلَ لِیْ عَمَلًا اَشْرَکَ فِیْهِ غَیْرِیْ، فَاَنَا مِنْهُ بَرِیْءٌ وَّهُوَ لِلَّذِیْ اَشْرَکَ.

ترجمة الحدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

جامع الاصول	(٢٦٥١)	٣-٤٩٩	قال المحقق صحیح
صحیح الجامع الصغیر	(٤٣١٣)	٢-٩٥٥	قال الالبانی صحیح
مسند الامام احمد	(٧٩٩٦)	٩-١١٤	قال حمزة احمد الزین صحیح
مسند الامام احمد	(٧٩٩٧)	٩-١١٤	قال حمزة احمد الزین صحیح
صحیح ابن حبان	(٣٩٥)	٢-١٣٠	
سنن ابن ماجہ	(٤٢٠٢)	٢-٥١١	قال المحقق صحیح
صحیح ابن ماجہ	(٤٢٧٧)	٣-٣٧١	قال الالبانی صحیح
الترغیب والترہیب	(٢٩)	١-١٣	قال المحقق صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(٣٠)	١-١٢١	قال الالبانی صحیح

Marfat.com

میں تمام شریکوں کی نسبت ہر قسم کے شرک سے بہت زیادہ بے زار ہوں۔ جس نے کسی عمل میں میرے سوا کسی اور کو شریک کیا تو میں اس سے بری ہوں وہ عمل اسی کیلئے ہوگا جس کو اس نے شریک کیا تھا۔

-☆-

رحمان ورحیم اللہ جس کی رحمت کی بارش مسلسل برستی رہتی ہے۔ جس کے لطف وکرم کا کوئی کنارہ نہیں وہ جب معاف کرنے پر آ جائے تو چشم زدن میں لاکھوں گناہ معاف کر دیتا ہے لیکن:

اس درجہ بالا حدیث پاک میں جلال الٰہی نمایاں ہے۔ اللہ تعالیٰ شرک اور شرک کی کسی بھی قسم کو پسند نہیں کرتا۔ جو آدمی نیک اعمال میں دکھلاوے کی ملاوٹ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کر دیتا ہے۔ العیاذ باللہ من ذلک۔

غور کیجئے!

ایک آدمی دن بھر نیکیاں کرتا، حسنات سے اپنا دامن بھرتا جاتا ہے بلکہ بات دن دو دن کی نہیں زندگی کے ماہ وسال اسی عالم میں گزارتا ہے۔ صبح سے لیکر شام تک اور شام سے لیکر صبح تک وہ عبادت میں مگن رہتا ہے۔ اس کی جوانی اس کا بڑھاپا جو کئی دہائیوں پر مشتمل ہے وہ بھی عبادت وریاضت سے خالی نہیں۔ لیکن اس عبادت گزار میں ایک خامی ہے کہ وہ یہ چاہتا ہے کہ اس کی بندگی، اس کی عبادت، اس کی آہ ومناجات کی لوگوں کو بھی خبر ہو اور وہ بھی اسے تحسین کی نگاہ سے دیکھیں۔ بس یہی خامی اسکی تمام خوبیوں کو لے ڈوبتی ہے۔ وہ جلال الٰہی کی زد میں آتا ہے۔ حاکم مطلق خالق کائنات فرماتا ہے:

میں تمام شریکوں کی نسبت ہر قسم کے شرک سے بہت زیادہ بے زار ہوں۔ جس نے عمل میرے لئے کیا اور اس میں کسی اور کو بھی شریک کیا تو میں اس سے بری ہوں۔

وہ عابد وصالح آدمی زندگی بھر اللہ کیلئے بندگی کرتا ہے لیکن ساتھ ساتھ اسکی نیت یہ بھی ہے کہ لوگ اسے عبادت گزار کہہ دیں۔ بس اس نیت سے اس کی زندگی بھر کی کمائی سے اللہ بیزار ہو جاتا ہے اور فرماتا ہے:

Marfat.com

اس کا اجر وثواب اس سے لو جس کو شریک ٹھہرایا ہے۔

اے خالق و مالک!

اے میرے پروردگار!

یہ نفس کی باریکیاں یہ شیطان کی چالیں، جو شیطان ہماری رگوں میں دوڑ جاتا ہے ہم ان سے نہیں بچ سکتے۔ اے اللہ! تیری مدد واعانت درکار ہے، ہم سے تو کوئی نیکی بھی نہیں ہوتی اگر ہو بھی جائے تو شیطان اپنے دام میں پھنسا لیتا ہے۔ اب تیری دستگیری درکار ہے، تیرے کرم کے سوالی ہیں۔ ہماری کوتاہیاں، ہماری لغزشیں معاف کر دے اور ہمیں اپنا صحیح بندہ بننے کی توفیق ارزانی فرما۔

رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاہُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ.

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ.

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَائُکَ اَسْاَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ ھُوَ لَکَ سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ اَوْ اَنْزَلْتَہٗ فِیْ کِتَابِکَ اَوْ عَلَّمْتَہٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِہٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ

وَنُوْرَ صَدْرِیْ وَجَلَاءَ حُزْنِیْ وَذَھَابَ ھَمِّیْ.

اَللّٰھُمَّ شَرِّفْنِیْ بِاتِّبَاعِ نَبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی وَرَسُوْلِکَ الْمُرْتَضٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ.

اَللّٰھُمَّ کُنْ لِّیْ وَلِیًّا مُّرْشِدًا فِیْ جَمِیْعِ اَحْوَالِیْ وَاجْعَلْ سِرِّیْ اَحْسَنَ وَاَزْکٰی وَطَھِّرْ قَلْبِیْ مِنَ الْحِقْدِ وَالْحَسَدِ وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّیَاءِ وَالنِّفَاقِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْکَذِبِ

Marfat.com

وَعَیْنِیْ مِنَ الْخِیَانَةِ اِنَّکَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْیُنِ.

اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ صَدْرِیْ بِالْعُلُوْمِ اللَّدُنِّیَةِ وَامْلَاْ قَلْبِیْ بِالْمَعَارِفِ الرَّبَّانِیَّةِ وَاَسْعِدْنِیْ بِخِدْمَةِ دِیْنِکَ الْحَنِیْفِ

آمِیْنَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ بِبَرْکَةِ اَسْمَائِکَ الْحُسْنٰی وَبِبَرْکَةِ نَبِیِّکَ الْمُرْتَضٰی

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْوَجْهِ الْجَمِیْلِ وَالطَّرْفِ الْکَحِیْلِ وَالْخَدِّ الْاَسِیْلِ وَعَلٰی آلِهٖ بُدُوْرِ الدُّجٰی وَاَصْحَابِهٖ نُجُوْمِ الْهُدٰی وَمَنْ تَبِعَهُمْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ.

-☆-

Marfat.com

سنت مبارکہ

اہمیت و فضیلت

ضیاء الحدیث

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُوَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِالْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ صَاحِبِ الْوَجْهِ الْاَنْوَرِوَالْجَبِيْنِ الْاَزْهَرِسَيِّدِنَامُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰى الْمَبْعُوْثِ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

اَمَّابَعْدُ!

یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات مبارکہ ہیں جنہیں مختلف عنوانات کے تحت جمع کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو محض اپنے لطف وکرم سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ پر چلنے کی سعادت عطا فرمائے۔

خوش قسمت ہے وہ آدمی جس کے روز وشب سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرتے گزرتے ہیں۔

اگر دوران مطالعہ آپ کو کوئی چیز پسند آجائے تو اس مسکین کے خاتمہ ایمان اور مغفرت کی دعا کر دیجئے گا۔

وما توفیقی الا باللہ العلیّ العظیم۔

محمد کریم سلطانی

Marfat.com

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

Marfat.com

Marfat.com

اللہ اور اس کے رسول۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی اطاعت فرض ہے

یاَاَیُّھاالَّذِیْنَ اٰمَنُوا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَاتُبْطِلُوْا اَعْمَالَکُمْ (1)

ترجمہ:

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی اطاعت کرو اور (اطاعتِ خدا اور سول سے روگردانی کر کے) اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔

۔☆۔

نیک اور صالح عمل وہی ہے جس پر اللہ اور اسکے رسول۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی اطاعت کی چھاپ ہوگی لیکن وہ عمل جو صورۃً تو نیک محسوس ہو لیکن اس پر اطاعت رسول۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی جھلک نظر نہ آئے تو وہ حقیقۃً نیک نہیں ہے۔

ہر نیک و صالح عمل کرنے سے پہلے دیکھ لینا چاہیے کہ اس عمل کو ہمارے حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ سے کوئی نسبت ہے بھی یا نہیں اگر اس عمل کا تعلق حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی تعلیمات

(1) سورۃ محمد ۴۷:۳۳

Marfat.com

وشریعت سے ہے تو وہ عمل یقیناً نیک ہے۔

لیکن اگر اس کا تعلق حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی تعلیمات سے نہیں اور نہ ہی شریعت مطہرہ کے موافق ہے تو وہ عمل کسی صورت بھی اعمال صالحہ کی فہرست میں شمار نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ.

اللہ کی اطاعت کرو اور حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی اطاعت وفرمانبرداری کرو۔

حکم الٰہی ماننا ہی بندگی ہے آیئے اطاعت رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو اپنی حیات کا مشن بنائیں اور اطاعتِ رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے جذبہ سے سرشار ہو کر اس عالم رنگ و بو میں وقت گزاریں تو یقیناً اس زندگی کے جملہ لمحات، لمحاتِ بندگی شمار ہونگے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا ذریعہ بنیں گے۔

-☆-

Marfat.com

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِىْ شَىْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا۠.

ترجمہ:

اے ایمان والواطاعت کرواللہ تعالیٰ کی اوراطاعت کرو(اپنے ذیشان) رسول کی اور حاکموں کی جوتم میں سے ہوں۔ پھر اگر جھگڑنے لگوتم کسی چیز میں تولوٹادواسے اللہ اور(اپنے) رسول کے فرمان کی طرف۔ اگرتم ایمان رکھتے ہواللہ پراور روزِ قیامت پر یہی بہتر ہےاور بہت اچھا ہے اس کاانجام۔

-☆-

(سورۃ النساء:۵۹)

Marfat.com

حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔
کی اطاعت فرض ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ.[1]

ترجمہ:

اے ایمان والو! لبیک کہو اللہ اور (اس کے) رسولؐ کی پکار پر جب وہ رسول بلائے تمہیں اس امر کی طرف جو زندہ کرتا ہے تمہیں۔

-☆-

(۱) سورہ انفال ۹/۲۳

Marfat.com

قرآن کریم کا فیصلہ

حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کیجئے

حَدَّثَنَا الفضل بن زیاد قَالَ:

سَمِعْتُ اَحْمَدبْن حَنْبَل رَحْمَةُ اللّٰه عَلَيْهِ يَقُوْلُ:

نَظَرْتُ فِی الصُّحُفِ فَوَجَدْتُ فیه طاعة الرَّسُوْل صلّی اللّٰه علیه وسلّم فی ثلاثة وَثَلاثِیْنَ موضعا، ثُمَّ جعَلَ یتلو هٰذه الْاٰیة:

فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِه. (۱)

وَجعَلَ یَتْلُوْ هٰذه الْاٰیةَ:

فلا وربّک لا یُؤمنُوْن حتّٰی یُحَكِّمُوْک فیما شجر. (۲)

(۱)(النس .)

(۲) سورۃ النس ۴: ۲۵

الصواعق (۱۳۲۳) [illegible] ۱۳ [illegible] [illegible]

Marfat.com

ترجمہ:

جناب فضل بن زیاد فرماتے ہیں:

میں نے سنا حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے تھے:

میں نے قرآن کریم میں دیکھا تو میں نے وہاں اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تینتیس جگہ پائی اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ.

پس ڈرنا چاہیے انہیں جو اس کے امر کی مخالفت کرتے ہیں۔

اور اس آیت کی بھی تلاوت فرمائی:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ.

آپ کے رب کی قسم! وہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپ کو حکم (فیصل) نہ مان لیں ان مسائل میں جن میں آپس میں وہ جھگڑتے ہیں۔

-☆-

Marfat.com

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی زبان اقدس سے نکلنے والا کلام وحی الٰہی ہے

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ [1]

ترجمہ:

اور وہ تو بولتے ہی نہیں اپنی خواہش سے، نہیں ہے یہ مگر وحی جو ان کی طرف کی جاتی ہے۔

-☆-

(۱) نجم ۳،۴

Marfat.com

قرآن کریم کی طرح
سنت بھی منزل من اللہ ہے

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ- قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ- صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ-:

أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ، أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْقُرْآنِ، فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوهُ، وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ، وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ- كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمُ الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ، إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا، وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوهُ فَإِنْ لَمْ يَقْرُوهُ، فَلَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ.

مشکوۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۶۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۹
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۲)	جلد ۱	صفحہ ۳۱
قال محمد محمود	الحدیث صحیح		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت مقدام ابن معدیکرب -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

خبردار مجھے قرآن دیا گیا اور اس کے ساتھ اس کا مثل بھی خبردار قریب ہے کہ ایک پیٹ بھرا اپنے پلنگ پر کہے کہ تم پر قرآن کی اتباع لازم ہے، اس میں جو حلال پاؤ اس کو حلال اور جو اس میں حرام پاؤ اس کو حرام سمجھو حالانکہ رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا حرام فرمایا ہوا ویسا ہی ہے جیسے کہ اللہ کا حرام فرمایا ہوا۔

دیکھو تمہارے لئے نہ تو گھریلو گدھا حلال ہے اور نہ کیلی والا درندہ جانور نہ عہد والے کافر کی گمی ہوئی چیز۔ مگر جب اس کا مالک اس سے لاپرواہ ہو جائے اور جو کسی قوم کے پاس مہمان جائے ان پر اس کی مہمانی ہے۔ اگر مہمانداری نہ کریں تو وہ اپنی مہمانی کے مقدار ان سے وصول کر لے۔

-☆-

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۲)	جلد۱	صفحہ [illegible]
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۶۴۳)	جلد۱	صفحہ [illegible]
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۶۴)	جلد۳	صفحہ [illegible]
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۰۴)	جلد۳	صفحہ [illegible]
قال الالبانی	صحیح		

Marfat.com

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ- قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ- فَقَالَ:

أَيَحْسَبُ أَحَدُكُمْ مُتَكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ، يَظُنُّ أَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا إِلَّا مَا فِي هٰذَا الْقُرْآنِ، أَلَا وَإِنِّي وَاللّٰهِ قَدْ أَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ إِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْآنِ أَوْ أَكْثَرُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَحِلَّ لَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا بِإِذْنٍ وَلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ وَلَا أَكْلَ ثِمَارِهِمْ إِذَا أَعْطَوْكُمُ الَّذِي عَلَيْهِمْ.

ترجمة الحديث:

حضرت عرباض ابن ساریہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے قیام فرمایا اور ارشاد فرمایا:

کیا تم میں سے کوئی اپنے پلنگ پر تکیہ لگا کر یہ گمان کرسکتا ہے کہ اللہ نے سوائے ان چیزوں کے کوئی چیز حرام نہ کی جو قرآن میں ہیں۔ خبردار! اللہ کی قسم میں نے احکامات دیئے، میں نے وعظ ونصیحت فرمائی اور میں نے کئی چیزوں سے منع کیا جو قرآن کریم کی مثل ہیں یا اس سے بھی زیادہ۔

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے یہ روا نہیں رکھا کہ تم اہل کتاب کے گھروں میں ان کی اجازت کے بغیر داخل ہو جاؤ اور نہ ان کی عورتوں کو مارنا (روا رکھا ہے) اور نہ ان کے پھل کھانا جب اہل کتاب تمہیں وہ (جزیہ) دے دیں جو ان پر لازم ہے۔

-☆-

صحیح سنن ابی داؤد — رقم الحدیث (۲۶۸۲) — جلد ۸ — صفحہ ۳۷۷

قال الالبانی — اسنادہ حسن

Marfat.com

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کرنے والا
درحقیقت
اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والا ہے

مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ○ [1]

ترجمہ:

جس نے اطاعت کی رسول کی تو یقیناً اس نے اطاعت کی اللہ کی۔ اور جس نے منہ پھیرا تو نہیں بھیجا ہم نے آپ کو ان کا پاسبان بنا کر۔

-☆-

(۱) سورۃ النساء ۸۰

Marfat.com

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - جو حکم دیں وہ حسب استطاعت فرض وضروری ہے

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
دَعُوْنِی مَا تَرَکْتُکُمْ:
إِنَّمَا أَهْلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَثْرَةُ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلَى أَنْبِیَائِهِمْ، فَإِذَا نَهَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ، وَإِذَا أَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۲۸۸)	جلد ۶	صفحہ ۲۲۷۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۳۳۷)	جلد ۴	صفحہ ۵۰۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۳۲۵۷)	جلد ۲	صفحہ ۳۳۴
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۹۸
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح رجالہ رجال الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۹۹
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		

Marfat.com

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو چیز میں نے تم میں چھوڑی ہے اس سلسلہ میں مجھ سے سوال مت کرو، کیونکہ تم سے پہلے جو ہلاک ہوئے کثرتِ سوال کی وجہ سے اور اپنے انبیاء اکرام سے اختلاف کی وجہ سے ہوئے، اور جب میں تمہیں کسی چیز سے روکوں تو ترک جاؤ اور جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دے دوں تو اسے کر گزرو جتنی تم میں طاقت ہے۔

-☆-

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۱۱۳)	جلد۴	صفحہ۵۶
السنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۱۶۲۵)	جلد۴	صفحہ۵۳۴
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۰)	جلد۱	صفحہ۲۰۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۱)	جلد۱	صفحہ۲۰۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۳۶۱)	جلد۷	صفحہ۱۲
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۴۹۲)	جلد۷	صفحہ۲۵۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۲۹)	جلد۱	صفحہ۲۰۱
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۰۶۲)	جلد۹	صفحہ۳۰۹
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۵۹۱)	جلد۹	صفحہ۲۳۰
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۲۵۰۱)	جلد۴	صفحہ۲۹
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۲۰۳۷۲)	جلد۱۱	صفحہ۲۲۰

Marfat.com

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲)	جلد۱	صفحہ۲۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲)	جلد۱	صفحہ۱۸
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۸۵۰)	جلد۱	صفحہ۵۳۰
قال الالبانی:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۸۸)	جلد۴	صفحہ۳۱۰
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۷۹)	جلد۳	صفحہ۷
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۶۱۸)	جلد۲	صفحہ۲۳۷
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۴۳۰)	جلد۱	صفحہ۶۴۴
قال الالبانی	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۱۵۵)	جلد۱	صفحہ۱۸۳
قال الالبانی	صحیح		

Marfat.com

متابعت سنت

نفس پر بڑی شاق ہے

قَالَ اَبُوْيَزِيْدَالْبُسْطَامِیُّ:

عَمِلْتُ فِی الْمُجَاهَدَةِ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً،فَمَا وَجَدْتُ شَيْئًا اَشَدَّ مِنَ الْعِلْمِ وَمُتَابَعَتِهٖ،وَمُتَابَعَةُ الْعِلْمِ هِیَ مُتَابَعَةُ السُّنَّةِ لَا غَيْرُهَا.[1]

ترجمہ:

حضرت خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہ نے ارشاد فرمایا:

میں نے تیس سال تک مجاہدہ کیا تو میں نے کوئی چیز علم اور اس کی متابعت سے بڑھ کر شدید نہیں پائی۔ متابعت علم صرف متابعت سنت کو کہتے ہیں۔

-☆-

عموماً مجاہدہ چند دن کا ہوتا ہے۔ چلہ کشی چالیس دن کی ہوتی ہے لیکن سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنا ساری زندگی کا چلہ ہے۔ یہ دن دو دن کی بات نہیں بلکہ یہ زندگی بھر کا وظیفہ ہے۔ جس کی زندگی

(۱) صلاح الامۃ ۲: ۲۶۳

Marfat.com

بھر کا وظیفہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار کی جستجو اور ان پر عمل ہو اس سے بڑھ کر نصیبوں والا اور کون ہوگا۔

حضرت خواجہ بایزید قدس سرہ کے بارے میں حضرت جنید بغدادی فرماتے ہیں:

ہم اولیاء اللہ میں بایزید کا وہ مقام ہے جو فرشتوں میں جبریل امین کا ہے۔ جبریل امین فرشتوں کے سردار ہیں تو خواجہ بایزید بسطامی اولیاء کرام کے سردار ہیں۔ اس سردار اولیاء کو یہ سیادت غلامی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدولت نصیب ہوئی۔ ہاں جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحیح غلام بن جاتا ہے وہ خود یگانہ روزگار بن جاتا ہے۔

بعض کتب میں حضرت خواجہ بایزید بسطامی سے منسوب کچھ باتیں ملیں گی جو شریعت مطہرہ سے متصادم نظر آتی ہیں یہ سب باتیں من گھڑت ہیں الحاقی ہیں ان کا حضرت خواجہ سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اس درجہ شریعت مطہرہ سے محبت کرتے تھے کہ ایک مرتبہ آپ کسی ولی اللہ کا شہرہ سن کر اس کی زیارت کیلئے گئے جب اس کے پاس پہنچے تو اس نے قبلہ کی جانب تھوک دیا۔ آپ ملے بغیر واپس آ گئے اور فرمایا:

جو شریعت کے آداب میں سے ایک ادب کی رعائت نہیں کر سکتا وہ مقرب بارگاہ الٰہی کیسے ہو سکتا ہے۔

-☆-

Marfat.com

اسلام سنت ہے

اور

سنت اسلام ہے

قَالَ اَبُومُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ خَلَفٍ:

اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاِسْلَامَ هُوَالسُّنَّةُ وَالسُّنَّةُ هِيَ الْاِسْلَامُ لَا يَقُوْمُ اَحَدُهُمَا اِلَّا بِالْآخِرِ۔[1]

ترجمہ:

ابومحمد الحسن بن علی بن خلف نے فرمایا:

جان لیجئے!

اسلام ہی سنت ہے اور سنت ہی اسلام ہے ان میں سے ایک کا قیام دوسرے کے ساتھ ہے۔

-☆-

(۱) صلاح الامۃ ۲: ۲۲۶

Marfat.com

جس ذات اقدس واطہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل انور پر قرآن نازل ہوا ان کے ارشادات، ان کے اعمال کے بغیر دین مکمل نہیں ہوسکتا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن کریم پر عمل پیرا ہو کر دنیا کو ہدایت سے ہمکنار کیا۔ جو ارشادات قرآن کریم کے اندر موجود ہیں ان کی عملی تصویر خود ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

قرآن کریم کے معانی ومطالب کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ کے بغیر نہیں سمجھا جاسکتا۔ مثلاً قرآن کریم میں اقیموا الصلاۃ آیا ہے، صلاۃ قائم کرو۔ اب صلاۃ کا معنی نماز نماز کا طریقہ، اس کے ارکان، اس کی شرائط یہ سب سنت مبارکہ سے معلوم ہوگا۔ اسی طرح روزے کے متعلق ارشاد ہے:

کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَام. اب صیام کا معنی روزہ، اسکی ابتدا، اس کی انتہا، اس کا طریقہ کار سب کچھ سنت مبارکہ سے معلوم ہوگا۔

وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃ. زکاۃ ادا کرو۔ زکاۃ کا مفہوم، زکاۃ کس پر فرض ہے اور کب فرض ہے، کتنے مال پر فرض ہے یہ سب کچھ سنت مبارکہ واضح کرتی ہے۔

اسلام کا ایک رکن حج ہے۔ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْت تو قرآن کریم میں آیا لیکن اس کا طریقہ کیا ہے، اس کو کیسے ادا کرنا ہے، اس کا احرام، طواف کعبہ، میدان عرفات میں قیام یہ سب کچھ سنت مطہرہ بیان کرتی ہے۔

الغرض اسلام اور سنت لازم وملزوم ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات و تعلیمات کے بغیر اسلام نہیں سمجھا جاسکتا۔ اسلام کی عملی تشریح اتباع مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستہ ہے۔

-☆-

Marfat.com

سنت مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - پر
کسی اور کو فوقیت نہ دو

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ○

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ○ [1]

ترجمہ:

اے ایمان والو! آگے نہ بڑھا کرو اللہ اور اس کے رسول سے اور ڈرتے رہا کرو اللہ تعالیٰ سے بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔

اے ایمان والو! نہ بلند کیا کرو اپنی آوازوں کو نبی (کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کی آواز سے اور نہ

(1) سورۃ الحجرات ۱، ۲

تفسیر ابن کثیر ۳۶۴/۴

Marfat.com

زور سے آپ کے ساتھ بات کیا کرو جس طرح تم زور سے ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہو۔ (اس بے ادبی سے) کہیں ضائع نہ ہو جائیں تمہارے اعمال اور تمہیں خبر تک نہ ہو۔

-☆-

مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

لَاتُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَىِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ: لَاتَقُوْلُوْا خِلَافَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ.

لَاتُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَىِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ کا معنی یہ ہے کہ کتاب وسنت کے خلاف کوئی بات نہ کہو۔

یعنی اصل دین کتاب وسنت ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات واحکامات کے مقابل کسی کے حکم کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ مومن وہی ہے جو دل وجان سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات پر عمل کرتا ہے۔ اس کی نظر ہمیشہ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ پر رہتی ہے۔ وہ ان دونوں ہدایت کے چشموں سے سرمو انحراف نہیں کرتا بلکہ ان پر عمل کرنا دونوں جہان کی سعادت سمجھتا ہے۔

امام ماتریدی رحمہ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اَصْلُ ذَالِکَ عِنْدَنَامِنْ قَوْلِهِ: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا..... اَىْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اِعْلَمُوْا اَنَّ لِلّٰهِ الْخَلْقَ وَالْاَمْرَ، لَاتُقَدِّمُوْا اَمْرًا وَلَاقَوْلًا وَلَافِعْلًا وَلَاحُكْمًا وَنَهْيًا سِوٰى مَااَمَرَ اللّٰهُ -تَعَالٰى- بِهٖ وَرَسُوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَغَيْرَمَانَهٰى عَنْهُ. بَلِ اتَّبِعُوْهُ اَمْرَهُ وَنَهْيَهُ وَرَاتَبُوْهُ عَلٰى مَااَمَنْتُمْ بِهٖ وَاَقْرَرْتُمْ بِاَنَّ لَهُ الْخَلْقَ وَالْاَمْرَ فَاحْفَظُوْا اَمْرَهُ وَنَهْيَهُ وَلَاتُخَالِفُوْهُ وَلَارَسُوْلَهُ فِىْ شَيْءٍ مِنَ الْاَمْرِ وَالنَّهْيِ .

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتُقَدِّمُوْا الآية: ہمارے نزدیک اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اے ایمان والو! جان لو کہ خلق وامر اللہ تعالیٰ کیلئے ہی ہے۔ نہ کسی امر، قول، فعل، اور نہ کسی حکم ونہی پر

تاویلات اہل السنۃ ۳۲۲/۹

Marfat.com

عمل کرو سوائے جو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول حکم دے دے اور نہ کسی اور کی نہی پر عمل کرو سوائے اس کے جو اللہ اور اس کا رسول منع فرما دے۔

بلکہ اسی کی اتباع کرو امر و نہی میں اور جس پر تم ایمان لائے ہو اس کا خیال رکھو اور تم نے یہ اقرار کر لیا ہے کہ خلق و امر اللہ کیلئے ہی ہے تو اس کے امر و نھی کی حفاظت کرو نہ اسکی مخالفت کرو اور نہ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی چیز میں امر و نھی کے معاملہ میں۔

وَلَاتَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز مبارک سے اپنی آواز بلند نہ کرو۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز مبارک سے اپنی آواز بلند کرنا منع ہے بلکہ اگر بلند ہو جائے تو زندگی بھر کے اعمال صالحہ ضائع ہو جاتے ہیں تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم مبارک پر کسی کے حکم کو بلند کرنا، آپ کے ارشاد مبارک پر کسی اور کی بات کو ترجیح دینا سب ممنوع ہے۔

کسی کی بات کو یا عمل کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات یا عمل پر ترجیح دینے سے زندگی بھر کی نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں اور بندہ ان لوگوں کی فہرست میں چلا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہیں۔

اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْ مَکَائِدِ الشَّیْطَانِ.

Marfat.com

سب سے بہتر طریقہ
حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کا طریقہ ہے

عَنْ جَابِرٍ -رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ- عَنِ النَّبِیِّ -صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ- قَالَ:
أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ خَیْرَ الْحَدِیثِ کِتَابُ اللّٰہِ، وَخَیْرَ الْھُدَی ھُدَی مُحَمَّدٍ، وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُھَا، وَکُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَکُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ.

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۳۵۳)	جلد۱	صفحہ۲۸۷
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۷۵)	جلد۱	صفحہ۱۰۳
قال المحقق	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۸۶۷)	جلد۱	صفحہ۵۹۲
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۷۹۹)	جلد۲	صفحہ۳۰۸
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۵۷۷)	جلد۱	صفحہ۵۱۲
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۵)	جلد۱	صفحہ۴۹
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت جابر -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

حمد وصلاۃ کے بعد:-

سب سے بہتر کلام اللہ کا کلام -کتاب اللہ- ہے اور سب سے بہتر ھدایت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ھدایت ہے۔ سب سے برے کام دین میں نکالے ہوئے نئے کام ہیں، دین میں اپنی طرف سے نکالا ہوا ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

-☆-

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۹
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۴۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۱

Marfat.com

حضرت عمر بن عبد العزیز

اور

سنت کی اہمیت

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے جب منصب خلافت سنبھالا تو خطبہ ارشاد فرمایا جو درج ذیل ہے۔

اَیُّهَا النَّاسُ، اِنَّهُ لَیْسَ بَعْدَ نَبِیِّکُمْ نَبِیٌّ، وَلَا بَعْدَ کِتَابِکُمْ کِتَابٌ وَلَا بَعْدَ سُنَّتِکُمْ سُنَّةٌ، وَلَا بَعْدَ اُمَّتِکُمْ اُمَّةٌ، اَلَا وَاِنَّ الْحَلَالَ - مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِیْ کِتَابِهٖ وَعَلٰی لِسَانِ نَبِیِّهٖ - حَلَالٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ. اَلَا وَاِنَّ الْحَرَامَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِیْ کِتَابِهٖ وَعَلٰی لِسَانِ نَبِیِّهٖ - حَرَامٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ.

اَلَا وَاِنِّیْ لَسْتُ بِمُبْتَدِعٍ، وَلٰکِنِّیْ مُتَّبِعٌ، اَلَا وَاِنِّیْ لَسْتُ بِقَاضٍ وَلٰکِنِّیْ مُنَفِّذٌ، اَلَا وَاِنِّیْ لَسْتُ بِخَازِنٍ وَلٰکِنِّیْ اَضَعُ حَیْثُ اُمِرْتُ، اَلَا وَاِنِّیْ لَسْتُ بِخَیْرِکُمْ وَلٰکِنِّیْ اَثْقَلُکُمْ حِمْلًا، اَلَا وَلَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ۔ [1]

(۱) صلاح الامۃ ۲/ ۱۷۷

Marfat.com

ترجمہ:

اے لوگو! تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور نہ تمہاری کتاب کے بعد کوئی کتاب ہے اور نہ تمہارے نبی کی سنت کے بعد کسی کی سنت ہے اور نہ تمہاری اس امت کے بعد کوئی اور امت ہے۔

سن لیجئے!

حلال وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن کریم میں حلال قرار دیا اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر (حدیث پاک میں) حلال قرار دیا۔ وہ قیامت تک حلال ہے۔

اور حرام وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک میں حرام قرار دیا۔ وہ حرام ہے قیامت قائم ہونے تک۔

سن لیجئے!

میں مبتدع (بدعت کا پیروکار) نہیں ہوں بلکہ متبع (سنت مبارکہ کی اتباع کرنے والا) ہوں۔

سن لو!

میں اپنی طرف سے فیصلہ کرنے والا نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیصلہ نافذ کرنے والا ہوں۔ میں خازن نہیں لیکن میں جہاں حکم شریعت ہے وہاں رکھنے والا ہوں۔

سن لو!

میں تم سے بہتر نہیں ہوں لیکن مجھ پر تم سے زیادہ بوجھ لاد دیا گیا (زیادہ ذمہ داریاں ڈال دی گئی ہیں)۔

سن لو!

اللہ کی نافرمانی میں مخلوق کی کوئی اطاعت نہیں۔

—☆—

Marfat.com

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ
غایت درجہ متبع سنت تھے

اَمَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ -رَحْمَةُ اللّٰہِ- اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ - رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ - فَقَالَ اَنَسٌ:

مَا صَلَّیْتُ وَرَاءَ اِمَامٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَشْبَہَ صَلَاۃٍ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مِنْ اِمَامِکُمْ ھٰذَا یَعْنِیْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِیْزِ.

قَالَ زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ:

فَکَانَ عُمَرُ یُتِمُّ الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَیُخَفِّفُ الْقِیَامَ وَالْقُعُوْدَ.

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو نماز کی امامت کروائی تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۰۵۵)	جلد۲	صفحہ۱۳
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۸۴۴)	جلد۱	صفحہ۴۰۰

Marfat.com

میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی امام کے پیچھے تمہارے امام یعنی حضرت عمر بن عبدالعزیز سے بڑھ کر حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ نماز نہیں پڑھی۔

جناب زید بن اسلم نے فرمایا:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رکوع وسجود مکمل کرتے تھے اور قیام وقعود میں تخفیف فرماتے تھے۔

-☆-

Marfat.com

خلفاء راشدین کا طریقہ سنت مصطفیٰ ہی ہے

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ، فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ هٰذِهٖ لَمَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَمَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا؟ قَالَ:

قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ، لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا، لَا يَزِيْغُ عَنْهَا بَعْدِيْ إِلَّا هَالِكٌ، مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرٰى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا، فَعَلَيْكُمْ بِمَا عَرَفْتُمْ مِنْ سُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَعَلَيْكُمْ بِالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا، فَإِنَّمَا الْمُؤْمِنُ كَالْجَمَلِ الْأَنِفِ حَيْثُ مَا قِيْدَ انْقَادَ.

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۴۳۶۹)	جلد ۲	صفحہ ۸۰۵
قال الالبانی	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۳۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۲
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱)	جلد ۱	صفحہ ۳۲
قال الالبانی	صحیح		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں وعظ فرمایا ایسا وعظ فرمایا جسے سن کر آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے اور دل اس سے کانپ اٹھے۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ!

یہ وعظ ونصیحت ہے ایسے آدمی کا جو الوداع کہنے والا ہو تو آپ ہم سے کیا عہد و پیمان لیتے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں تمہیں ایسی شریعت بیضا (روشن شریعت) پر چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اس کی رات اس کے دن کی طرح ہے۔ میرے بعد اس شریعت سے وہی پھرے گا جس کے مقدر میں ہلاکت و بربادی ہے۔

تم میں سے جو (ذرا طویل) زندگی پائے گا وہ عنقریب بہت سے اختلاف دیکھے گا۔

پس تم پر لازم ہے جو تم میری سنت کو جانتے ہو اور میرے خلفاء راشدین مہدیین (جو رشد و ہدایت والے ہیں) کی سنت کو اس سنت (سنت نبی اور خلفاء راشدین) کو مضبوطی سے پکڑ لو۔

تم پر حاکم وقت کی اطاعت لازم ہے اگرچہ وہ حبشی غلام ہی ہو۔ کیونکہ مومن ایسے ہے جیسے ناک میں مہار لگا اونٹ کہ جدھر لے جاؤ ادھر چلا جائے۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ظاہری زندگی کے آخری ایام میں خطبہ ارشاد فرمایا۔ یہ خطبہ ایسا موثر و بلیغ تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی آنکھوں پر قابو نہ رکھ سکے۔ ہر سننے والے

مسند الامام احمد	رقم الحدیث ([illegible])	ج ۳	ص [illegible]
قال حمزة احمد الزين	اسنادہ صحیح		
سلسلة الاحادیث الصحیحة	رقم الحدیث ([illegible]۹۳)	ج [illegible]	ص [illegible]
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۳)	ج [illegible]	ص [illegible]
قال محمد ناصر [illegible]	حدیث صحیح		

Marfat.com

کی آنکھ اشکبار تھی اور دل خوف سے لبریز تھے، تھر تھر کانپ رہے تھے۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی:

یارسول اللہ! ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے آپ ہمیں الوداع کہہ رہے ہیں، آپ اس دنیا فانی سے رخصت ہونے والے ہیں۔ ہمیں ایسی نصیحت فرمادیجئے جسے ساری زندگی اپناتے رہیں اور اسی نصیحت مبارکہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ہم بھی دنیا سے رخت سفر باندھیں۔

قَدْتَرَ كْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ، لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا

میں تمہارے لئے ایسی شریعت مطہرہ چھوڑ کر جارہا ہوں جو درخشاں وروشن ہے اس کا کوئی گوشہ تاریکی میں نہیں ہے۔ شریعت مطہرہ کے تمام امور بڑے واضح اور روشن ہیں۔

ہر جگہ اور ہر چیز پر دن رات آتے رہتے ہیں۔ دن کو اجالا ہوتا ہے تو رات کو تاریکی لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسی شریعت غراء چھوڑ کر گئے کہ جہاں تاریکی وظلمت نام کی کوئی چیز نہیں۔ وہ شریعت ہر اعتبار سے نور علی نور ہے۔ اس کا کوئی گوشہ، اس کا کوئی حصہ ظلمت زدہ نہیں بلکہ زندگی کے ہر ہر موڑ کیلئے واضح ارشادات موجود ہیں۔

قرآن کریم ابدالآباد تک رہنے والا اس کے احکامات، اس کے ارشادات بڑے واضح، موثر اور سہل ہیں۔ اس قرآن کریم کی تشریح، اس کے اجمال کی تفسیر حدیث مبارکہ کی صورت میں موجود ہے اور یہ حدیث پاک بھی رہتی دنیا تک قائم ودائم رہے گی۔

اللہ تعالیٰ نے انبیاء ورسل علیہم السلام کی ایک کثیر تعداد اس عالم رنگ وبو میں بھیجی۔ مخلوق خدا کی ہدایت کیلئے، انہیں صراط مستقیم دکھانے کیلئے۔ لیکن ان انبیاء ورسل علیہم السلام میں سے کسی پر نازل ہونے والی کتاب محفوظ نہیں ہے اور نہ ہی ان کی زندگی کے ارشادات محفوظ ہیں۔ یہ شرف، یہ بزرگی ہے تو فقط حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے کہ آپ پر نازل ہونے والا قرآن من وعن محفوظ ہے۔ اس کا کوئی جملہ، کوئی کلمہ بلکہ اس کی کوئی حرکت بھی تبدیل نہیں ہوئی۔

Marfat.com

اسی طرح اللہ ذوالجلال قادر وقیوم نے یہ مہربانی بھی فرمائی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی پاک کے تمام گوشے انسانیت کی فلاح ونجات کیلئے محفوظ کر دیئے۔ آج یہی چیز احادیث مبارکہ کی صورت میں موجود ہے۔ پھر اس پر کرم بالائے کرم یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی مبارک کے تمام احوال، شریعت مطہرہ کے تمام قواعد وضوابط صحیح سند کے ساتھ محفوظ ہیں۔ تو جس ذات اقدس واطہر پر نازل ہونے والا قرآن محفوظ ہو اور اس کے ارشادات عالیہ بھی محفوظ ہوں تو اس ذات کی شریعت میں کہاں ابہام رہ سکتا ہے۔ وہ شریعت تو چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتی ہے۔ آفتاب شریعت پوری رعنائی کے ساتھ ضوفشاں ہے اور یہ ابد الآباد تک چمکتا رہے گا۔

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا

اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

-☆-

Marfat.com

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی سنت مبارکہ اور حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی سنت سب پر لازم ہے

عَنْ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

وَعَظَنَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مُوْعِظَةً بَلِيْغَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ، فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللهِ! كَأَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَأَوْصِنَا. قَالَ:

أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ تَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، وَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵)	جلد۱	صفحہ۱۷۸
قال شعیب الارنوؤط	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۰۸۰)	جلد۱۳	صفحہ۲۸۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت عرباض بن ساریہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ہمیں بہت موثر و بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا جس سے آنکھیں بہہ گئیں اور دل ڈر گئے۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! یوں محسوس ہوتا ہے جیسے یہ الوداع کہنے والے کا وعظ ونصیحت ہے ہمیں کوئی وصیت فرمادیجئے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اللہ کے تقوی کی، حاکم وقت کی بات سننے اور اس کی اطاعت کرنے کی اگرچہ تم پر حبشی غلام ہی کیوں نہ حاکم بنادیا گیا ہو۔ جو تم سے لمبی عمر پائے گا وہ بہت زیادہ اختلافات دیکھے گا۔ تم پر میری سنت اور میرے خلفائے راشدین کی سنت جو ہدایت یافتہ ہیں لازم ہے۔ میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت کو مضبوطی سے تھامنا۔ دین میں نکالی ہوئی من گھڑت باتوں سے اجتناب کرنا۔ بے شک دین میں نکالی ہوئی ہرنئی من گھڑت بات گمراہی ہے۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۰۸۱)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۱۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۶۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۰۹۲)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۱۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۰
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۱
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
الجامع لشعب الایمان	رقم الحدیث (۷۱۱۰)	جلد ۱۰	صفحہ [illegible]
قال المحقق	اسنادہ حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۷۶)	جلد ۳	صفحہ ۲۹
قال الالبانی	صحیح		

Marfat.com

صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۴۶۰۷)	جلد۳	صفحہ۱۱۸
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۵۴۹)	جلد۱	صفحہ۴۹۹
قال الالبانی	صحیح		
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۲۴۵۵)	جلد۸	صفحہ۱۰۷
قال الالبانی	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۲۹)	جلد۱	صفحہ۱۴۰
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۳۲)	جلد۱	صفحہ۱۴۲
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۳۳)	جلد۱	صفحہ۱۴۳
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۸)	جلد۱	صفحہ۹۴
قال المحقق	ھذا حدیث صحیح		
مسند الدارمی	رقم الحدیث (۹۶)	جلد۱	صفحہ۲۲۸
قال حسین سلیم اسد	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۷)	جلد۱	صفحہ۲۰۱
قال المحقق	صحیح		

Marfat.com

حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت
سنتِ مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - مدنظر رہے

عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ، رضی اللّٰہ عنہ، يُقَبِّلُ الْحَجَرَ - يَعْنِى الْأَسْوَدَ - وَيَقُوْلُ:

إِنِّى أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ مَاتَنْفَعُ وَلَاتَضُرُّ، وَلَوْلَا أَنِّى رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُقَبِّلُكَ مَاقَبَّلْتُكَ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۲۷۰)		جلد ۲	صفحہ ۹۲۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۵۹۷)	(۱۶۰۵)	(۱۶۱۰)	
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۹۴۳)		جلد ۳	صفحہ ۴۳
قال محمود محمد محمود	حدیث صحیح			
السنن الکبری	رقم الحدیث (۳۹۰۹)		جلد ۲	صفحہ ۱۲۵
السنن الکبری	رقم الحدیث (۳۹۱۰)		جلد ۲	صفحہ ۱۲۵
صحیح ابوداؤد	رقم الحدیث (۱۶۷۳)		جلد ۱	صفحہ ۵۲۳
قال الالبانی	صحیح			
السنن الکبری	رقم الحدیث (۳۹۰۶)		جلد ۲	صفحہ ۱۲۰

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا اور وہ فرما رہے تھے:

اے حجر اسود! مجھے علم ہے کہ تو ایک پتھر ہے جو نہ نفع دیتا ہے اور نہ نقصان۔ اگر میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے ہرگز بوسہ نہ دیتا۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۹)	جلد۱	صفحہ۲۰۷
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۱)	جلد۱	صفحہ۲۲۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۶)	جلد۱	صفحہ۲۳۹
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۶)	جلد۱	صفحہ۲۶۶
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۹)	جلد۱	صفحہ۲۶۶
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۷۴)	جلد۱	صفحہ۲۸۱
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۲۵)	جلد۱	صفحہ۳۰۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۶۱)	جلد۱	صفحہ۳۱۵
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۸۰)	جلد۱	صفحہ۳۲۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۸۱)	جلد۱	صفحہ۳۲۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۳۹۰۵)	جلد۴	صفحہ۱۲۴
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۳۹۰۶)	جلد۴	صفحہ۱۲۴
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۳۹۰۷)	جلد۴	صفحہ۱۲۵
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۸۶۰)	جلد۱	صفحہ۴۴۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۹۳۷)	جلد۲	صفحہ۳۲۴
قال الالبانی	صحیح		

Marfat.com

یہ امت بنی اسرائیل کی طرح فرقوں میں بٹ جائے گی نجات وہ پائے گا جو حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اور آپ کے صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- کے طریقہ مبارکہ پر ہوگا

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ -رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ- قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ-:

لَيَأْتِيَنَّ علی أُمَّتِیْ كما أتی علی بَنِیْ إِسْرائيل حَذْوَ النَّعل بالنَّعل، حتّی إن كان مِنْهُمْ مَنْ أتی أُمَّهُ عَلانِيَةً، لَكانَ فِیْ أُمَّتِیْ مَنْ يَصْنع ذلک،

وَإِنَّ بَنِیْ إِسْرائيل تفرَّقتْ علی ثِنْتَيْن وسبْعين مِلَّة وتفترقُ أُمّتِیْ علی ثلاث وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فی النّار إلّا مِلّةً واحدةً قالُوْا مَنْ هی يارسُوْل اللّٰه قال:

ما أنا عليه وأصْحابِیْ.

صحیح الجامع الصغیر رقم الحدیث (۵۳۴۳) جلد ۲ صفحہ ۹۴۳

قال الالبانی حسن

مشکاۃ المصابیح رقم الحدیث (۱۷۱) جلد ۱ صفحہ ۶۱

صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۲۶۴۱) جلد ۳ صفحہ ۵۴

قال الالبانی حسن

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میری امت پر ایسے حالات وواقعات آئیں گے جیسے بنی اسرائیل پر آئے جوتے کے برابر جوتے کی طرح۔ حتی کہ اگر بنی اسرائیل میں سے کسی نے اپنی ماں سے اعلانیہ بدکاری کی تو میری امت میں بھی ایسا ہوگا جو اس طرح کرے گا۔

بے شک بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئی تھی اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی۔ سب فرقے جہنم کی آگ میں جائیں گے سوائے ایک کے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کون خوش نصیب ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں اس پر عمل کرنے والا۔

-☆-

Marfat.com

صحابہ کرام کے نظریات اور طریقے سے بالشت بھر جدا ہونے والا اسلام کی رسی سے نکل جاتا ہے

عَنْ أَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِه.

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (١٨٣)	جلد ١	صفحہ ١٤٠
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (٦٢١٠)	جلد ٢	صفحہ ١٠٩٤
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (٤٧٥٨)	جلد ٣	صفحہ ١٦٠
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٢١٤٥٢)	جلد ١٦	صفحہ ٢٣
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٢١٤٥٣)	جلد ١٦	صفحہ ٢٣
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (٧٤)	جلد ١	صفحہ ٢٠٦
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٢١٤٥٤)	جلد ١٦	صفحہ ٢٣
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ذر-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضوررسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشادفرمایا:

جوصحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت سے ایک بالشت بھی جداہواتواس نے اسلام کا پٹہ اپنے گلے سے اتاردیا۔

-☆-

Marfat.com

حضرت عمر بن عبدالعزیز

اور سنت

قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ مُجَدِّدُ الدِّیْنِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ رضی اللّٰہ عنہُ:

سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَوُلَاۃُ الْاَمْرِ مِنْ بَعْدِہٖ سُنَنًا، اَلْاَخْذُ بِہَا تَصْدِیْقٌ لِکِتَابِ اللّٰہِ، وَاسْتِکْمَالٌ لِطَاعَۃِ اللّٰہِ. وَقُوَّۃٌ عَلٰی دِیْنِ اللّٰہِ. لَیْسَ لِاَحَدٍ تَغْیِیْرُہَا وَلَا تَبْدِیْلُہَا، وَلَا النَّظْرُ فِیْ شَیْءٍ خَالَفَہَا، مَنْ عَمِلَ بِہَا مُہْتَدٍ وَمَنِ انْتَصَرَ بِہَا مَنْصُوْرٌ، وَمَنْ خَالَفَہَا وَاتَّبَعَ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ، وَلَّاہُ اللّٰہُ مَا تَوَلّٰی، وَاَصْلَاہُ جَھَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِیْرًا (1)

ترجمہ:

امیر المؤمنین مجدد الدین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنتیں مقرر فرمائیں اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء راشدین نے ان پر بڑی پختگی سے عمل کیا۔

ایسے طریقوں اور سنتوں کو اختیار کرنا کتاب اللہ قرآن کریم کی تصدیق اور اللہ جل جلالہ کی

(1) الاعتصام ا ص ۱۰

Marfat.com

اطاعت کا استکمال اور اللہ کے دین پر قوت ہے۔

کسی ایک کو بھی اجازت نہیں کہ وہ ان سنتوں میں تغیر و تبدل کرے اور نہ کسی ایسی چیز کو دیکھنا روا ہے جو ان سنتوں کے مخالف ہو۔ جس نے ان پر عمل کیا وہ ہدایت پا گیا، جس نے ان سنتوں کے ذریعے مدد چاہی اس کی مدد کر دی گئی۔

جس نے ان کی مخالفت کی اور مسلمانوں کی راہ چھوڑ کر کسی اور راہ کو اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ اسے ادھر ہی پھیر دے گا جدھر وہ پھر گیا اور اسے جہنم میں داخل کر دے گا اور جہنم بہت برا ٹھکانہ ہے۔

-☆-

Marfat.com

عامل بالسنۃ حضرت عبداللہ بن عمر۔ رضی اللہ عنہما

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ فِيْ سَفَرٍ، فَمَرَّ بِمَكَانٍ فَحَادَ عَنْهُ فَسُئِلَ: لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ؟ قَالَ:

رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَعَلَ هٰذَا، فَفَعَلْتُ.

ترجمة الحديث:

حضرت مجاھد نے فرمایا:

ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی معیت میں ایک سفر میں تھے۔ آپ ایک جگہ سے گزرے تو ذرا پرے ہٹ کر گزرے۔

آپ سے پوچھا گیا آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا:

میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا تو میں نے بھی ایسا ہی کیا۔

-☆-

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث ([illegible])	جلد۱	صفحہ[illegible]
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث ([illegible])	جلد[illegible]	صفحہ[illegible]
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث ([illegible])	جلد[illegible]	صفحہ[illegible]
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		

Marfat.com

سنت پر عمل جنون کی حد تک

قَالَ نَافِعٌ مَوْلٰی ابْنِ عُمَرَ :

لَوْنَظَرْتَ اِلَی ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَااِذَااتَّبَعَ اَثَرَالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَقُلْتَ :ھٰذَا لَمَجْنُوْنٌ . [۱]

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت نافع نے فرمایا:

اگر تیری نظر پڑ جاتی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر جب وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار کی پیروی واتباع کر رہے ہوتے تو تو کہتا یہ دیوانہ ہے۔

-☆-

(۱) صلاح الامۃ ۲/۳۷۱

Marfat.com

حضور نبی کریم ـ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ـ سب سے زیادہ عالم باللہ ہیں

عَنْ عَائِشَةَ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ـ عَنِ النَّبِيِّ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ قَالَ:

مَابَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ، فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ، وَأَشَدُّهُمْ بِهِ خَشْيَةً.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۱۰۹)	جلد ۲	صفحہ ۵۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۱۱۰)	جلد ۲	صفحہ ۵۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۱۰۱)	جلد ۲	صفحہ ۹۴۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۰۱ـ)	جلد ۲	صفحہ ۹ـ۲۲
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۹۹۹۲)	جلد ۹	صفحہ ۹ـ
مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۰۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۳
قال الالبانی	متفق علیہ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۶۰۲۳)	[illegible]	[illegible]
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۳۵۱)	[illegible]	صفحہ ۲۰ـ
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ -رضی اللہ عنہا- فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

کوئی کام کیا پھر اس کی اجازت ہوگئی، مگر ایک گروہ نے اس سے پرہیز کیا۔ یہ خبر حضور -صلی اللہ علیہ وسلم- کو پہنچی تو آپ نے خطبہ پڑھا اور اللہ کی حمد کی اور پھر فرمایا کہ:

ان لوگوں کا کیا حال ہے کہ ان چیزوں سے بچتے ہیں جو میں کرتا ہوں اللہ کی قسم میں ان سب سے زیادہ عالم باللہ اور سب سے زیادہ اللہ سے خوف والا ہوں۔

-☆-

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا- قَالَ:

هَجَّرْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ- يَوْماً، فَسَمِعَ أَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ، فَقَالَ:

إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ. م ا

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۵۶)	جلد ۴	صفحہ ۱۸۲۹
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۵۷۳)	جلد ۲	صفحہ ۹۷۶
قال الالبانی	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۱۲
قال المحقق	صحیح		
سلسلة الاحادیث الصحیحة	رقم الحدیث (۳۲۸)	جلد ۱	صفحہ ۵۸۲
(۱) صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۶۶)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۵۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۷۷۶)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۶
السنن الکبری	رقم الحدیث (۸۰۴۱)	جلد ۷	صفحہ ۲۹۰
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۱۸۳۱)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۹۹
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۴۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۵

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو -رضی اللہ عنہما- سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ ایک دن میں دوپہر کے وقت حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے دو شخصوں کی آوازیں سنیں جو کسی آیت میں جھگڑ رہے تھے۔

پس حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- (ہماری طرف) نکلے تو آپ کے چہرہ انور سے غضب معلوم ہو رہا تھا۔ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے کتاب اللہ میں اختلاف کی وجہ سے۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۴ـ۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۶۶۱
قال الالبانی	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۱۲۶۱)	جلد ۲	صفحہ ۲۲۵
قال المحقق	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۸۰۱)	جلد ۲	صفحہ ۳۱۰
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		

Marfat.com

حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ارشادات میں سے
ایک لفظ بھی نہیں بدلنا

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَکَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْئَکَ لِلصَّلَاۃِ، ثُمَّ اِضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّکَ الْاَیْمَنِ ثُمَّ قُلْ:

اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَاْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَۃً وَرَھْبَۃً اِلَیْکَ لَا مَلْجَاَوَلَا مَنْجٰی مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ آمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ.

وَاجْعَلْھُنَّ مِنْ آخِرِ کَلَامِکَ فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَیْلَتِکَ مُتَّ وَاَنْتَ عَلَی الْفِطْرَۃِقَالَ: فَرَدَّدْتُھن لاستذکرھن فَقُلْتُ آمَنْتُ بِرَسُوْلِکَ الَّذِی اَرسلتَ قَالَ: قل: آمَنْتُ نَبِیِّکَ الَّذِی اَرْسَلْتَ.

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا:

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۷۶)		جلد۱	صفحہ۱۱۳
قال الالبانی	صحیح			
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۴۷)	(۶۳۱۳)	(۶۳۱۵)	(۷۴۸۸)
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۸۷۳)		جلد۱	صفحہ۴۶۵
قال المحقق	صحیح			
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۱۰)		جلد۴	صفحہ۲۰۸۱
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۴۶)		جلد۳	صفحہ۲۴۰
قال الالبانی	صحیح			
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۹۴)		جلد۳	صفحہ۳۹۳
قال الالبانی	صحیح			
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۷۴)		جلد۳	صفحہ۴۰۶
قال الالبانی	صحیح			
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۷۶)		جلد۴	صفحہ۳۲۰
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۵۵۹)		جلد۱۴	صفحہ۲۳۵
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۴۶۹)		جلد۱۴	صفحہ۲۰۱
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۴۲۴)		جلد۱۴	صفحہ۱۹۶
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۴۹۵)		جلد۱۴	صفحہ۲۱۰
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح			
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۶۰۳)		جلد۱	صفحہ۳۱۱
قال الالبانی	صحیح			
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۵۴۴)		جلد۹	صفحہ۲۸۵
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۵۴۵)		جلد۹	صفحہ۲۸۵
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۵۴۹)		جلد۹	صفحہ۲۸۶
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۵۵۰)		جلد۹	صفحہ۲۸۶

Marfat.com

''جب تو اپنے بستر میں جانا چاہے تو نماز کی طرح وضو کر، پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جا اور یہ دعا پڑھ اے اللہ میں نے اپنا رخ تیری طرف کر لیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا۔ میں نے تیری رحمت کی رغبت اور تیرے عذاب کے خوب کے باعث اپنی کمر تیری پناہ میں دے دی تیری پکڑ سے بچنے کیلئے۔ تیرے علاوہ کوئی پناہ گاہ نہیں ہے۔ میں تیری نازل کردہ کتاب اور تیرے ارسال کردہ نبی پر ایمان لا چکا ہوں۔

اور اس کو اپنا آخری کلام بنا اگر تو اس رات فوت ہو گیا تو تیری موت فطرت (دین اسلام) پر ہو گی۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے دہرایا۔ جب میں:

آمَنْتُ بِرَسُوْلِکَ الَّذِی اَرْسَلْتَ پر پہنچا، تو آپ نے ارشاد فرمایا:

کہو آمَنْتُ نَبِیِّکَ الَّذِی اَرْسَلْتَ۔

-☆-

Marfat.com

حضرت محمد بن سیرین۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ کے ہاں سنت کی اہمیت

حَدَّثَ ابْنُ سِیْرِیْنَ رَجُلًا بِحَدِیْثٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ و آلہ وسلّم فقال لَہُ رَجُلٌ: قَالَ فُلَانٌ کَذَا وَکَذَا. فَقَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ: اُحَدِّثُکَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ: قَالَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ، وَاللّٰہِ لَا اُکَلِّمُکَ اَبَدًا.(1)

ترجمہ:

حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے ایک آدمی کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کی تو اس آدمی نے کہا:

فلاں نے ایسا ایسا کیا ہے۔

حضرت خواجہ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

میں تجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تو اس کے مقابلہ

(1) صلاح الامۃ ۲/ ۲۰۶

Marfat.com

میں کہتا ہے: فلاں اور فلاں نے ایسے کیا۔

اللہ کی قسم! میں تجھ سے کبھی بھی کلام نہیں کروں گا۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہر مومن کیلئے اس کے ایمان کی جلا و نور ہے۔آپ کے ارشادات پر عمل کرنا ہر مومن پر فرض ہے اور یہی اس کے مومن ہونے کی بین دلیل ہے۔سنت مبارکہ کے مقابلہ میں کسی کے قول و فعل کی کوئی حیثیت نہیں۔اس امت کے جملہ افراد کو چاہئے وہ محدثین ہوں یا مفسرین، علماء ہوں یا خطباء، مبلغین ہوں یا اصحاب سجادہ ان پر جو بھی لطف وکرم ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے ہے۔ان میں سے اس کا مقام و مرتبہ بلند ہے جو عامل بالسنۃ ہے اور جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ کو نظر انداز کر دے اس کی اسلام اور اہل اسلام کے ہاں کوئی قدر و منزلت نہیں۔

ایک محدث بڑی چاہت سے احادیث مبارکہ کا درس دے رہا ہو، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات مبارکہ سے لوگوں کے قلوب واذھان کو معطر کر رہا ہو اسی دوران کوئی اٹھے اور حدیث مبارکہ کے مقابلہ میں کسی اور کا قول پیش کر دے یقیناً ایسا آدمی اس قابل ہے کہ اسے حدیث پاک کی محفل سے نکال دیا جائے بلکہ اگر اھل اسلام اس کا مقاطعہ کریں تو یہ بھی عین حق ہے۔

حضرت خواجہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ علیہ نے اس آدمی سے مقاطعہ کر دیا جو فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ میں کسی اور کا کلام پیش کر رہا تھا۔آپ نے یقیناً اھل اسلام کے دل کی ترجمانی کی اور اسے اس کی حیثیت یاد دلائی کہ جو حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کو عام آدمی کے اقوال کے مقابل سمجھے وہ اس قابل ہے کہ اھل اسلام اس سے قطع تعلق کر لیں اور اسے عملی طور پر آگاہ کریں کہ جو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہیں وہ ہمارا بھی نہیں۔

ہاں اگر وہ اپنے کیے پر نادم ہو اور خلوص دل سے معافی مانگے اور اپنے قول و فعل سے اس

Marfat.com

بات کا اعلان کرے کہ اس امت کیلئے حرف آخر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان مبارک ہے تو پھر ایسے آدمی کی توبہ کے پیش نظر اسے دوبارہ اھل اسلام میں شامل کیا جاسکتا ہے۔

اے اللہ! اے ارحم الراحمین!

ہمیں نفس وشیطان کے مکروفریب سے نجات عطا فرما اور ہمیں ایک لمحہ کیلئے بھی نفس کے حوالہ نہ کرنا اور ہمیں ہمیشہ شیطان کی چالوں سے محفوظ رکھنا۔

ہمارا ایمان ویقان ہے کہ یہ دین، دین اسلام اللہ تعالیٰ کا بھیجا وپسندیدہ دین ہے اور اس دین حق کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم تک پہنچایا ہے۔ تو اس دین کی وہی تشریح وتوضیح قابل قبول ہے جس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق ہوگی۔ جس قول وعمل پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر مبارک ہوگی وہی قول اھل ایمان کیلئے ھدایت سے بھرپور اور نجات کا باعث ہے۔

-☆-

Marfat.com

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی اطاعت کرنے والا ہدایت یافتہ ہے

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ۔(1)

ترجمہ:

اے میرے حبیب فرمادیجئے اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی۔ پھر اگر تم منہ پھیرلو تو سن لو رسول اللہ کے ذمہ وہی ہے جو ان پر لازم ہے اور تمہارے ذمہ وہ ہے جو تم پر لازم ہے تو اگر تم رسول اللہ کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے اور رسول اللہ کے ذمہ اللہ کا پیغام واضح پہنچا دینا ہے۔

-☆-

ایک مومن و مسلم روزانہ پانچ مرتبہ اللہ کی بارگاہ میں حاضری دیتا ہے اس کی بندگی کیلئے مسجد کا رخ کرتا ہے۔ صلاۃ کی ادائیگی کے دوران حالت قیام میں وہ عرض کرتا ہے:

(۱) سورہ النور ۲۴/۵۴

Marfat.com

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ.

اے اللہ ہمیں صراطِ مستقیم کی ہدایت عطا فرما۔

ھدایت وہ نعمت ہے جس کیلئے روزانہ صلاۃ کی ہر رکعت میں اللہ ذوالجلال سے عرض کی جاتی ہے۔

اس خالق و مالک کا فرمان ہے:

اِنْ تُطِيْعُوْا تَهْتَدُوْا.

اگر تم اطاعت خدا اور اطاعت رسول۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔اختیار کروگے تو ھدایت پاجاؤ گے۔

گویا ھدایت اسے ہی نصیب ہے جو حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے ارشادات پر عمل کرتا ہے سنت مصطفٰی کا گرویدہ ہے اور آپ ہی کی اتباع میں روز و شب گزارتا ہے۔

-☆-

فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (1)

ترجمہ:

(اے اہل ایمان) نماز قائم کرو۔ زکوۃ ادا کرو اور اطاعت کرو اللہ اور اسکے رسول۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی اور اللہ تعالٰی خوب جانتا ہے جو تم کرتے رہتے ہو۔

-☆-

(1) سورۃ المجادلہ

Marfat.com

وصف ایمان سے متصف

فَلاوَرَبِّکَ لَایُؤمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَاشَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَایَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجاًمِّمَّاقَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْاتَسْلِیْماً[1]

ترجمہ:

اے میرے حبیب! مجھے قسم ہے آپ کے رب کی! یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپ کو حاکم نہ مان لیں ان جھگڑوں میں جو ان میں پیدا ہو جائیں پھر وہ آپ کے فیصلہ پر اپنے نفسوں میں تنگی نہ پائیں اور دل و جان سے آپ کے فیصلے کو قبول کر لیں۔

-☆-

اطاعت رسول کی اہمیت اجاگر کرنے کیلئے یہ کتنا بلیغ اور مؤثر انداز ہے۔ اس درج بالا ارشاد گرامی کو بار بار پڑھیے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو گی کہ اطاعت رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہی سب کچھ ہے اور دل کی گہرائیوں سے آپ کے احکامات کو ماننا ہی ایمان ہے۔

(۱) سورۃ النساء۴/۶۵

Marfat.com

اگر کوئی بدنصیب اطاعت رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے روگردانی کرتا ہے تو کان کھول کر سن لے کہ ایمان بھی اس سے رخصت ہو چکا ہے۔

-☆-

Marfat.com

حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی ذات اقدس
تمہارے لئے
بہترین نمونہ ہے

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝(1)

ترجمہ:

بے شک تمہاری رہنمائی کیلئے اللہ کے رسول کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔ یہ نمونہ اس کیلئے ہے جو اللہ تعالیٰ سے ملنے اور قیامت کے آنے کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے۔

-☆-

(1) سورہ احزاب: ۲۱

Marfat.com

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے علاوہ
ہر آدمی کا قول
قبول اور رد ہو سکتا ہے

قَالَ الْإِمَامُ مَالِکٌ -رَحِمَهُ اللّٰهُ :

كُلُّ اَحَدٍ يُؤْخَذُ مِنْ قَوْلِهٖ وَيُتْرَكُ، اِلَّا صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ اَوْ هٰذِهِ الرَّوْضَةِ- صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ -[1]

ترجمہ:

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہر ایک کا قول لیا بھی جا سکتا ہے اور رد بھی کیا جا سکتا ہے سوائے اس مکین گنبد خضرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک کے کہ اسے صرف قبول ہی کیا جائے گا۔

-☆-

(۱) صلاح الامۃ ۲/۱۸۲

Marfat.com

امام ابن ابی ذئب -رحمہ اللہ-
اور سنت مبارکہ

اَلْاِمَام ابْن اَبِی ذِئْب:

قَالَ ابْنُ سَمَاکِ بْنُ الْفَضْلِ الشَّهَابِیُّ:

حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ بِحَدِیْثٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ: یَااَبَاالْحَارِثِ اَتَاخُذُبِهٰذَا؟ فَضَرَبَ صَدْرِیْ وَصَاحَ عَلَیَّ صِیَاحًا کَثِیْرًا، وَنَالَ مِنِّیْ، وَقَالَ:

اُحَدِّثُکَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ:

تَاْخُذُبِهٖ؟ اِنَعَمْ آخُذُبِهٖ وَذٰلِکَ فَرْضٌ عَلَیَّ وَعَلٰی مَنْ سَمِعَهُ، اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اخْتَارَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ النَّاسِ، فَهَدَاهُمْ بِهٖ وَعَلٰی یَدَیْهِ، وَاخْتَارَلَهُمْ مَااخْتَارَلَهُ عَلٰی لِسَانِهٖ، فَعَلَی الْخَلْقِ اَنْ یَّتَّبِعُوْهُ طَائِعِیْنَ اَوْ دَاخِرِیْنَ، لَا مَخْرَجَ لِمُسْلِمٍ مِنْ ذَالِکَ.

قَالَ:

وَمَاسَکَتَ حَتّٰی تَمَنَّیْتُ اَنْ یَسْکُتَ.

Marfat.com

ترجمہ:

ابن سماک بن فضل شہابی کا بیان ہے کہ مجھ سے ابن ابی ذئب نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث بیان کی۔ میں نے ان سے کہا:

اے ابو الحارث! کیا آپ اس پر عمل کریں گے؟

انہوں نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور مجھ پر سخت چیخ کر پڑے اور مجھے سخت سست کہنے لگے اور فرمایا: میں تجھے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پاک بیان کرتا ہوں اور تو کہتا ہے کیا اس پر عمل کرو گے؟

ہاں میں اس پر عمل کروں گا یہ مجھ پر فرض ہے اور جس جس نے اس حدیث پاک کو سنا اس پر بھی اس حدیث پر عمل کرنا فرض ہے۔ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوگوں میں سے چن لیا۔

پھر لوگوں کو آپ کے واسطہ سے اور آپ کے ہاتھ ہدایت عطا فرمائی۔ اور لوگوں کیلئے وہی پسند کیا جو اس نے پسند کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان اقدس پر۔

اب مخلوق پر لازم ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی واتباع کریں خوش دلی سے یا مجبوراً۔

کسی مسلمان کیلئے اجازت نہیں کہ وہ آپ کے ارشادات کو نظر انداز کرے۔

امام ابن ابی ذئب جلال میں بولتے ہی رہے یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کہ اب خاموش ہو جائیں۔

-۞-

(۱) الحجۃ فی بیان المحجۃ امام اسماعیل اصبہانی ۲۰۰۰

Marfat.com

ایمان و اسلام
حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-
کی عطا و کرم نوازی سے ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَثَلِیْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُ الَّتِیْ تَقَعُ فِیْ النَّارِ یَقَعْنَ فِیْهَا وَجَعَلَ یَحْجُزُهُنَّ وَیَغْلِبْنَهٗ فَیَقْتَحِمْنَ فِیْهَا ، فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَقْتَحِمُوْنَ فِیْهَا.

ترجمة الحدیث:

حضرت ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میری مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے آگ جلائی جب آگ نے اپنے اردگرد کو روشن کردیا تو پروانے اور وہ جانور جو آگ میں گرا کرتے ہیں آگ میں گرنا شروع ہو گئے۔

Marfat.com

اس آگ روشن کرنے والے آدمی نے انہیں روکا اور آگ سے دفع کرنا شروع کر دیا لیکن وہ پروانے اس پر غالب آنے لگے اور آگ میں گرنے لگے۔

میں تمہیں آگ سے بچانے کیلئے تمہاری کمروں سے پکڑے ہوئے ہوں اور تم آگ میں گرنا چاہتے ہو۔

-☆-

مشکوۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۴۹)	جلد ۱	صفحہ ۵۳
قال الالبانی:	متفق علیہ		
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۱۱۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۳
قال المحقق:	متفق علیہ		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۴۲۶) (۶۴۸۳)		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۸۴)	جلد ۴	صفحہ ۴۲۱
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۸ـ۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۰۹
قال الالبانی:	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲ـ)	جلد ۱	صفحہ ۲ـ۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۱۸ـ)	جلد ـ	صفحہ ۱۴۰
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
شرح السنہ للبغوی	رقم الحدیث (۹۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۹ـ
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۴۰۸)	جلد ۱۴	صفحہ ۳۱۸
قال شعیب الارنوط	اسنادہ حسن		
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۳۲ـ۵)	جلد ۲	صفحہ ۲ـ۹
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۳۵۰)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۰
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۶۶۰)	جلد ۳	صفحہ ۴۲۱
قال الالبانی:	صحیح		

Marfat.com

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَثَلِی وَمَثَلُکُمْ کَمَثَلِ رَجُلٍ أَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ یَقَعْنَ فِیْهَا وَهُوَ یَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِکُمْ عَنِ النَّارِ، وَأَنْتُمْ تَفَلَّتُوْنَ مِنْ یَدَیَّ.

ترجمة الحديث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میری اور تمہاری مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے آگ جلائی تو پتنگے اور پروانے اس میں گرنے لگے اور وہ ان کو اس آگ سے دور ہٹاتا رہے۔ میں بھی تمہاری کمروں سے پکڑ پکڑ کر تمہیں جہنم کی آگ سے بچا رہا ہوں لیکن تم میرے ہاتھوں سے چھوٹے جاتے اور نار جہنم میں گرتے جاتے ہو۔

-☆-

اے زمین!

تو نے اپنی پشت پر بڑے بڑے رحم کرنے والے دیکھے لیکن یہ تو بتا کہ ہمارے نبی-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- جیسا کوئی رحیم وکریم دیکھا۔

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۸۵)	جلد۴	صفحہ۱۷۹۰
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۸۵۹)	جلد۲	صفحہ۱۰۲۰
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۵۳۵۱)	جلد۴	صفحہ۳۵۱
قال المحقق	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۸۲۳)	جلد۱۲	صفحہ۱۵
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۱۵۱)	جلد۱۲	صفحہ۹۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۹۵۸)	جلد۴	صفحہ۲۷

Marfat.com

اے آسمان تو نے بڑے بڑے شفقت و پیار کرنے والے دیکھے لیکن یہ تو بتا ہمارے آقا و مولیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے بڑھ کر کوئی شفیق دیکھا۔

اے سورج تو نے بڑے بڑے غمگسار دیکھے لیکن یہ تو بتا تو نے حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے بڑھ کر غموں کا مداوا کرنے والا دکھی انسانیت کے دکھ مٹانے والا ہر ایک کا خیر خواہ اور ہمدرد کہیں دیکھا؟

یارحمۃ للعالمین! یاشفیع المذنبین! آپ کی اس ادا پر قربان جائیں۔

آتش دوزخ شعلے برسا رہی ہے ہم اس میں گرنے کی کوشش میں ہیں لیکن آپ اپنا دست کرم ہماری کمر میں ڈال کر ہمیں بچا رہے ہیں۔

اے بھولے بھٹکے انسان! آج بھی غفلت کی چادر اتار پھینک اس نبی عربی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت وفرمانبرداری کو اپنا شیوہ بنالے جس جیسا رحیم کریم اور غمگسار اس بھری کائنات میں کوئی نہیں۔

اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ

کے پیارے الفاظ میں غور کیجئے سب لوگ آتش دوزخ کی طرف لپک رہے ہیں اور اس میں گر رہے ہیں حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- جس کی کمر سے پکڑے ہوئے ہیں وہ آتش دوزخ سے محفوظ ہے۔

سبحان اللہ! اے مرد مومن اپنے اس رسول معظم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر قربان جا جس نے تجھے دوزخ کا ایندھن بننے سے بچایا ہوا ہے۔

آج اگر کسی کو کلمہ طیبہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اور

Marfat.com

اَشۡهَدُ اَنۡ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ.

کا ورد کرنے کی توفیق ہے، یا وہ پانچ وقت صلاۃ (نماز) ادا کرتا ہے، رمضان المبارک کے روزے رکھتا ہے، حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرتا ہے، صدقہ وخیرات کرتا ہے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا خوگر ہے، تو سمجھ لے یہ اس کا ذاتی کمال نہیں بلکہ کمال والے نبی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا کمال ہے جس نے اس کی کمر سے اسے پکڑا ہوا ہے۔ اگر وہ آج کمر سے چھوڑ دیں (العیاذ باللہ) تو پھر ہر نیکی روٹھ جائے گی اور وہ برائی کی دلدل میں پھنستا چلا جائے گا۔

اے مرد مومن!

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اس کرم نوازی پر قربان ہو جا اور اللہ کے پیارے حبیب -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو دل وجان سے یاد کر آپ کی ذاتِ اقدس پر کثرت سے درود وسلام کا نذرانہ پیش کر۔

سن لیجئے!

اگر اللہ کے پیارے حبیب راضی ہیں تو کائنات کا خالق ومالک بھی راضی ہے اور دائمی نعمتوں کا گھر جنت بھی مشتاق ہے۔

اَللّٰهُمَّ احۡفَظۡنَا مِنۡ كِبۡرِ النَّفۡسِ وَمَكۡرِ الشَّيۡطَانِ.

-☆-

Marfat.com

ایمان حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی نظر کرم سے

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - :

مَثَلُ مَابَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰی وَالْعِلْمِ کَمَثَلِ الْغَیْثِ الْکَثِیْرِ اَصَابَ اَرْضاً فَکَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَیِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَاَنْبَتَتِ الْکَلَاَ وَالْعُشْبَ الْکَثِیْرَ وَکَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَکَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا فَسَقَوْا وَزَرَعُوْا وَاَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةً اُخْرٰی وَاِنَّمَا هِیَ قِیْعَانٌ لَاتُمْسِکُ مَاءً وَلَاتُنْبِتُ کَلَاً فَذَالِکَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهٗ مَابَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ یَرْفَعْ بِذَالِکَ رَاْساً وَلَمْ یَقْبَلْ هُدَی اللّٰهِ الَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوموسیٰ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

اللہ نے جو ہدایت وعلم دیکر مجھے بھیجا اس کی مثال بہت زیادہ بارش کی ہے جو زمین پر نازل ہوئی۔ زمین کا ایک قطعہ طیب وطاہر تھا اس نے اس بارش کے پانی کو قبول کرلیا۔ اس زمین نے سبزہ اور تازہ گھاس اُگا دیا۔

زمین کا ایک قطعہ غیر مزروعہ سخت وپتھریلہ تھا اس نے اپنے اوپر پانی جمع کرلیا۔ پس اللہ نے لوگوں کو اس قطعہ زمین سے بھی فائدہ بخشا لوگوں نے خود پانی پیا اور اوروں کو پلایا اور اسی پانی سے کھیتی باڑی کی۔

-☆-

یہ بارش زمین کے ایسے قطعات کو بھی پہنچی جو چٹیل میدان تھے (سیم وتھور والی زمین تھی) جس نے نہ پانی جمع کیا اور نہ ہی سبزہ اگایا۔

یہ مثال ہے اس کی جس نے اللہ کے دین میں تفقہ (حقیقی سمجھ) کو حاصل کیا اور جس علم وہدایت کو دیکر اللہ نے مجھے مبعوث فرمایا اس نے اس آدمی کو نفع دیا۔ پس اس نے خود علم حاصل کیا اور دوسروں کو بھی علم کے زیور سے آراستہ کیا۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۹)	جلد۱	صفحہ۵۳
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۸۵۵)	جلد۲	صفحہ۱۰۱۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۸۲)	جلد۴	صفحہ۱۷۸۶
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۲۲)	جلد۱	صفحہ۱۲۷
قال المحقق	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۴۶۴)	جلد۱۴	صفحہ۵۱۶
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مشکوۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۴۶)	جلد۱	صفحہ۱۲۴
قال الالبانی	متفق علیہ		
مصابیح السنة	رقم الحدیث (۱۱۱)	جلد۱	صفحہ۱۵۳
قال المحقق	متفق علیہ		
شرح السنة للبغوی	رقم الحدیث (۱۳۵)	جلد۱	صفحہ۲۸۷
قال البغوی	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۷۶)	جلد۱	صفحہ۱۴۱
قال الالبانی	صحیح		

Marfat.com

اور یہ مثال اس بدنصیب کیلئے بھی ہے جس نے اس جانب بالکل توجہ نہیں کی اور اس نے اللہ کی اس ہدایت کو قبول نہ کیا جس ہدایت کو دیکر اللہ نے مجھے اس عالم میں بھیجا۔

-☆-

سبحان اللہ! حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اپنے علم وہدایت کو بارش سے تشبیہ دی ہے۔

جب بارش برستی ہے منظر قابل دید ہوا کرتا ہے۔ بارش کا کام برسنا ہے۔ وہ جب برسے تو یہ نہیں دیکھتی کہ یہ اپنے کا گھر ہے یا بیگانے کا گھر ہے وہ یہ بھی نہیں دیکھتی کہ دیہات ہے یا شہر ہے۔ محل ہے یا سادہ مکان ہے باغ ہے یا خالی زمین وہ تو بس برستی ہے لگاتار برستی ہے موسلا دھار برستی ہے۔

ہمارے آقا ومولیٰ امت کے والی حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے علم وہدایت کی بارش بھی برس رہی ہے لگاتار برس رہی ہے اور موسلا دھار برس رہی ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی بارش کے ہوتے ہوئے کوئی اپنا برتن ہی الٹا کردے تو اس میں آپ کا کیا قصور۔ وہ رحمۃ للعالمین ہیں انکا کام تو ہر ایک پر نظر رحمت فرمانا ہے ہر ایک کا بھلا کرنا ہے اب اگر کوئی اپنا منہ ہی موڑ لے تو یہ اس کی اپنی بدنصیبی ہمارے آقا -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی عطاو بخشش میں کوئی کمی نہیں۔

حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اس مثال میں تین طرح کی زمین کا ذکر فرمایا:

زرخیز زمین:

زرخیز زمین پر جب بارش نازل ہوتی ہے تو وہاں بہار آجاتی ہے سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے علم وہدایت کی بارش جب صدیق و فاروق، عثمان وعلی، بلال وصہیب رضی اللہ عنھم جیسے زرخیز دلوں پر نازل ہوئی تو ان دلوں کی بہاریں قابل دید تھیں ان حضرات کی کشت ایمان پر وہ خوشنما پھول کھلے اور وہ وجد آفریں بہار آئی کہ آج تک

Marfat.com

ان کی مہک ایک عالم کو معطر کر رہی ہے۔

دنیا کی بارش تو چند گھڑیاں رہتی ہے پھر تھم جاتی ہے لیکن حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے علم وہدایت کی بارش زمان ومکان کی حدود وقیود سے وراء ہے وہ رحمت کی بارش اتنی عالمگیر اور ہمہ گیر ہے کہ اس سے بڑھ کر کسی مخلوق کے ہاں اس کا تصور تک نہیں ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اس نور بھری اور رحمتوں سے لبریز بارش نے عالم رنگ وبو میں وہ بہار دکھائی کہ عالم بالا کے مکیں بھی سبحان اللہ سبحان اللہ پکار اُٹھے۔

کہیں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا رحمت بھرا دور تو کہیں ائمہ اہل بیت -رضی اللہ عنہم- کی ہدایت آفریں محفلیں کہیں آئمہ مجتہدین -رحمھم اللہ- کی علم وحکمت سے بھرپور مجلسیں تو کہیں محدثین کرام -رحمھم اللہ- کی انوار سنت سے لبریز کاوشیں۔ کہیں اصحاب طریقت -رحمھم اللہ- کی ذکر وفکر کی پرکیف رونقیں تو کہیں مئے وحدت سے مخمور اصحاب باطن -رحمھم اللہ- کے نعرہ ہائے ایمان افروز یہ سب کچھ حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی علم وہدایت کی بارش کے حسین ثمرات ہیں۔

آج دینی درسگاہوں میں قال اللہ اور قال رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی دلکش آوازیں طریقت کے انوار سے معمور مراکز رشد وہدایت میں طالبان ہدایت کا اژدھام ان کی زبان قلب وقالب سے ذکر الٰہی کے پھوٹتے سوتے رات کی رحمت والی گھڑیوں میں طویل سجدے اور لمبی مناجاتیں مدینہ منورہ حرم نبوی میں عشاق کے چمکتے چہرے اور ان کی مست آنکھوں کے سرخ ڈورے۔

کعبۃ اللہ میں عابدوں زاہدوں کا جم غفیر، طواف کعبہ میں مصروف فرزند اسلام، ملتزم سے چمٹے ہوئے اہل ایمان۔

دنیا بھر کی مساجد کے مناروں سے پانچوں وقت اللہ اکبر، اللہ اکبر کی شیریں اور مترنم آواز اور انہیں عبادت گاہوں سے اہل اسلام کا پانچ وقت مل کر سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا یہ سب کچھ حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی علم وہدایت کی بارش کا ایک سہانا اور دلکش اثر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس

Marfat.com

بارش کے نور بھرے رحمت سے لبریز قطرات سے ہمارے باطن کو معمور فرمائے اور ایمان کامل کی بے نظیر دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمین

بِبَرْكَةِ مَنْ بَعَثْتَهٗ رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

سخت اور پتھریلی زمین:

کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے پاس علم تو ہے لیکن عمل کی دولت سے عاری ہیں۔ محراب و منبر کے وارث تو کہلاتے ہیں لیکن وہ خود صاحب منبر-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے بہت دور ہوتے ہیں۔

ایسے لوگوں سے دوسرے افراد فائدہ لے جاتے ہیں لیکن وہ خود اس فائدہ سے محروم رہتے ہیں۔

امام ربانی محبوب سبحانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے بقول وہ پارس پتھر کی طرح ہیں جو پیتل اس سے مس ہوا وہ تو سونا بن گیا لیکن وہ خود پتھر کے پتھر رہتے ہیں۔

غیر مزروعہ زمین:

ایسے افراد بھی آپ کو بکثرت نظر آئیں گے جن کی زمین شور والی جہاں سبزہ کا تصور نہیں اور پانی بھی نہیں رکتا کہ دوسرا ہی فائدہ لے لے بلکہ اس سیم والی زمین پر اگر کوئی پانی نظر بھی آئے تو وہ کھیتی کے لئے زہر قاتل ہے ایسی زمین ابوجہل، ابولہب، یزید و شمر اور عبداللہ بن ابی وغیرہ کے دلوں کی زمین کہی جا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسے افراد سے محفوظ رکھے ان کی صحبت سے بھی ہر مسلم بھائی کو بچائے رکھے۔

مَثَلُ مَابَعَثَنِى اللّٰهُ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيْرِ

اللہ نے مجھے جو ہدایت وعلم دیکر بھیجا ہے اس کی مثال موسلا دھار بارش کی ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی نبوت ورسالت عالمگیر اور ہمہ گیر ہے اور

Marfat.com

ہدایت وعلم آپکی نبوت کی بہت سی شاخوں میں سے ہیں اور یہ بھی جہاں گیر اور ہمہ گیر ہیں۔ حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے علم و ہدایت کی بارش ہر جگہ برس رہی ہے اور پاکیزہ زمینیں اس بارش سے سیراب ہورہی ہیں اور اپنا مقدر سنوار رہی ہیں۔ جیسے ہدایت کی بارش کل عالم میں برس رہی ہے اسی طرح آپ کے علم وعرفان سے بھی کوئی جگہ خالی نہیں آپ کے علم وعرفان کی زد میں کائنات کا ذرہ ذرہ ہے اور آپ کا علم پاک بھی جہاں گیر اور ہمہ گیر ہے۔

اگر کسی کی زمین سیم وتھور والی ہے اس پر ہدایت وعلم کی بارش کا اثر نہیں تو اسے چاہیے کہ وہ آپ کے علم وعرفان اور رشد وہدایت کا انکار نہ کرے بلکہ اپنے دل کی زمین کا علاج کروائے ہوسکتا ہے کسی نظر والے کے کرم سے اس کی زمین طیب وطاہر ہوجائے تو پھر اسے اپنی آنکھوں سے حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے علم پاک کی جلوہ گری اور آپ کی ہدایت کی مہک نظر آئے گی۔

-☆-

Marfat.com

کتاب وسنت قیامت تک اکٹھے رہیں گے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: اِنِّیْ قَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ شَیْئَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُمَا کِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّتِیْ وَلَنْ یَتَفَرَّقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ ۔رضی اللہ عنہ۔ نے فرمایا کہ حضور ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں تم ان دونوں پر عمل کے بعد گمراہ نہیں ہو سکتے۔ ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت (یہ دونوں لازم وملزوم ہیں) اور یہ میدان حشر میں حوض کوثر پر وارد ہونے تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے۔

-☆-

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۱۹)	جلد ۱	صفحہ ۳۰۳
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۷۶۱)	جلد ۴	صفحہ ۳۶۱

Marfat.com

حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے کمال کرم نوازی سے ہمیں دو تحفے عطا فرمائے اور رہتی دنیا تک یہ رہیں گے:

۱۔ کتاب اللہ ۲۔ سنت رسول اللہ

کتاب اللہ، قرآن کریم کی سمجھ سنت رسول کے بغیر ناممکن ہے۔قرآن کریم کا وہی مفہوم قابل قبول ہے جو حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے اپنے قول و فعل سے متعین فرمایا۔قرآن تو اللہ کا کلام ہے اس کے شارح اللہ کے حبیب حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ہیں۔

-☆-

Marfat.com

سنتِ رسول۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
کے بغیر دین نامکمل ہے

عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ مُتَّکِئًا عَلٰی اَرِیْکَتِہٖ یَاْتِیْہِ الْاَمْرُ مِمَّا اَمَرْتُ بِہٖ اَوْ نَہَیْتُ عَنْہُ فَیَقُوْلُ: لَا اَدْرِیْ مَا وَجَدْنَا فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ اتَّبَعْنَا.

سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۱۳)	جلد	صفحہ ۳۲
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۱۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۰
قال الدکتور بشار عواد	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۱
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۶۲)	جلد ۱	صفحہ ۵۱
قال الالبانی:	اسنادہ صحیح		
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۱۲۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۸۵۱)	جلد ۱۶	صفحہ ۱۵۱
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ حسن		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابو رافع -رضی اللہ عنہ- روایت فرماتے ہیں کہ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اے میری امت! میں تمہیں اس حالت میں نہ پاؤں کہ تم میں سے کوئی اپنے آراستہ تخت پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو کہ میرا کوئی حکم پہنچے یا وہ امر پہنچے جس سے میں نے منع فرمایا ہو تو اس کے جواب میں کہے: میں نہیں مانتا۔ ہم نے یہ حکم کتاب اللہ میں نہیں پایا کہ اس کی پیروی کریں۔

-☆-

سرکار دو عالم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا یہ کتنا فکر انگیز ارشاد مبارک ہے۔ اگر صرف کتاب اللہ سے بات بن جاتی تو حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہرگز ایسا ارشاد نہ فرماتے۔

نیز حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی نظر نبوت اٹھنے والے فتنوں کا مشاہدہ کر رہی تھی اور اپنی امت کو دوٹوک اور واضح الفاظ میں سمجھا دیا کہ سنت رسول کے بغیر دین کی تکمیل نہیں۔

صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (٤٦٠٥)	جلد٣	صفحہ١١٨
قال الالبانی	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (٢٦٦٣)	جلد٥	صفحہ٣٧
قال الترمذی	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (٢٦٦٣)	جلد٣	صفحہ٦٣
قال الالبانی	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (٣٧٥)	جلد١	صفحہ٣٠٦
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (١٣)	جلد١	صفحہ١٩٠
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
السنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (١٣٤٤١)	جلد٧	صفحہ١٢٠
شرح السنہ للبغوی	رقم الحدیث (١٠١)	جلد١	صفحہ٢٠٠
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		
مسند الحمیدی	رقم الحدیث (٥٥١)	جلد١	صفحہ٢٥٢

Marfat.com

قرآن کریم سے صحیح راہنمائی وہدایت اور تلاوت قرآن پاک کا صحیح لطف اس وقت ہی نصیب ہوگا کہ جب قرآن کریم کے نور بھرے کلمات میں صاحب قرآن۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے جلوے نظر آئیں۔

-☆-

Marfat.com

حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کا حرام کیا ہوا ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے

عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ الْكِنْدِيِّ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

يُوْشِكُ الرَّجُلُ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يُحَدَّثُ بِحَدِيْثٍ مِنْ حَدِيْثِيْ فَيَقُوْلُ: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَمَاوَجَدْنَافِيْهِ مِنْ حَلَالٍ اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَاوَجَدْنَا فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ. اَلَاوَاِنَّ مَاحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ - مِثْلُ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ.

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۶۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۷
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۱۲)	جلد ۱	صفحہ ۳۱
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۱۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۹
قال الدکتور بشار عواد	اسنادہ حسن		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۱
قال الالبانی	صحیح		

Marfat.com

ترجمة الحدیث:

حضرت مِقْدَاد بن مَعْدِ یکَرب کندی - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

جلد ہی ایسا وقت آنے والا ہے کہ آدمی اپنے مزین تخت پر گاؤ تکیہ لگائے بیٹھا ہوگا میری احادیث میں سے کوئی حدیث اسے سنائی جائے گی تو جواباً میری حدیث کو غیر اہم سمجھتے ہوئے کہے گا:

ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ عزوجل کی کتاب قرآن مجید موجود ہے پس اس قرآن میں جو حلال امور ہم نے پائے انہیں ہم نے حلال جانا اور جو حرام امور پائے انہیں ہم نے حرام جانا۔ حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۶۴)	جلد ۵	صفحہ ۳۶
قال الترمذی	ھذا حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۶۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۰
قال الالبانی	صحیح		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۶۰۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۷
قال المحقق	اسنادہ صحیح		
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۶۴۹)	جلد ۲۰	صفحہ ۲۷۴
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۶۶۹)	جلد ۲۰	صفحہ ۲۸۳
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۶۷۰)	جلد ۲۰	صفحہ ۲۸۳
السنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۱۹۰۶۹)	جلد ۹	صفحہ ۳۳۱
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۷۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۹۱
مصابیح السنة	رقم الحدیث (۱۴۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۷
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۰۴)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۰۴)	جلد ۳	[illegible]
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۱۰۹)	جلد ۳	صفحہ ۲۹
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		

Marfat.com

سن لیجئے! جو رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے حرام قرار دیا ہے وہ ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا۔

-☆-

سبحان اللہ! کتنا واضح اور غیر مبہم ارشاد گرامی ہے۔ اللہ اور اس کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے فرمان میں دوئی نہیں۔ جس کام کو اللہ کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے حلال قرار دیا وہ اللہ کے ہاں بھی حلال ہے اور جس کو حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- حرام قرار دیں تو وہ اللہ کی بارگاہ میں بھی حرام ہے۔

سنت رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی حیثیت کو غیر شرعی سمجھنے والے اور حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے احکامات وارشادات کو غیر اہم جاننے والے اس ارشاد مبارک میں ٹھنڈے دل سے غور کریں اگر حصول ہدایت کے جذبہ سے غور کریں گے تو انشاء اللہ ہدایت نصیب ہوگی۔

-☆-

Marfat.com

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-
کے معجزہ کا ظہور

ابو عمار عمر فاروق سعیدی لکھتے ہیں:

یہ احادیث حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت وحقانیت کی بہت بڑی دلیل ہیں کہ جو بھی غیب کی خبریں آپ نے دی ہیں وہ بالکل سچ ثابت ہو رہی ہیں۔ پاکستان کے صوبہ پنجاب میں ظاہر ہونے والا فرقہ ''اہل قرآن'' اور ان کا سردار عبداللہ چکڑالوی بالخصوص اس حدیث کا مصداق ثابت ہوا۔

اس نے اپنے بیٹے مولوی محمد ابراہیم کو اپنے مال سے بغیر کسی قصور کے محروم کر دیا۔ وہ آیا اور والد کے سامنے کھڑے ہو کر بات کی اور یہ حدیث سنائی جو کوئی اپنے ایک بیٹے کو محروم کرے گا قیامت کے دن اس طرح اٹھے گا کہ اس کے جسم کا ایک حصہ مرا ہوا ہو گا۔

حدیث سن کر باپ نے کہا: ہم نہیں جانتے ہم اللہ کی کتاب میں جو پائیں گے اسی پر عمل کریں گے۔

(سنن ابی داؤد ۔۔۔ ابو عمار عمر فاروق سعیدی صفحہ ۵۰۵)

Marfat.com

مولوی ابراہیم نے نظر اٹھا کر دیکھا تو سامنے عبداللہ چکڑالوی لکڑی کے دیوان پر سہارا لے کر بیٹھا ہوا یہ فقرہ کہہ رہا تھا۔ ان کے سامنے یہ منظر واضح طور پر آ گیا جو اس حدیث میں دکھایا گیا ہے۔

وہ حیرت و دہشت میں ڈوب گئے اور آپ تو وہی ہیں، آپ تو وہی ہیں، کہتے ہوئے الٹے پاؤں واپس لوٹ گئے اور باپ کے شہر سے بہت دور ایک گاؤں میں جا بسے اور زندگی بھر اپنے حصے کا مطالبہ نہیں کیا کہ ایسے باپ کی دولت سے مجھے کوئی حصہ نہیں چاہئے جو انکار حدیث کے سرغنہ کے طور پر حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہلے ہی دکھا دیا گیا تھا۔

-☆-

Marfat.com

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے
حواری - خاص لوگ
اصحاب سنت ہیں

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَا مِنْ نَبِیٍّ بَعَثَہُ اللّٰہُ فِیْ اُمَّۃٍ قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ لَہٗ مِنْ اُمَّتِہٖ حَوَارِیُّوْنَ وَاَصْحَابٌ یَأْخُذُوْنَ بِسُنَّتِہٖ وَیَقْتَدُوْنَ بِأَمْرِہٖ ثُمَّ اِنَّہَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِہِمْ خُلُوْفٌ یَقُوْلُوْنَ مَالَا یَفْعَلُوْنَ وَیَفْعَلُوْنَ مَالَا یُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاہَدَہُمْ بِیَدِہٖ فَہُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاہَدَہُمْ بِلِسَانِہٖ فَہُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاہَدَہُمْ بِقَلْبِہٖ فَہُوَ مُؤْمِنٌ وَلَیْسَ وَرَاءَ ذٰلِکَ مِنَ الْاِیْمَانِ حَبَّۃُ خَرْدَلٍ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۰)	جلد ۱	صفحہ ۷۰
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۷۹۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۰۶
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۲۰۶)	جلد ۳	صفحہ ۹۷
قال المحقق	ھذا حدیث صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۱۰)	جلد ۲	صفحہ ۵۷۵
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ نے مجھ سے پہلے کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا جس کی امت میں سے کچھ لوگ ان کے خاص صاحب اسرار اور وہ صحابہ نہ ہوں جو اس کی سنت پر عمل کریں اور اسکی پیروی کریں۔ پھر ان کے بعد ایسے ناخلف ہوتے تھے، کہتے وہ تھے، وہ جو کرتے نہ تھے۔ اور کرتے وہ تھے جس کا انہیں حکم نہ دیا گیا تھا۔

تو جوان پر ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن اور جو زبان سے جہاد کرے وہ مومن اور جوان پر اپنے دل سے جہاد کرے وہ مومن۔ اور اس کے بعد رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں۔

-☆-

تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۹۶۰۲)	جلد ۷	صفحہ ۱۵۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۳۷۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۳۵
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۶

Marfat.com

محدثین کرام

خاندان نبوت سے ہیں

ان ہی کے بارے میں بعض بزرگوں نے کہا ہے:

يَاسَادَةً لَّهُمْ بِالْمُصْطَفٰى نَسَبٌ

رِفْقًا بِقَوْمٍ لَّهُمْ بِالْمُصْطَفٰى حَسَبٌ

اَهْلُ الْحَدِيْثِ هُمْ اَهْلُ النَّبِيِّ وَاِنْ

لَمْ يَصْحَبُوْا نَفْسَهٗ اَنْفَاسَهٗ صَحِبُوْا

حضرات سادات کرام! آپ کا مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبی رشتہ ہے ان لوگوں پر شفقت فرمائیں جن کا مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حسبی (علمی اور روحانی) رشتہ ہے۔

محدثین ہی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل ہیں اگرچہ ان کو آپ کی ذات اقدس کی صحبت حاصل نہیں ہوئی لیکن آپ کے ارشادات کی صحبت تو نصیب ہوئی ہے۔

پکارو یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم از امام علامہ محمد بن موسیٰ المزنی المراشی صفحہ ۲۶۰۔

Marfat.com

صحابہ کرام اور تابعین عظام

کی

معیت وصحبت

قَالَ شَقِیْقٌ الْبَلْخِیُّ:

قِیْلَ لِابْنِ الْمُبَارِکِ: اِذَا اَنْتَ صَلَّیْتَ لِمَ لَا تَجْلِسُ مَعَنَا؟ قَالَ:

اَجْلِسُ مَعَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِیْنَ، اَنْظُرُ فِیْ کُتُبِهِمْ وَ آثَارِهِمْ فَمَا اَصْنَعُ مَعَکُمْ؟ اَنْتُمْ تَغْتَابُوْنَ النَّاسَ.(1)

ترجمہ:

حضرت شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

حضرت عبداللہ بن المبارک رضی اللہ عنہم سے عرض کی گئی:

جب آپ نماز پڑھ لیتے ہیں تو ہمارے ساتھ کیوں نہیں بیٹھتے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا:

(1) صلاح الامۃ ۲/۱۹۱

Marfat.com

میں صحابہ اور تابعین کے ساتھ بیٹھتا ہوں۔ میں ان کی کتب اور ان کے آثار دیکھتا ہوں میں تمہارے پاس بیٹھ کر کیا کروں تم لوگوں کی غیبتیں کرتے ہو۔

—☆—

قَالَ نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ:

كَانَ اِبْنُ الْمُبَارَكِ يُكْثِرُ الْجَلُوسَ فِيْ بَيْتِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ:

اَلَا تَسْتَوْحِشُ؟ قَالَ:

كَيْفَ اَسْتَوْحِشُ وَاَنَامَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ۔[1]

ترجمہ:

جناب نعیم بن حماد نے فرمایا:

حضرت عبداللہ بن المبارک رضی اللہ عنہ اکثر اپنے گھر میں ہی بیٹھے رہا کرتے تھے۔ آپ سے عرض کی گئی:

کیا آپ کو اکیلے بیٹھے بیٹھے وحشت نہیں ہوتی؟

آپ نے فرمایا:

مجھے کیوں وحشت ہو؟ میں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی معیت وصحبت میں ہوتا ہوں۔

—☆—

یہ ہیں محافظین سنت مطہرہ جنہوں نے اپنی زندگیاں خدمت حدیث پاک میں گزار دیں۔ یہ گوشہ تنہائی میں بیٹھنے والے علماء حق جن کے مقدر میں احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ورق

(۱) صلاح الامۃ فی علو الہمۃ جلد ۱ صفحہ ۲۰۵

گردانی تھی ۔ جو رات گئے تک احادیث مبارکہ کا مطالعہ کرتے تھے، ان سے اگر کوئی سوال کر دیتا ہے کہ جناب اکیلے بیٹھے رہتے ہیں وحشت محسوس نہیں ہوتی تو وہ ایسا جواب دیتے ہیں جو آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے فرماتے ہیں:

کون کہتا ہے میں اکیلا بیٹھا ہوتا ہوں میں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت مبارکہ سے فیض یاب ہو رہا ہوتا ہوں اور آپ کے صحابہ کرام کی صحبت مبارکہ میں بیٹھا ہوتا ہوں ۔

گویا حدیث پاک سے شغف رکھنے والا، کتب احادیث کی ورق گردانی کرنے والا تنہا نہیں وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفل مبارکہ میں بیٹھا ہے اور آپ کے فیوض و برکات سے مالا مال ہو رہا ہے ۔

-☆-

Marfat.com

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

اور

حضرات تابعین کی صحبت میں

وَقَالَ اِبْنُهُ يَحْيَ:

دَخَلْتُ عَلَىَّ اَبِى فِى الصَّيْفِ الصَّائِفِ وَقْتَ الْقَائِلَةِ، وَهُوَ فِى بَيْتِ كتبه، وَبَيْنَ يَدَيْهِ السراج، وَهُوَ يُصَنِّفُ، فَقُلْتُ:

يَا اَبَتِ! هَذَا وَقْتُ الصَّلَاةِ، وَدُخَانُ هَذَا السِّرَاجِ بِالنَّهَارِ. فَلَوْ نَفَّسْتَ عَنْ نَفْسِكَ، قَالَ:

يَا بُنَيَّ! تَقُوْلُ هَذَا، وَاَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ وَالتَّابِعِيْنَ. [1]

[1] صلاح الامۃ فی علو الہمۃ جلد ۱ صفحہ ۲۵۹
تاریخ بغداد ۳: ۲۱۹
سیر اعلام النبلاء ۱۲، ۹۔۳-۲۹۰

Marfat.com

ترجمہ:

ان کے بیٹے یحییٰ نے بیان کیا:

میں سخت گرمی میں دوپہر کے وقت اپنے والد گرامی کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اپنی کتابوں کے کمرے میں تھے۔ ان کے سامنے چراغ جل رہا تھا اور وہ کچھ لکھ رہے تھے۔ میں نے عرض کی:

ابا جان!

یہ نماز کا وقت ہے اور دن کو اس چراغ کا دھواں؟ کاش آپ کچھ دیر اپنی جان کو راحت دے لیتے۔ انہوں نے فرمایا:

اے میرے پیارے بیٹے!

تم یہ کہہ رہے ہو حالانکہ میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپ کے صحابہ اور تابعین کی محفل میں بیٹھا ہوں۔

—☆—

Marfat.com

حضرت حذیفہ بن الیمان - رضی اللہ عنہ - کے ہاں سنت کی اہمیت

قَالَ حُذَيْفَهُ بْنُ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

يَامَعْشَرَ الْقُرَّاءِ، اُسْلُكُوا الطَّرِيْقَ، فَلَئِنْ سَلَكْتُمُوْهَا لَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيْدًا، وَلَئِنْ اَخَذْتُمْ يَمِيْنًا وَشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيْدًا[1]

ترجمہ:

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے قاریوں کی جماعت!

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلو اگر تم طریقہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چلو گے تو تم سعادت و نیک بختی میں آگے بہت آگے نکل جاؤ گے۔

اور اگر تم نے سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترک کیا اور سنت چھوڑ کر دائیں بائیں چلے تو گمراہ ہو جاؤ گے اور گمراہی میں بہت دور نکل جاؤ گے۔

(۱) صلاح الامۃ ۲/ ۱۶۸

Marfat.com

قرآن کریم کے قاری، آئمہ مساجد اور محراب و منبر کے ورثاء جب سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چلتے ہیں تو بہت آگے نکل جاتے ہیں۔ ہدایت ان کا مقدر ٹھہرتی ہے اور وہ جنت میں اعلیٰ مقام حاصل کر لیتے ہیں اور انہیں رضائے الٰہی کا پروانہ مل جاتا ہے۔

جو قاری و امام ہے اس سے بھی یہ تقاضا ہے کہ صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے پر چلے کیونکہ لوگ ان کی طرف دیکھتے ہیں اور انہیں اپنا دینی و اسلامی راہنما مانتے ہیں۔ ان کی ہدایت کے ساتھ سینکڑوں لوگوں کی ہدایت وابستہ ہوتی ہے۔ اگر وہ صراط مستقیم پر گامزن رہیں تو مخلوق خدا صراط مستقیم پر رواں دواں رہتی ہے۔

لیکن اگر وہ پھسل جائیں صراط مستقیم کو چھوڑ دیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے راستہ کو ترک کر دیں تو وہ صرف خود گمراہ نہ ہوں گے بلکہ اپنے ساتھ بے شمار لوگوں کو گمراہ کر دیں گے۔ ان سب پھسلنے والوں کا وبال بھی ان قراء پر ان آئمہ پر ہوگا اس لئے اس رزم گاہ حیات میں قراء اور آئمہ کو سنبھل سنبھل کر قدم رکھنا چاہیے۔

کوشش کرنی چاہئے کہ ان کا کوئی عمل کوئی فعل خلاف سنت نہ ہو بلکہ ان کا اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا سب سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سانچے میں ڈھلا ہونا چاہئے۔ جب وہ خود سنت کا چلتا پھرتا نمونہ بن جائیں گے تو انشاء اللہ صاحب سنت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم سے مالا مال ہوں گے اور جس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر رحمت ہو اس کے دونوں جہاں سنور جاتے ہیں اور وہ عام لوگوں سے دور بہت دور نکل جاتا ہے۔

-☆-

Marfat.com

عاملین بالسنۃ قیامت تک رہیں گے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ –رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا– قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ –صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ–:
لَاتَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِی ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ، حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ ابن عمر –رضی اللہ عنہما– سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔

–☆–

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۲۹۰)	جلد۲	صفحہ۱۳۱۹
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۹۵۲)	جلد۴	صفحہ۵۹
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۳۹۵)	جلد۱	صفحہ۲۹۱۰
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		

Marfat.com

یہ کونسا خوش قسمت گروہ ہے جس کے حق پر ہونے کی گواہی خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے۔

یہ وہی گروہ وہی جماعت ہے جنکی آنکھیں قرآن وسنت کے انوار سے چمک رہی ہیں۔

جنکی زندگی کا مطمع نظر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت غلامی کو استوار کرنا ہے جو بروقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری میں سرگرم رہتے ہیں۔

-☆-

Marfat.com

حق والے، قرآن وسنت والے قیامت تک باقی رہیں گے

عَنْ ثَوْبَانَ -رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ- قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ -صَلَّی اللّٰہُ علیہ و آلہ وَسَلَّمَ-:

لَاتَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِی أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللّٰہ، لایَضُرُّھُمْ مَنْ خذلھُمْ و لامَنْ خَالَفَھُمْ، حَتّٰی یَأْتِیَ أَمْرُ اللّٰہِ وَھُمْ عَلٰی ذٰلِکَ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۹۵۰)	جلد ۳	صفحہ ۲۹۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۹۲۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۲۳
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۳۳۳)	جلد ۵	صفحہ ۹۱
قال الالبانی	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۲۹۴)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۳۰۲)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح =		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضور ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

ہمیشہ میری امت میں کچھ لوگ ایسے رہیں گے جو اللہ کے حکم کے ساتھ قائم ہوں گے اور انہیں ضرر نہ دے گا جو ان کو رسواء کرنا چاہے گا اور نہ وہ جو ان کی مخالفت کرے گا حتی کہ آ جائے اللہ کا امر اور وہ اسی حالت پر ہوں گے۔

-☆-

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ- قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ-:

لَاتَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ، ظَاهِرِيْنَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.[1]

= صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۲۸۹)	جلد۲	صفحہ۱۲۱۹
قال الالبانی	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۷۷۶)	جلد۹	صفحہ۱۶۷
قال المحقق	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۹۵۷)	جلد۴	صفحہ۵۹۹
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۰)	جلد۱	صفحہ۲۹
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
صحیح ابوداؤد	رقم الحدیث (۴۲۵۲)	جلد۳	صفحہ۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۲۲۹)	جلد۲	صفحہ۴۸۷
قال الالبانی:	صحیح		
(۱) صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۹۵۴)	جلد۳	صفحہ۲۹۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۹۲۳)	جلد۳	صفحہ۱۵۲۴
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۴۳۸)	جلد۵	صفحہ۱۴۹

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر جہاد کرتا رہے گا وہ غالب رہیں گے قیامت تک۔

-☆-

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۶۵۵)	جلد ۱۱	صفحہ ۵۲۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۰۶۵)	جلد ۱۲	صفحہ ۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۲۹۳)	جلد ۲	صفحہ ۲۲۰
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۹۶۰)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۲
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۸۱۹)	جلد ۱۵	صفحہ ۲۳۱
قال شعیب الارنوؤط	اسنادہ صحیح		

Marfat.com

سنت پر عمل کرنے والے
مخالفت کے باوجود قائم رہیں گے

عَنْ مُعَاوِيَةَ –رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ– قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ– صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

لَاتَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِيْ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللّٰهِ، لَايَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَامَنْ خَالَفَهُمْ، حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ، وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ عَلَى النَّاسِ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۹۵۵)	جلد ۳	صفحہ ۲۹۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۳۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۲۴
مشکوۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۹۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۷
قال الالبانی	متفق علیہ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۸۷۰)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۰۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۶۴۱)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۲۱
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۲۹۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۱۹
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۷
قال الالبانی	متفق علیہ		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۷۷۷)	جلد ۹	صفحہ ۱۶۸

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت معاویہ-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے حکم کے ساتھ قائم رہے گا۔ جو انہیں رسوا کرنا چاہے اور جو ان کی مخالفت کرے انہیں نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ یہاں تک کہ اللہ کا امر آ جائے وہ اس وقت بھی لوگوں پر ظاہر ہوں گے۔

-☆-

ایمان والوں کی جماعت، حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت شعار ہوتی ہے۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو حرز جاں بناتے ہیں۔ اگر کوئی آدمی کوئی گروہ ان کی مخالفت پر کمربستہ ہو جائے انہیں اس کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی کیونکہ ان کا مدد معاون خود اللہ وحدہ لاشریک ہوتا ہے اور جس کا معاون و مددگار کل کائنات کا خالق و مالک ہو وہ کسی کی مخالفت کو خاطر میں نہیں لاتا۔ کیونکہ اسے علم ہے اللہ تعالیٰ جس کا حامی و ناصر ہے وہ دونوں جہانوں میں سرخرو ہے۔ کامیابی و کامرانی اس کا مقدر ہے۔

اگر اس جہان ناپائیدار میں وقتی طور پر کچھ نقصان محسوس ہوتا ہے تو وہ حقیقت میں نقصان نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کے نوازنے کے طریقے مختلف ہیں۔ اس جہاں میں کڑوی دوائی کھلا کر اخروی انعامات سے جو سراسر مٹھاس ہی مٹھاس ہیں مالا مال کرتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں، آپ کے اطاعت گزاروں اور آپ کی احادیث مبارکہ پر عمل کرنے والوں کی شان ہی نرالی ہے اگر کوئی انہیں رسوا کرنا چاہتا ہے اور انہیں ذلیل کرنے کی سعی کرتا ہے تو وہ درحقیقت اپنی ذلت و رسوائی کا سامان کر رہا ہے۔ ان محبان سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ لمحہ بہ لمحہ ان کی عزت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

Marfat.com

اے اللہ! اے رحیم وکریم! ہمیں اطاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توفیق عطا فرما۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے طریقے پر چلنے کی سعادت سے بہرہ ور فرما اور ہمیں ہر اس کام سے بچالے جو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور لے جا رہا ہو۔ ہمیں ہر وقت، ہر گھڑی اور ہر لمحہ اپنی خوشنودی کی دولت ارزانی عطا فرما۔

-☆-

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے حکم پر
مضبوطی سے قائم رہنے والے
ہمیشہ رہیں گے

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ -رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ- قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ-:

لَاتَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِی قَوَّامَةٌ عَلٰی اَمْرِ اللّٰهِ، لَایَضُرُّهَا مَنْ خَالَفَهَا.

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۲۹۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۱۹
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۹۶۲)	جلد ۴	صفحہ ۶۰۳
قال الالبانی	ھذا اسنادہ حسن		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۶
قال محمد محمود	الحدیث حسن صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۹
قال الالبانی	حسن صحیح		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میری امت کا ایک گروہ اللہ کے حکم پر مضبوطی سے قائم رہے گا اور انہیں ان کی مخالفت کرنے والا ان کے ایمان کو کوئی نقصان نہ دے گا۔

-☆-

امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک جماعت مسلسل حق پر ثابت قدم ہے۔ وہ حق پر اس درجہ مضبوط ہیں کہ مخالفت کی ہزار آندھیاں ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ بے شمار طوفان آئے ان کے پائے استقامت میں ذرہ برابر لغزش نہیں آتی۔

وہ اس حیات کو اس زندگی کو ایک امانت سمجھتے ہیں۔ وہ اس پر بڑا فخر کرتے ہیں کہ انکو دی گئی امانت میں انہوں نے خیانت نہیں کی بلکہ اس امانت کو اس زندگی کو راہ حق میں قربان کر دیا ہے۔

-☆-

Marfat.com

سنت کی حفاظت کرنے والا زمین میں حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کا امین ہے

قَالَ اَبُو حَاتِم الْفَرَبرِیُّ:

رَأیْتُ ابْنَ الْمُبَارَکِ وَاقِفًاعَلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ بِیَدِہٖ مِفْتَاحٌ فَقُلْتُ: مَا یُوْقِفُکَ هَاهُنَا؟قَالَ:هٰذَامِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ،دَفَعَهُ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِہٖ وسلَّم وَقَالَ: حَتّٰی اَزُوْرَالرَّبَّ فَکُنْ اَمِیْنِیْ فِی السَّمَاءِ کَمَا کُنْتَ اَمِیْنِیْ فِی الْاَرْضِ[1]

ترجمہ:

جناب ابو حاتم الفربری فرماتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک کو خواب میں جنت کے دروازے پر دیکھا اور آپ کے ہاتھ میں چابی ہے۔

میں نے عرض کی: آپ کو یہاں کس نے کھڑا کیا ہے؟

(۱) سیر اعلام النبلاء، ۱۰/ ۲۱۹

Marfat.com

انہوں نے فرمایا:

یہ جنت کی چابی ہے مجھے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عطا فرمائی ہے اور فرمایا:

اسے تھامے رکھو یہاں تک کہ میں اپنے رب تعالیٰ کا دیدار کر لوں۔

تم آسمان میں میرے ایسے امین بن جاؤ جیسے زمین میں میرے امین ہو۔

-☆-

اللہ اکبر

حضرت خواجہ عبداللہ بن المبارک رضی اللہ عنہ کا یہ اعزاز!

آپ کے بختوں پر نثار ہونے کو جی چاہتا ہے۔ ہاں واقعی جو سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گرویدہ ہو، جس کی ساری زندگی قال اللہ اور قال الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے کہتے گزری ہو، جس کی زبان احادیث مبارکہ بیان کر کر کے شہد سے زیادہ میٹھی ہو چکی ہو، اور جس کا دل احادیث مبارکہ کی محبت میں اس درجہ والا وشیدا ہو کہ بارش کے قطروں سے زیادہ پاکیزہ ہو چکا ہو، اور جس کی آنکھیں صبح وشام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ کی حفاظت میں چمکتی ہوں، اگر انہیں اس عالم آب وگل میں اس زمین میں حضور فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امین قرار دیا جائے تو جائے تعجب نہیں۔

یہ اعزاز، یہ شرف بخشنے والے خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس، اطہر ہو تو یہ اس آقا کی لجپالی ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت عبداللہ بن المبارک رضی اللہ عنہ کی تربت پر تا ابد رحمتیں نازل فرمائے اور ان کے درجات میں مزید ترقی عطا فرمائے۔

-☆-

Marfat.com

عامل بالسنۃ

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے پہلو میں

قَالَ الْفُضَیْلُ:

رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فِی النَّوْمِ،وَالٰی جَنْبِہٖ فُرْجَۃً فَذَھَبْتُ لِاَجْلِسَ،فَقَالَ:

ھٰذَامَجْلِسُ اَبِی اِسْحَاقَ الْفَزَارِیِّ۔[1]

ترجمہ:

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا:

میں نے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی میں نے آپ کے پہلو میں کشادہ جگہ دیکھی میں بیٹھنے لگا تو آپ نے فرمایا:

یہ ابواسحاق الفزاری کی جگہ ہے۔

-☆-

(۱) سیر اعلام النبلاء ۹/۵۴۲

Marfat.com

محدثین کرام سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محافظ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں بیٹھا کرتے ہیں۔ جنہوں نے اپنی زندگی کے روز وشب، جنہوں نے اپنی زندگی کی حسین بہاریں، جوانی سنت کی حفاظت میں گزار دی۔ زندگی کا آخری حصہ جو زندگی کا نچوڑ ہے وہ بھی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت حدیث میں گزار دیا۔ وہ واقعی اس قابل ہیں کہ انہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں جگہ دی جائے۔

اور یاد رہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں بیٹھنے والا دونوں جہانوں میں بامراد رہا کرتا ہے اور رحمت الٰہیہ کے حصار میں رہا کرتا ہے۔

-☆-

Marfat.com

اے اہل سنت! پھیل جائیے
اور
سنت کا نور بکھیر دیجئے

كَانَ الْحَسَنُ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ:

يَا اَهْلَ السُّنَّةِ تَفَرَّقُوْا، فَاِنَّكُمْ اَقَلُّ النَّاسِ[1]

ترجمہ:

حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے:

اے اہل سنت! بکھر جاؤ کیونکہ تم لوگوں میں بہت کم ہو۔

-☆-

یعنی سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کاربند حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ پر چلنے والے بہت کم ہیں اور وہ اس دنیا میں بکھر جائیں تاکہ سنت کا نور اطراف عالم میں پھیل جائے۔

(۱) الحسن البصری لابن الجوزی ۳۱

Marfat.com

یہ خیر القرون ہے وہاں سنت پر عمل کرنے والے کم دکھائی دیتے ہیں تو آج سنت پر عمل کرنے والوں کا تناسب کیا ہوگا۔

آپ کا ارشاد گرامی بھی ہم سب کیلئے ہے کہ:

دنیا میں بکھر جاؤ، سنت کے نور سے اجالا کر دو۔ ہمیں چاہئے کہ گھروں سے نکلیں لوگوں کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں سے آگاہ کریں اور انہیں عامل بالسنۃ بننے کی ترغیب دیں۔

یاد رکھئے!

اگر ایک آدمی بھی ہماری کوششوں سے بتوفیق الٰہی عامل بالسنۃ ہو گیا تو سمجھ لیجئے بخشش کا ایک اچھا ذریعہ بن گیا ہے۔

-☆-

Marfat.com

صاحب سنت کو سلام پہنچا دیجئے

قَالَ یُوْسُفُ بْنُ اَسْبَاطٍ: قَالَ سُفْیَانُ:

یَا یُوْسُفُ، اِذَا بَلَغَکَ عَنْ رَجُلٍ بِالْمَشْرِقِ صَاحِبَ سُنَّةٍ فَابْعَثْ اِلَیْهِ السَّلَامُ، وَاِذَا بَلَغَکَ عَنْ آخَرَ بِالْمَغْرِبِ صَاحِبَ سُنَّةٍ فَابْعَثْ اِلَیْهِ السَّلَامُ فَقَدْ قَلَّ اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ[1]

ترجمہ:

جناب یوسف بن اسباط کا بیان ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اے یوسف! جب تجھے خبر پہنچے کہ مشرق میں ایک آدمی صاحب سنت یعنی سنت پر عمل کرنے والا ہے تو اس کی طرف السلام علیکم بھیج۔

اور جب تجھے یہ خبر ملے کہ ایک اور آدمی مغرب میں ہے اور صاحب سنت ہے تو اسے بھی السلام علیکم بھیج۔ کیونکہ اهل سنت و جماعت کی تعداد بہت کم ہوگئی ہے۔

-٭-

(۱) حلیۃ الاولیاء ۷/۳۴

Marfat.com

سلام اپنوں کو پہنچایا جاتا ہے سلام اندرونی محبت وچاہت پر دلالت کرتا ہے۔ اہل سنت، سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کاربند اگر مشرق میں ہو یا مغرب میں اھل اسلام کے دل اس کی محبت وچاہت سے معمور ہیں کیونکہ وہ جہاں بھی بیٹھا ہے نور سنت سے دنیا کو منور کر رہا ہے اور دنیا سے جہالت کے خاتمے کی تگ ودو میں مصروف ہے۔ ایسا شخص سراپا سلامتی وخیر ہے۔ اھل اسلام اس سے راہ ورسم رکھنا سعادت سمجھتے ہیں کیونکہ سنت مبارکہ پر کاربند قیامت کے بڑے مجمع میں عزت وشرف سے ہمکنار ہوگا۔ یہ عزت صرف اسی تک محدود نہ ہوگی بلکہ اس سے تعلق محبت رکھنے والے ہر آدمی کو عزت وبزرگی سے ہمکنار کیا جائے گا۔

-☆-

Marfat.com

اسلام اور سنت پر مرنے والا
ہر قسم کی خیر و بھلائی ساتھ لے گیا

قَالَ اَبُوْبَکْرِ الْمَرُّوْزِیُّ :

قُلْتُ لِاَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ اَحْمَدَبْنِ حَنْبَلَ مَنْ مَاتَ عَلَی الْاِسْلَامِ وَالسُّنَّۃ مات علی خیر؟ فَقَالَ لِیْ: اُسْکُتْ. مَنْ مَاتَ عَلَی الْاِسْلَامِ وَالسُّنَّۃ مات علی الْخیر کُلّہ (۱)

ترجمہ:

حضرت ابوبکر مروزی نے فرمایا:

میں نے حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی:

کیا جس آدمی کا اسلام اور سنت پر انتقال ہوا اس کا خیر پر انتقال ہوا؟

آپ نے مجھ سے فرمایا: خاموش! جو آدمی اسلام اور سنت پر مر گیا تو جان لو ہر خیر و بھلائی پر اس کی موت واقع ہوئی۔

(۱) مناقب الامام احمد/۲۲۹، ۲۳۴

Marfat.com

جو خوش نصیب دنیا سے رخصت ہوتے وقت اپنا ایمان ساتھ لے گیا گویا وہ جملہ انعامات ساتھ لے گیا اور جو ایمان کے ساتھ سنت مبارکہ کا پیروکار بھی ہو، سنت مطہرہ پر دل وجان سے فدا بھی ہو اس جیسے نصیبوں والا کون ہوگا۔

حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے واقعی بہت خوب فرمایا:

کہ جو آدمی دنیا سے رخصتی کے وقت اسلام وسنت کو ساتھ لے گیا وہ ہر قسم کی خیر و بھلائی ساتھ لے گیا۔

سنت مبارکہ کا دل وجان سے شیدا اپنی زندگی کے شب و روز سنت مطہرہ کے مطابق بسر کرنے والا اللہ تعالیٰ کی محبت جیت لیتا ہے۔جس سے خالق ارض وسما راضی ہو جس سے کائنات کا فرمانروائے مطلق محبت فرمائے اسے اور کیا چاہئے۔

سنت مبارکہ وہ نعمت ہے کہ جسے یہ میسر ہو وہ سب سے زیادہ بختوں والا ہے۔اس کے مراتب رفیعہ تک کون پہنچ سکتا ہے کیونکہ ایک ایک سنت مبارکہ پر اللہ تعالیٰ وہ انعام عطا فرماتا ہے جو انسانی عقل وخرد سے وراء ہے۔ جو سراپا سنت ہو، جسکا اوڑھنا بچھونا سنت مبارکہ ہو، جس کی ہر ہر ادا سنت مطہرہ کے سانچے میں ڈھلی ہوئی ہو اس پر انعامات الٰہیہ۔اللہ اکبر۔انسانی عقل وخرد انسانی سوچ سے وراء بہت وراء بلند بہت بلند۔

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے ہمیں سنت مبارکہ پر چلنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

-☆-

Marfat.com

حضرت ایوب سختیانی - رحمۃ اللہ علیہ - کا ارشاد
عامل بالسنۃ کی وفات سے
گویا میرے جسم کا ایک ٹکڑا گم ہو جاتا ہے

قَالَ مَالِکُ بْنُ اَنسٍ:

کُنَّانَدْخُلُ عَلٰی اَیُّوبَ السَّخْتِیَانِیِّ، فَاِذَا ذَکَرْنَالَهُ حَدِیْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَکٰی حَتّٰی نَرْحَمُهُ.

قَالَ اَیُّوْبُ:

لَیَبْلُغُنِیْ اَنَّ الرَّجُلَ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ مَاتَ فکانّما افقد بعض اعضائی.!

ترجمہ:

حضرت مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

ہم حضرت ایوب سختیانی کے پاس جایا کرتے تھے جب ہم انہیں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پاک ذکر کرتے تو وہ رو دیتے۔ اور اتنا روتے کہ ہمیں ان پر ترس آتا۔

حلیۃ الاولیاء ۳/۳، ۱۲-

Marfat.com

حضرت ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

مجھے یہ خبر کہ اہل سنت کا آدمی فوت ہو گیا ہے پہنچتی ہے تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ اس خبر نے میرے جسم کا ایک عضو کاٹ دیا ہے۔

-☆-

Marfat.com

کامیاب وکامران

وَمَنْ یُطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَخْشَ اللّٰہَ وَیَتَّقْہِ فَاُولٰئِکَ ھُمُ الْفَائِزُوْنَ.[1]

ترجمہ:

اور جس خوش نصیب نے اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کی اور اللہ سے ڈرتا رہا اور اسی کا تقویٰ اختیار کیا بس یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہیں۔

-☆-

وَمَنْ یُطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِیْماً.[2]

ترجمہ:

اور جس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی تو یقیناً وہ بہت بڑی کامیابی لے کر کامیاب ہوا۔

-☆-

(۱) سورہ النور ۲۴/۵۲

(۲) سورہ الاحزاب ۳۳/۷۱

Marfat.com

غور کیجئے! اللہ رب العزت اپنی اور اپنے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت و فرمانبرداری کا کس احسن طریقے سے حکم دے رہا ہے۔

پھر وہ خوش بخت افراد جو اللہ اور اسکے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کو اپنا شیوہ بناتے ہیں۔ اللہ ان کی واضح کامیابی کا اعلان فرماتا ہے۔ ایسے افراد کیلئے کامیابی تو ہے لیکن ادھوری نامکمل اور ناتمام کامیابی نہیں بلکہ عظیم کامیابی ہے جس کامیابی کو اللہ تعالیٰ عظیم فرماتا ہو اس کی عظمت اور رفعت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

-☆-

Marfat.com

کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کاربند کبھی بھی گمراہ نہیں ہوگا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علیہ والہ وسلّم خَطَبَ النَّاسَ فِیْ حِجَّۃِ الْوِدَاعِ فَقَالَ:

اِنِّیْ قَدْتَرَکْتُ فِیْکُمْ مااِنِ اعْتَصَمْتُمْ فَلَنْ تَضِلُّوْا ابدا کتاب اللّٰہ وسُنَّۃ نبیّہ.

مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۸۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۶
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶۳)	جلد ۱	صفحہ ۹
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۲
قال الالبانی	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۱۸)	جلد ۱	صفحہ [illegible]
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۰
[illegible]	رقم الحدیث (۱۰۰۳)	جلد ۲	صفحہ ۲۱۰

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے حجتہ الوداع کے موقع پر خطبہ ارشاد فرمایا اور خطبہ کے دوران فرمایا:

بیشک میں تم میں وہ کچھ چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم نے اسے مضبوطی سے پکڑے رکھا تو ہرگز گمراہ نہیں ہو گے:

۱۔ اللہ کی کتاب

۲۔ اس کے نبی-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی سنت

-☆-

Marfat.com

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-
کی اطاعت کرنے والا
انبیاء وصدیقین
شہداء وصالحین
کی معیت میں

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيْقًا (۱)

ترجمہ:

اور جو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرتے ہیں تو یہ خوش نصیب ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر اللہ نے انعام فرمایا یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

(۱) سورۃ النساء: ۶۹

Marfat.com

اللہ اور اس کے رسول۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی اطاعت سے سرشار لوگ تنہا نہیں بلکہ اللہ کی جانب سے انعام یافتہ لوگوں کی معیت نصیب ہے۔وہ آدمی جسے کسی بڑے افسر کی معیت نصیب ہو اسکی چال ڈھال سب سے جدا نظر آتی ہے تو وہ اللہ کا پیارا بندہ جسے انبیاء، شہداء، صدیقین اور صلحاء کی معیت نصیب ہو اسکی قسمت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

اے مسلم بھائی! اس آدمی کو حقیر نہ سمجھنا جو اللہ اور اسکے رسول۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی اطاعت وفرمانبرداری میں مگن ہے۔وہ کہیں تنہا بھی بیٹھا ہو تو اسے تنہا نہ سمجھنا حکم الٰہی کے مطابق اسے انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کی معیت نصیب ہے۔اس خوش نصیب کی عظمت پر قربان جائیں جو تنہا ہو کر بھی تنہا نہیں بلکہ انبیاء وصلحاء کی ارواح مقدسہ ہر وقت اسکی نگرانی کرتی ہیں۔

فَاُولٰئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ.

اللہ اور اسکے رسول۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی اطاعت کرنے والے ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام واکرام فرمایا۔

یہ معیت یہ سنگت عارضی اور ناپائیدار نہیں اور نہ ہی زمان ومکان کی حدود میں مقید ہے۔اللہ کے وعدہ کے مطابق وہ جہاں بھی جائیں جس جہاں میں جائیں اس پاکیزہ سنگت ومعیت سے محروم نہیں ہوں گے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ.

-☆-

Marfat.com

ہدایت کی طرف بلانے والے کو اتنا ہی اجر و ثواب ملتا ہے جتنا اس پر عمل کرنے والوں کو ملتا ہے

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ دَعَا إِلَی هُدًی کَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ لَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَیْئًا، وَمَنْ دَعَا إِلَی ضَلَالَةٍ کَانَ عَلَیْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ آثَامِهِمْ شَیْئًا.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۷۴)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۶۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۹۰۵)	جلد [illegible]	صفحہ ۲۳۲
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۸)	جلد ۱	صفحہ [illegible]
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۰۶)	جلد ۱	صفحہ [illegible]
قال محمد فؤاد	حدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۱۲)	جلد ۱	صفحہ [illegible]
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۲۳۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۶۰
قال الالبانی	صحیح		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو ہدایت کی طرف بلائے اس کا اجر وثواب اس کو اتنا ہوگا جتنا پیروی کرنے والوں کو ملے گا اور یہ ان کے اجر وثواب میں کچھ بھی کم نہ کرے گا۔ جو ضلالت (گمراہی) کی طرف بلائے اس پر اتنا گناہ ہوگا جتنا اس کی پیروی کرنے والوں کو ہوگا اور یہ ان کے گناہوں سے کچھ کم نہ کرے گا۔

-☆-

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۹۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۲
قال المحقق	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۳۱۸)	جلد ۹	صفحہ ۵۲۳
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۷۴)	جلد ۳	صفحہ ۶۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۰۹)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۹
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۱۳۳)	جلد ۹	صفحہ ۱۲۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الدارمی	رقم الحدیث (۵۳۰)	جلد ۱	صفحہ ۴۴۴
قال المحقق	اسنادہ صحیح		

Marfat.com

سنت کی دعوت دینے والے کو دیکھنا عبادت ہے

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:

اَلنَّظْرُ اِلَی الرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ یَدْعُوْ اِلَی السُّنَّةِ وَیَنْهٰی عَنِ الْبِدْعَةِ، عِبَادَةٌ(۱)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اہل سنت سے وہ آدمی جو سنت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت دیتا ہے اور بدعت سے روکتا ہے اس کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

سبحان اللہ!

ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا نظریہ ملاحظہ ہو وہ اہل سنت کے ان

(۱) شرح اصول الاعتقاد ۱۰۰

افراد کو جو سنت کی دعوت دیتے ہیں اور بدعات سے لوگوں کو خبردار کرتے ہیں کی طرف دیکھنا معمولی بات نہیں انکی زیارت کرنا عبادت ہے۔ انکے چہرے پر نظر جمانا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔

وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہیں جو کسی عالم بالسنۃ اور عامل بالسنۃ کی زیارت سے شاد کام ہوتے ہیں۔ ایسے باعمل عالم کے چہرے کی طرف محبت سے تکتے ہیں۔ ان کا یہ دیکھنا ان کا ان نورانی چہروں کی زیارت کرنا عبادت کا درجہ رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ انہیں عبادت کا اجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔

اے اہل اسلام!

آیئے ایسے افراد سے محبت کریں جو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرویدہ ہوں اور جن کی زندگی سنت کی اشاعت و ترویج میں بسر ہوتی ہو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سننا سمجھنا یاد کرنا ان پر عمل کرنا اور انہیں دوسروں تک پہنچانا ان کی زندگی کا تقدس مشن بن جاتا ہے وہ سراپا خیر افراد اس امت کیلئے ایک روشن چراغ ہیں جنکی روشنی سے اہل جہاں راہ جنت طے کرتے ہیں اور بالآخر زندگی کے آخری سانس تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کا سراغ پا جاتے ہیں۔

سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عامل فرد بشر کتنے خوش بختوں والا ہے کہ اللہ کی مخلوق کو اس کی زیارت سے شرف ملتا ہے خود رب العالمین اس سے کس درجہ محبت فرماتا ہوگا اور اسے کن کن اعزازات سے نوازتا ہوگا۔

-☆-

Marfat.com

مرنے والے کی وصیت

سنت کو لازم پکڑو

قَالَ اَحْمَدُبْنُ حَنْبَلَ:

مَاتَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِیْ، فَرُءِ یَ فِی الْمَنَامِ، فَقَالَ:

قُوْلُوْا لِاَبِیْ عَبْدِاللّٰه!

عَلَیْکَ بِالسُّنَّة، فَاِنَّهٗ اَوَّلُ مَاسَالَنِی اللّٰهُ، سَالَنِیْ عَنِ السُّنَّة[1]

ترجمہ:

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

میرے اصحاب میں سے ایک آدمی کا انتقال ہو گیا اسے خواب میں دیکھا گیا اس نے کہا

ابوعبداللہ احمد بن حنبل سے کہنا:

سنت کو لازم پکڑو کیونکہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے مجھ سے جس چیز کا سوال کیا وہ سنت کا سوال کیا۔

---

(1) شرح [illegible]

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کیلئے طریق جنت آسان کر دیا یہ وہ راستہ ہے جسے بڑے بڑے مجاہدوں اور ریاضتوں سے عبور کیا جاتا تھا۔ اسے طے کرنے کیلئے بڑی بڑی محنتیں کرنی پڑتی تھیں۔ گرمیوں کے طویل دن روزے سے اور سردیوں کی طویل راتیں آہ و مناجات میں بسر کی جاتی تھیں۔ دنیا اور امور دنیا سے کنارہ کشی کی جاتی تھی پھر کہیں جا کے مقصود ہاتھ آتا تھا لیکن:

اس امت، امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمائی کہ اس کیلئے راہ جنت آسان کر دیا۔ اب اس امت سے کثرت عبادت کا مطالبہ نہیں بلکہ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطالبہ ہے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرو اس پر شاہد عادل ہے۔

جو خوش نصیب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ مبارکہ پر چل گیا، اس نے اپنی زندگی کا اوڑھنا بچھونا سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرار دیا، اس نے اپنی ہر ادا کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ادا میں رنگنے کی سعی کی تو اللہ تعالیٰ کا لطف وکرم یوں اس کے شامل حال ہو جاتا ہے کہ اس کیلئے جنت کی راہ آسان ہو جاتی ہے بلکہ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے جنت میں پہنچا دیتی ہے۔

قبر دار آخرت کی پہلی منزل ہے حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ علیہ کا ایک ارادتمند دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے سب سے اہم سوال سنت مبارکہ کا کرتا ہے یعنی کیا تو نے میرے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ پر عمل کیا یعنی اگر عمل کیا ہے تو در جنت کھلا ہے اور اس جنت کی بہاروں سے شادکام ہو جاؤ۔

واقعی سنت مبارکہ انسان کو وہاں پہنچا دیتی ہے جہاں دوسرے اعمال نہیں پہنچا سکتے۔ محبوب سبحانی حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں؛

Marfat.com

دوپہر کو سو جانا اس نیت سے کہ دوپہر کو سونا سنت مبارکہ ہے رات بھر اس عبادت گزاری سے افضل و برتر ہے جس میں سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لحاظ نہ ہوا۔

اے اہل ایمان!

آیئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کو حرز جاں بنانا اپنا شعار بنالیں ۔اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے سنت مبارکہ کا خیال رکھیں ۔اپنے تمام معاملات کو سنت کے سانچے میں ڈھال لیں ۔ایسا ڈھال لیں کہ جو بھی دیکھتا جائے اسے آپ کے جسم سے سنت مبارکہ کی مہک آئے ۔اگر یہ سعادت نصیب ہوگئی تو سمجھ لیجئے آخرت کی جملہ منزلیں آسان ہوگئی ہیں اور اللہ الکریم نے اپنا کرم فرمادیا ہے۔

اے اللہ! اے ارحم الراحمین!

ہر اہل ایمان کو اپنے رسول کریم اور نبی رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ کے مطابق زندگی بسر کرنے کی سعادت عطا فرما۔تمام مسلمانوں کو اغیار کے دروں سے اٹھا کر صرف اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کا در دکھا۔ان کے دل و دماغ میں سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہمیت کو اجاگر کردے تاکہ یہ بیگانوں کے پیچھے چلنے کی بجائے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ مبارکہ و اسوہ حسنہ اپنائیں اور تیری رضا و خوشنودی حاصل کریں۔

-☆-

Marfat.com

اتباع سنت

اس دور میں

جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے

قَالَ اَبُوْعُبَیْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ سَلَامٍ:

اَلْمُتَّبِعُ لِلسُّنَّةِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ، وَهُوَ الْيَوْمَ عِنْدِىْ اَفْضَلُ مِنْ ضَرْبِ السَّيْفِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.[1]

ترجمہ:

حضرت عبید القاسم بن سلام فرماتے ہیں:

سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرنے والا ایسے ہے جیسے جلتا ہوا کوئلہ ہاتھ میں لینے والا ہے اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پابند آج میرے نزدیک فی سبیل اللہ تلوار چلانے سے افضل ہے۔

-☆-

(۱) صلاح الامۃ ۳/ ۲۷۷

Marfat.com

اللہ کی راہ میں تلوار چلانا اس خالق کی راہ میں جہاد کرنا دشمن اسلام سے لڑ پڑنا اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر دشمنوں کی صفوں میں گھس جانا بہت بڑا اجر ہے۔ یہ سعادت کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے۔ لیکن سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چلنا اس سے بھی بڑی سعادت ہے۔

لوگ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چلنے والے کا استہزاء کرتے ہیں اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اس پر آوازے کسے جاتے ہیں ان حالات میں اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاد فی سبیل اللہ سے افضل و برتر ہے۔

اے سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیروکار!

اے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر جان قربان کرنے والے!

اپنے آپ کو محروم یقین نہ جاننا تیرا مرتبہ اللہ کے ہاں بلند بہت بلند ہے۔ لوگ اگر آج تیری قدر نہیں کرتے تو کبیدہ خاطر نہ ہونا اللہ تعالیٰ تجھ پر کرم فرمانے والا ہے۔ اس کے نورانی فرشتے تیرے قدردان ہیں اور تیری راہ میں پر بچھانے کیلئے تیار ہیں۔

-☆-

Marfat.com

حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
کی اطاعت کرنے والا
اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے اور
اس کے گناہوں کی مغفرت ہے

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ (1)

ترجمہ:

اے حبیب! انہیں فرما دیجئے اگر تم واقعی اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع (پیروی) کرو تب محبت فرمائے گا تم سے اللہ اور مغفرت فرمائے گا تمہارے لئے تمہارے گناہوں کی اور اللہ تعالیٰ بہت مغفرت فرمانے والا اور ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

-☆-

(1) سورۃ آل عمران ۳/۳۱

Marfat.com

وہ انسان بڑا خوش نصیب ہے جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے لیکن اس کی خوش قسمتی کا اندازہ کون لگا سکتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ خود محبت فرمائے یہ سعادت اسے ہی ملتی ہے جو اللہ کے حبیب-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی اطاعت وفرمانبرداری کرتا ہے۔

-☆-

Marfat.com

حضرت ابی بن کعب۔ رضی اللہ عنہ۔
کے ہاں سنت کی اہمیت

قَالَ سَیِّدُ الْمُسْلِمِیْنَ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

عَلَیْکُمْ بِالسَّبِیْلِ وَالسُّنَّۃِ، فَاِنَّہُ مَا عَلَی الْاَرْضِ مِنْ عَبْدٍ عَلَی السَّبِیْلِ وَالسُّنَّۃِ ذَکَرَ اللّٰہَ فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ فَیُعَذِّبُہُ اللّٰہُ اَبَدًا.

وَمَا عَلَی الْاَرْضِ مِنْ عَبْدٍ عَلَی السَّبِیْلِ وَالسُّنَّۃِ ذَکَرَ اللّٰہَ فَاقْشَعَرَّ جِلْدُہُ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ اِلَّا کَانَ مَثَلُہُ کَمَثَلِ شَجَرَۃٍ قَدْ یَبِسَ وَرَقُہَا اِلَّا حَطَّ اللّٰہُ عَنْہُ خَطَایَاہُ کَمَا تَحَاتُّ عَنِ الشَّجَرَۃِ وَرَقُہَا، فَاِنَّ اقْتِصَادًا فِی السَّبِیْلِ وَالسُّنَّۃِ خَیْرٌ مِنْ خِلَافِ السَّبِیْلِ وَالسُّنَّۃِ، وَانْظُرُوْا اَنْ یَکُوْنَ عَمَلُکُمْ اِنْ کَانَ اجْتِہَادًا وَاقْتِصَادًا اَنْ یَکُوْنَ عَلٰی مِنْہَاجِ الْاَنْبِیَاءِ وَسُنَّتِہِمْ[1]

(۱) صلاح الامۃ ۲: ۱۶۷

Marfat.com

ترجمہ:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

تم پر صراط مستقیم وسنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لازم ہے۔ روئے زمین پر کوئی بھی بندہ سبیل وسنت پر ہو اللہ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھیں چھلک جائیں اللہ کے خوف وخشیت سے تو اللہ ایسے آدمی کو کبھی بھی عذاب نہیں دے گا۔

زمین پر کوئی بندہ بھی سبیل وسنت پر ہو وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرے تو اللہ تعالیٰ کے خوف سے اس کی جلد میں کپکپی طاری ہو جائے تو وہ اس درخت کی طرح ہے جس کے پتے خشک ہو جائیں جب تیز آندھی چلے تو اس کے پتے گر جائیں تو ایسے آدمی کے اللہ گناہ یوں گرا دے گا جیسے خشک درخت کے پتے گر گئے۔ بے شک سبیل اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں میانہ روی بہتر ہے سبیل اللہ اور سنت کے خلاف سے۔

دیکھو! تمہارے اعمال اگر اجتہاد پر مبنی ہوں یا میانہ روی پر تو وہ انبیاء کرام کے طریقے اور سنت پر ہونے چاہئیں۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سنت کی اہمیت کو اجاگر فرما رہے ہیں ان کے نزدیک اس عمل پر اجر وثواب ملے گا جو سنت کے مطابق ہوگا۔ اور وہی عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہوگا جس پر سنت کی مہر لگی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہوئے آنکھوں سے آنسو نکل آنا بہت بڑی سعادت ہے۔ خوف خدا سے آنکھیں چھلک جائیں تو یہ بہت بڑی نعمت ہے۔ لیکن یہاں بھی وہی اصول کارفرما ہے۔ یہ نعمت صرف اسی کیلئے ہے جو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کاربند ہے۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے پر ہے۔ اگر ذکر الٰہی کے دوران اس کی آنکھیں گیلی ہو جائیں تو وہ عذاب الٰہی سے مامون

Marfat.com

ومحفوظ ہوگا۔ در رحمت اسی کیلئے کشادہ ہے جو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دلدادہ ہے اور جو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور ہے وہ اللہ کے انعامات سے بھی دور ہے۔

خوف خدا سے جلد کانپ جانا ہر ایک کے نصیب میں نہیں جس خوش نصیب پر کپکپی طاری ہو جائے اس کے سارے گناہ گر جاتے ہیں۔ جیسے خشک درخت کے خشک پتے تیز آندھی چلنے سے گر جاتے ہیں۔ یہاں بھی یہ سعادت اسے ہی نصیب ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر کاربند ہے۔ جس کی زندگی کا اوڑھنا بچھونا سنت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

خلاف سنت کسی بھی کام سے اجر وثواب نہیں ملتا کیونکہ اس امت سے کثرت کا مطالبہ نہیں بلکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی آپ کی اتباع واطاعت کا مطالبہ ہے۔

اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ

اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرو۔

-☆-

Marfat.com

حضور رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
کی اطاعت کرنے والا
اللہ کے عذاب سے نجات پانے والا ہے

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔:

اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلَ مَابَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰی قَوْماً فَقَالَ یاقَوْمِ! اِنِّیْ رَأَیْتُ الْجَیْشَ بِعَیْنِیْ وَاِنِّیْ اَنَاالنَّذِیْرُ الْعُرْیَانُ! فَالنَّجَاۃَ النَّجَاۃَ فَاَطَاعَہٗ طَائِفَۃٌ مِنْ قَوْمِہٖ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰی مَہْلِہِمْ فَنَجَوْا، وَکَذَّبَتْ طَائِفَۃٌ مِنْہُمْ فَاَصْبَحُوْا مَکَانَہُمْ فَصَبَّحَہُمُ الْجَیْشُ فَاَہْلَکَہُمْ وَاجْتَاحَہُمْ فَذٰلِکَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِیْ وَمَا جِئْتُ بِہٖ وَمَنْ عَصَانِیْ وَکَذَّبَ مَاجِئْتُ بِہٖ مِنَ الْحَقِّ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابو موسیٰ اشعری۔ رضی اللہ عنہ۔ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا:

بیشک میری مثال اور اس کی مثال جسے دیکر اللہ نے مجھے مبعوث فرمایا ایک آدمی کی مانند ہے جو ایک قوم کے پاس آیا اور پھر اس نے کہا:

اے میری قوم! میں نے ایک بہت بڑا لشکر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے جو تم پر حملہ کرنے والا ہے اور میں کسی رکھ رکھاؤ کے بغیر عریاں خبر دار کرنے والا ہوں اپنا بچاؤ کرلو، اپنا بچاؤ کرلو۔

پس اس کی قوم کے ایک گروہ نے اس کی بات مان لی اور منہ اندھیرے نکل کھڑے ہوئے پس وہ اطمینان سے وہاں سے روانہ ہو گئے تو وہ اس لشکر کے حملہ سے نجات پا گئے۔

اس آدمی کی قوم کے ایک گروہ نے اسے جھٹلایا اور اپنی اسی جگہ پر رہے تو صبح کے وقت اس لشکر نے ان پر حملہ کر دیا جس نے انہیں ہلاک کر دیا اور ان کی جڑیں تک کاٹ دیں۔

پس یہ مثال ہے اس خوش نصیب کی جس نے میری اطاعت کی اور جو میں حق لے کر آیا اس کی اتباع کی اور یہ اس شخص کی بھی مثال ہے جس نے میری نافرمانی کی اور جو میں حق لے کر آیا اس کی اس نے تکذیب کی۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۲۸۳)	جلد۴	صفحہ۲۲۷
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۱۰۹)	جلد۱	صفحہ۱۵۳
قال المحقق	متفق علیہ		
مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۴۸)	جلد۱	صفحہ۵۳
قال الالبانی	متفق علیہ		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۸۳)	جلد۴	صفحہ۴۶۷
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳)	جلد۱	صفحہ۱۷۶
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۹۵)	جلد۱	صفحہ۱۹۴
قال البغوی	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		
دلائل النبوۃ (للبیہقی)		جلد۱	صفحہ۳۶۹

Marfat.com

وہ انسان کتنا خیر خواہ اور ہمدرد ہوا کرتا ہے جو اپنی قوم کو بروقت خطرے سے آگاہ کردے اور جو بروقت خطرے سے آگاہ کردے اسے عربی زبان میں " نذیر " کہتے ہیں۔

اللہ رب العزت نے ہمارے آقا مولیٰ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو نذیر بھی بنا کر بھیجا حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے کل انسانیت کو اس خطرے سے آگاہ کیا ہے جس سے بڑھ کر کوئی خطرہ نہیں ہے آپ کے پہلو میں کتنا رحیم دل ہے جو انسانیت کی حالت دیکھ کر پسیج جاتا ہے اللہ کے غضب اور اس کے عذاب سے صرف آگاہ ہی نہیں فرمایا بلکہ اس سے بچنے کا طریقہ بھی سکھایا۔

اگر کوئی بدنصیب آپ کی بات نہ سننا چاہتا ہو، آپ کے ارشادات کی تکذیب اس کا شیوہ ہو، حق پورے جاہ وجلال سے عیاں ہو وہ اسے دیکھنا ہی نہ چاہتا ہو اور ہادی برحق رشد وہدایت کی سواری لے کر محروم انسانیت کو پکار رہے ہوں اور وہ آپ کی آواز پر کان ہی نہ دھرے تو اس میں خلعت جود وکرم سے آراستہ رسول عربی۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کا کیا قصور ہے۔

اگر اب وہ ہلاکت وعذاب میں گرفتار ہوتا ہے تو اسکا مقدر۔ہاں وہ سعید افراد جنہوں نے آپ کے ہر ارشاد کو دل وجان سے قبول کیا اور آپ کے ہر حکم کے سامنے سر تسلیم خم کیا دنیا وآخرت کی نعمتیں ان کا مقدر بنیں اور بڑے اطمینان سے غضب الٰہی کی خاردار جھاڑیوں سے اپنا دامن بچا کر دور بہت دور اور رحمت الٰہی کی ٹھنڈی چھاؤں میں پہنچ گئے۔

-۔-

Marfat.com

قیامت کے دن
اہل سنت کے چہرے روشن ہونگے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا- فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى:

يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ.[1]

قَالَ: فَأَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ: فَأَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَاُولُو الْعِلْمِ وَأَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ: فَأَهْلُ الْبِدَعِ وَالضَّلَالَةِ.[2]

ترجمہ:

ترجمان اسلام، مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قرآن کریم کا یہ ارشاد:

يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ کی تشریح کرتے فرماتے ہیں:

بہرحال جن کے چہرے سفید ہوں گے وہ اہل سنت و جماعت اور علم والے ہیں۔ لیکن جن کے چہرے سیاہ ہوں گے وہ اہل بدعت وضلالت ہیں۔

(۱) آل عمران: ۳/۱۰۶

(۲) صلاح الامۃ: ۲/۱۵۶

Marfat.com

قیامت کے بھرے مجمع میں نفسا نفسی کا عالم ہوگا لوگ پسینوں میں شرابور ہوں گے۔ انکی رنگت سیاہ ہوگی لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو اس فزع اکبر میں اطمینان وسکون سے ہوں گے اور ان کے چہرے سفید ہوں گے۔ ان کے چہروں سے نور کی شعاعیں پھوٹ رہی ہوں گی۔ ان کے چہروں پر اطمینان وسکون کا ایک جہاں آباد ہوگا۔

یہ کون خوش قسمت لوگ ہیں؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ وہ لوگ ہیں جو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیروکار رہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کو لازم پکڑا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے قرآن وسنت کے علم کے دروازے وا کر دیئے۔

لیکن وہ بدنصیب جن کے چہرے سیاہ ہوں گے وہ اصحاب بدعت ہوں گے۔ جو دین اسلام میں نئی نئی باتوں کو رواج دیتے رہے۔ ان کا مطمع نظر سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہمیت کو کم کرنا بلکہ ختم کرنا رہا اور وہ بدعت ضلالہ کو فروغ دیتے رہے۔ اور ایسے امور سرانجام دیتے رہے جن کے کرنے سے خلاف سنت کام کو رواج ملے اور لوگ سنت سے دور ہوتے جائیں۔

-☆-

Marfat.com

اتباع سنت
کے سبب
بلند درجات اور منازل ابرار تک رسائی

قَالَ بِشْرُ الْحَافِیُّ:

رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ فَقَالَ لِیْ:

یَابِشْرُ! اَتَدْرِیْ لِمَ رَفَعَکَ اللّٰہُ بَیْنَ اَقْرَانِکَ؟ قُلْتُ لَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! قَالَ:

لِاتِّبَاعِکَ سُنَّتِیْ، وَحُرْمَتِکَ لِلصَّالِحِیْنَ، وَنَصِیْحَتِکَ لِاِخْوَانِکَ وَمَحَبَّتِکَ لِاَصْحَابِیْ وَاَھْلِ بَیْتِیْ، ھُوَ الَّذِیْ بَلَّغَکَ مَنَازِلَ الْاَبْرَارِ۔(1)

ترجمہ:

حضرت خواجہ بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی آپ نے ارشاد فرمایا:

(1) صلاح الامۃ ۲/ ۳۸۱

Marfat.com

اے بشر! کیا تجھے علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے تیرے ساتھیوں سے بلند مرتبہ کیوں عطا فرمایا؟ میں نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میری سنت کی اتباع

صالحین کا احترام

اپنے بھائیوں کو نصیحت

میرے صحابہ واہل بیت سے تیری محبت

نے تجھے نیک وابرار لوگوں کے مرتبے تک پہنچا دیا۔

لِاتِّبَاعِکَ سُنَّتِیْ :-

سبحان اللہ!

حضرت خواجہ بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ بلند بالا مقام اللہ اکبر

اللہ تعالیٰ نے انہیں جس سرفرازی سے نوازا اس میں ایک وجہ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع ہے۔ ہاں جو آدمی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ سے دلی شغف رکھتا ہے اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنی زندگی گزارتا ہے اور زندگی کے روز وشب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں بسر کرتا ہے وہ اس لائق ہے کہ اس کا مرتبہ اس کے ساتھیوں اس کے ہمعصروں سے بلند وبالا کر دیا جائے۔

جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کائنات میں اور کوئی نہیں ہے تو جو غلامی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس درجہ فنا ہو گیا کہ اس نے اپنی زندگی کی تمام خواہشات کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواہشات کے تابع کر لیا اور تمام ارادوں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات فرامین پر

Marfat.com

قربان کردیا تو پھر وہ بھی تمام لوگوں سے ممتاز ہو جایا کرتا ہے اور اس جیسا کوئی نہیں ہوا کرتا۔

حُرُمَتکَ لِلصَّالِحِیْنَ:۔

صالح و نیک لوگوں کی عزت و توقیر کرنے والا خود نیک بن جاتا ہے۔ وہ تو اتنے سخی ہوتے ہیں کہ جو خلوص دل سے انکی معیت وصحبت اختیار کرتا ہے ان کے ارشادات پر عمل کرتا ہے۔ ان جیسی زندگی گزارنے کی سعی کرتا ہے تو ابرار اسے بھی اپنے جیسا بنا لیتے ہیں پھر اس کی زندگی بھی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت میں بسر ہوتی ہے۔

وَنَصِیْحَتِکَ لِاَخُوَانِکَ:۔

جو اپنے بھائیوں کا بھلا سوچتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا بھی بھلا کر دیتا ہے۔ جو اہل اسلام کی خیر خواہی کرتا ہے رب تعالیٰ اسے بھی سراپا خیر و برکت بنا دیتا ہے۔ اہل اسلام کا درد رکھنے والا دونوں جہاں میں سرخروئی حاصل کر جاتا ہے۔

مَحَبَّتِکَ لِاَصْحَابِیْ وَاَهْلِ بَیْتِیْ:۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ اور آپ کی اہل بیت سے محبت ایمان کی جزو ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہے وہ لازما حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام اور آپ کی اہل بیت اطہار سے بھی محبت کرتا ہے۔ ان نفوس قدسیہ سے محبت کرنے والا رب تعالیٰ کی رحمتوں سے مالا مال ہوا کرتا ہے۔

بندہ اللہ تک اللہ کی توفیق اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کی متابعت کے سبب سے پہنچتا ہے اور جو آدمی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کے بغیر راستہ طے کرنا چاہے وہ ہدایت یافتہ ہوتے ہوئے بھی گمراہ ہو جاتا ہے۔

-☆-

Marfat.com

عامل بالسنۃ کو
پچاس شہیدوں کے برابر اجر وثواب

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ -رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ- قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ -صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ:
إِنَّ مِنْ وَرَائِکُمْ زَمَانَ صَبْرٍ، لِلْمُتَمَسِّکِ فِیْہِ أَجْرُ خَمْسِیْنَ شَہِیْدًا مِنْکُمْ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’بے شک تمہارے بعد صبر کا زمانہ آئے گا اس میں میری سنت کو مضبوطی سے پکڑنے والے کو تم سے پچاس شہیدوں کا ثواب ملے گا۔‘‘

-☆-

سلسلة الاحادیث الصحیحة	رقم الحدیث (۴۹۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۳
قال الالبانی	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۳۰۱۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۱
صحیح الجامع الصغیر وزیادہ	رقم الحدیث (۲۲۳۴)	جلد ۱	صفحہ [illegible]
قال الالبانی	صحیح		

Marfat.com

شہادت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بندہ کیلئے بہت بڑا اعزاز ہے۔ شہید فی سبیل اللہ کا مرتبہ ومقام بہت بلند ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرے اسے حیاۃ جاودانی نصیب ہوتی ہے۔ وہ منوں مٹی کے نیچے بھی زندہ ہوتا ہے۔ اسے یہ زندگی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عمدہ عطیہ ہے۔

لیکن سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عامل کو ایسے زمانہ میں جو صبر کا تقاضا کرتا ہے جس میں فتنہ وفساد عام ہوگا۔ اس زمانہ میں اپنے دامن کو بچانا بڑا مشکل ہوگا۔ اس سخت ترین زمانہ میں سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرنے والے کو پچاس شہیدوں کا ثواب ملتا ہے۔

شہید اسلام سلطنت اسلامیہ کی جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کرتا ہے اور دشمن سے لڑتے ہوئے جان کی بازی لگا جاتا ہے۔ لیکن عامل بالسنہ اسلام کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کرتا ہے۔ اس کا مقابلہ اسلام کے ظاہری دشمنوں سے نہیں بلکہ اس کا مقابلہ اسلام کے اندرونی دشمنوں سے ہے جو مارِ آستین بن کر اسلام پر یلغار کر رہے ہیں۔

یہ مرد مومن سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار لے کر اہل بدعت سے ٹکرا جاتا ہے۔ ان کے طعن وتشنیع کو برداشت کرتا ہے۔ فتنہ وفساد کی آندھیاں بڑے بڑے چراغوں کو گل کر دیتی ہیں۔ لیکن یہ مرد مومن سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع جلاتا ہے اور ان آندھیوں میں اس کی حفاظت بھی کرتا ہے۔ اس شمع کے نور کو گل نہیں ہونے دیتا بلکہ ہر لمحہ ہر گھڑی نورانی وروشن کرتا ہے۔ یہ دل کی تاریکی کو دور کرتا ہے۔ دل جو مھبط انوار الٰہیہ ہے وہاں بدعات کو جگہ دے کر ظلمت کدہ بنانے والوں کو حقیقت حال سمجھاتا ہے۔ پھر ان تاریک دلوں میں سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع جلاتا ہے جو جب روشن ہوتی ہے تو بدعات کا نام ونشان تک مٹ جاتا ہے۔ اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اجالہ چارسو پھیل جاتا ہے۔

زمانہ حال مصائب وآلام کا زمانہ ہے۔ اسلام پر شب خون مارنے والے بڑی چالاکی سے اس

Marfat.com

شمع ہدایت کو گل کرنا چاہتے ہیں۔ بدعات کو سنت کے روپ میں پیش کیا جارہا ہے تاکہ مسلمان جو سنت کے شیدائی ہیں خلاف سنت کو سنت سمجھ کر اس پر عمل کر کے خود اپنے دین وایمان کا جنازہ نکال دیں۔

اس پرفتن دور میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات پر عمل کرنا آسان نہیں۔ اگر کسی بدعت کے خلاف آواز اٹھائی جائے تو شور اٹھتا ہے کہ یہ سنت کا دشمن ہے۔ اس صورت میں ایک درددل رکھنے والا عامل بالسنہ اپنے آپ کو مجبور تصور کرتا ہے۔

اے اللہ! اے احکم الحاکمین!

ہمیں عامل بالسنہ بنادے۔ ہمارے رگ وریشہ میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے نور کو فروزاں کردے۔ ہمیں سنت کی شمع جلانے کی توفیق دے دے۔ اس ظلمت کدہ بدعت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین صحیح صورت میں شائع وعام کرنے کی توفیق دے دے۔

اے اللہ ہمارے دل میں وہ نور عطا کردے جو اس ظلمت کدہ میں سنت کے نور کی پہچان میں اور اس کی روشنی میں اپنی حیات مستعار کے دن گزار سکیں اور یہی نور ہماری قبروں میں بھی ہمارے ساتھ رکھنا اور میدان حشر میں بھی سنت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور ہمارا مدد ومعاون بنانا۔

-☆-

Marfat.com

شہید کے لئے چھ اعزازات

عَنِ المِقْدَامِ بْنَ مَعْدِیکَرِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ:

لِلشَّہِیْدِ عِنْدَ اللّٰہِ سِتُّ خِصَالٍ:

یُغْفَرُلَہُ فِیْ أَوَّلِ دُفْعَۃٍ مِنْ دَمِہٖ، وَیُرٰی مَقْعَدُہُ مِنَ الْجَنَّۃِ،

وَیُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ،

وَیَأْمَنُ الْفَزَعِ الْأَکْبَرِ،

وَیُوْضَعُ عَلٰی رَأْسِہٖ تَاجُ الْوَقَارِ، اَلْیَاقُوْتَۃُ مِنْھَا خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَافِیْھَا.

وَیُحَلّٰی حِلْیَۃَ الْإِیْمَانِ،

وَیُزَوَّجُ اِثْنَتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ زَوْجَۃً مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ،

وَیَشْفَعُ فِیْ سَبْعِیْنَ إِنْسَانًا مِنْ أَقَارِبِہٖ.

Marfat.com

ترجمۃ الحدیث:

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے ہاں شہید کیلئے چھ (۶) خصلتیں (انعام) ہیں:

(۱)-اس کے خون کا پہلا قطرہ گرنے سے پہلے اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور اسے اس کا جنت میں محل دکھایا جاتا ہے۔

(۲)-عذاب قبر سے بچا لیا جاتا ہے اور فزع اکبر- بڑی گھبراہٹ (قیامت کی گھبراہٹ) سے امن میں ہوگا۔

(۳)-اس کے سر پر (عزت و) وقار کا تاج رکھا جائے گا جس کا یاقوت دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہوگا۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر وزیادۃ	رقم الحدیث (۵۱۸۲)	جلد۲	صفحہ۹۲۰
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۳۸۵۷)	جلد۲	صفحہ۱۶
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۶۶۳)	جلد۱	صفحہ۲۴۰
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۷۹۹)	جلد۳	صفحہ۳۶۴
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۳۲۱۳)	جلد۷	صفحہ۶۴
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۱۱۶)	جلد۱۳	صفحہ۲۹۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۰۵۰)	جلد۲	صفحہ۲۹۰
قال المنذری	اسنادہ حسن		
الکتاب المصنف	رقم الحدیث (۱۹۴۲۰)	جلد۴	صفحہ۲۲۶
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۹۵۱۶)	جلد۵	صفحہ۳۹۰

Marfat.com

(۴)-اسے ایمان کا زیور پہنایا جائے گا۔

(۵)-بہتر (۷۲) حورعین سے اس کی شادی کی جائے گی۔

(۶)-اپنے قریبی رشتہ داروں میں سے ستر افراد کی شفاعت کرے گا۔

-☆-

اب زیر نظر حدیث پاک کو ایک مرتبہ پھر پڑھئے:

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ-رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ-قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ-صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ زَمَانَ صَبْرٍ، لِلْمُتَمَسِّكِ فِيْهِ أَجْرُ خَمْسِيْنَ شَهِيْدًا مِنْكُمْ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک تمہارے بعد صبر کا زمانہ آئے گا اس میں میری سنت کو مضبوطی سے تھامنے والے کو تم سے پچاس شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

عامل بالسنۃ، سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کاربند کو پچاس شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

تو مفہوم بالکل واضح ہوا کہ

اگر ایک شھید کو یہ اعزاز ملتا ہے کہ

اس کے خون کا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے اسکی مغفرت کر دی جاتی ہے اور اسے اس کا محل جنت میں دکھایا جاتا ہے تو اب اندازہ لگائیے اس عامل بالسنہ کا جس کا درجہ شھید سے پچاس گنا زیادہ ہے اسے زندگی کے آخری لمحوں کن کن انعامات سے سرفراز فرمایا جائے گا اور اسے کیسی جنت کی بہاریں اور اسکے محلات دکھائے جائیں گے۔

Marfat.com

اگر ایک شھید عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے تو جس عامل بالسنہ کو پچاس شھیدوں کا ثواب ملتا ہے اس پر قبر میں انعامات کا عالم کیا ہوگا۔ اس عامل بالسنہ پر انعامات الٰہیہ جو قبر میں ہوں گے اس کا آج دار فانی میں اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ اس لئے

اے اہل اسلام!

اس آزمائشوں کے دور میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ پر عمل کیجئے، سنت مبارکہ کے نور کو عام کیجئے بلکہ اس حدیث پاک کی یوں اشاعت کیجئے کہ اہل اسلام کا ہر گھر حدیث پاک کے انوار سے جگمگا اٹھے۔

یاد رکھئے!

آج حدیث پاک کا نور بکھیرنے کی کوشش کیجئے انشاء اللہ آپ کی قبریں اللہ تعالیٰ کے انعامات سے معمور ہوں گی اور وہ قبر جنت کا ایک اعلیٰ باغ بن چکی ہوگی۔

یوم الفزع الاکبر: قیامت کے تصور سے آج بڑے بڑوں کا پتہ پانی ہوجاتا ہے۔ اس دن علیم وخبیر اللہ کی بارگاہ میں حاضری کا خیال ایک مومن کامل کی گویا جان نکالتا ہے لیکن

سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرنے والے خوش نصیب کا اندازہ لگایئے اسے اس دن کوئی گھبراہٹ نہیں ہوگی کیونکہ اسے پچاس شھیدوں کا ثواب مل چکا ہے۔ جب ایک شھید قیامت کی ہولناکیوں، اس کے عذاب اور اس کی تباہ کاریوں سے محفوظ ہے تو جو اکیلا پچاس شھیدوں کے اعزازات سمیت رہا ہوں اس دن اس پر اللہ تعالیٰ کے کرم کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ گویا حدیث پاک پر عمل کرنے والا قیامت کے دن اپنے جس محبت کرنے والے کو پیار و چاہت سے دیکھے گا اللہ تعالیٰ اس پر بھی مہربانی فرمائے گا اور اسے میدان حشر کی گھبراہٹ سے محفوظ و مامون کر دے گا۔

قیامت کے دن شھید کے سر پر عزت و کرامت کا وہ تاج سجایا جائے گا کہ جس کے ایک موتی کی قیمت پوری دنیا کی دولت نہیں بن سکتی۔ جب ایک شھید کے سر کے تاج کا یہ عالم ہے تو جو خوش

Marfat.com

نصیب سنت مبارکہ پر عمل کر کے پچاس شہیدوں کا ثواب لے گیا اس کے سر پر سجنے والا تاج کس قدر قیمتی، دلکش اور نور بکھیرنے والا ہوگا۔ گویا تمام میدان حشر کی نگاہیں اس کی طرف اٹھی ہونگی اور اس کے اعزازات و کرامت پر رشک کر رہی ہونگی۔

اے اہل ایمان!

آیئے سنت مبارکہ پر دل لگایئے۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ کے فیض کو عام کیجئے ہوسکتا ہے سخت گھبراہٹ والے دن قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی گرفت سے محفوظ رکھے اور ہمیں بھی وہ تاج مرحمت فرمادے جس کی چمک دمک کے سامنے دنیا کی ہر چمک ماند ہے۔ یاد رہے قیامت کے دن جسے عزت مل گئی حقیقی عزت والا وہی ہے اور اس کی عزت و بزرگی تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔

قیامت کے دن شہید کو زیور ایمان پہنایا جائے گا۔ جس خوش نصیب کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایمان کا زیور پہنائے اس کی عزت و کرامت کا کون تصور کرسکتا ہے گویا وہ آدمی اپنے امتحان میں کامیاب ہوگیا۔ صرف کامیاب ہی نہیں بلکہ اعلیٰ نمبروں میں کامیاب ہوا، امتیازی شان سے کامیاب ہوا۔ جس کامیابی کے سامنے باقی کامیابیاں ماند ہیں۔

وہ سنت مبارکہ کا دلدادہ جس کا اوڑھنا بچھونا سنت مبارکہ ہے جو صبح و شام حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات پر عمل پیرا رہتا ہے اور وہ کوشش کرتا ہے کہ میرا کوئی عمل میرا کوئی قول و فعل دائرہ سنت سے باہر نہ ہو ایسے خوش بخت کے اعزازات کا آج کیسے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ میدان حشر میں اسے جو عزت و کرامت نصیب ہوگی بڑے بڑے نظریں اٹھا کر اس کو دیکھ رہے ہوں گے اور وہ رضائے الٰہی کا پروانہ لئے شاداں و فرحاں اپنے مقدر پر ناز کر رہا ہوگا۔

عامل بالسنہ کو اگر پچاس شہیدوں کے برابر ثواب ملتا ہے تو بات واضح ہے کہ سنت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو گرویدہ ہے اسے ایک شہید سے پچاس گنا زیادہ اعزازات سے نوازا جائے گا

Marfat.com

اوراس اکیلے پر ہی اتنی زیادہ عنایات الٰہیہ ہوں گی کہ پچاس شہیدوں کے اعزازات وانعامات وہ اکیلا سمیٹ رہا ہوگا۔

شہید قیامت کے دن اپنے قریبی رشتہ داروں میں سے ستر (۷۰) افراد کی شفاعت کرے گا جو شفاعت قبول کر لی جائے گی۔ یہ اس کے وہ رشتہ دار ہیں جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوگی لیکن شہید کو یہ اعزاز ملے گا کہ ان مستوجب سزا ستر رشتہ داروں کو اللہ تعالیٰ کے انعامات واکرامات کی لافانی جگہ جنت میں لے جائے گا۔

سنت مبارکہ پر عمل کرنے والا، دل وجان سے سنت مبارکہ کا والا وشیدا جسے پچاس شہیدوں جتنا اجر وثواب ملے گا تو گویا وہ اپنے ستر (۷۰) رشتہ دار نہیں بلکہ ۷۰×۵۰=۳۵۰۰ تین ہزار پانچ سو رشتہ داروں کی شفاعت کرے گا۔ یہ اس کے وہ رشتہ دار ہوں گے جو سزاوار جہنم ہوں گے۔ اس عامل بالسنہ کی شفاعت سے اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رضا کی جگہ جنت میں داخل فرمائے گا۔

اے رحیم وکریم اللہ! اے وہ ذات اقدس جب کسی پر رحم وکرم فرماتی ہے تو بے حد وبے حساب فرماتی ہے! اے کائنات سے بڑھ کر مشفق ومہربان اللہ!

صرف اور صرف اپنے فضل وکرم سے ہمیں عامل بالسنہ بنا ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ کا شیدائی بنا۔ ہمیں پیغام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسروں تک پہنچانے کی سعادت سے بہرہ ور فرما اور قیامت کے دن اپنے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے اپنے دست کرم سے ہمیں بے پناہ وبے حساب اعزازات سے سرفراز فرما۔

-☆-

Marfat.com

وصول الی اللہ
اللہ کی توفیق سے اور
اتباع سنت سے

قَالَ اَبُو الْحَسَنِ الْوَرَّاقُ:

لَایَصِلُ الْعَبْدُ اِلَی اللّٰہِ اِلَّا بِاللّٰہِ وَبِمُوَافَقَۃِ حَبِیْبِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ شَرَائِعِہٖ، وَمَنْ جَعَلَ الطَّرِیْقَ اِلَی الْوُصُوْلِ فِیْ غَیْرِ الْاِقْتِدَاءِ یَضِلُّ مِنْ حَیْثُ اَنَّہٗ مُھْتَدٍ۔ (1)

ترجمہ:

وصول الی اللہ کا راستہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے طے ہوتا ہے اور توفیق الٰہی اسے ملتی ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت کرتا ہے۔ آپ کی غلامی کا دم بھرتا ہے۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال وافعال کی متابعت نہ کرے آپ کے ارشادات پر عمل نہ کرے آپ کے بتائے ہوئے راستے پر نہ چلے وہ واصل باللہ نہیں ہو سکتا۔ وہ اس راہ طریقت سے گمراہ ہو جاتا ہے اور بالآخر جہنم کی اتھاہ گہرائیوں میں جا گرتا ہے۔

-☆-

(1) صلاح الامۃ ۲/۲۸۴

Marfat.com

ایک آدمی نے حضرت خواجہ بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ سے عرض کی فلاں آدمی کہتا ہے میں واصل باللہ ہوں اب مجھے نماز کی ضرورت نہیں اور وہ نماز نہیں پڑھتا اس پر آپ نے ارشاد فرمایا:

وہ یقیناً واصل ہے لیکن واصل باللہ نہیں بلکہ واصل با جہنم ہے۔

–☆–

Marfat.com

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا طریقہ مبارکہ سیدھا جنت لے جاتا ہے

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ- قَالَ:
خَطَّ لَنَارَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ- خَطًّا ثُمَّ قَالَ:
هٰذَاسَبِيْلُ اللّٰهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًاعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِنْهَاشَيْطَانٌ يَدْعُوْاِلَيْهِ وَقَرَأَ:
وَأَنَّ هٰذَاصِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًافَاتَّبِعُوْهُ...

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۶۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۱
قال الالبانی	اسنادہ حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۰
قال شعیب الارنوط	اسنادہ حسن		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۱۱۰۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۹۵
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۱۱۱۰)	جلد ۱۰	صفحہ ۹۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۱
قال شعیب الارنوط	اسنادہ حسن		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ہمارے سامنے ایک خط کھینچا پھر فرمایا:

کہ یہ اللہ کا راستہ ہے پھر اس کے دائیں بائیں کچھ اور لکیریں کھینچیں اور فرمایا یہ مختلف راستے ہیں جن میں سے ہر راستے پر شیطان ہے جو ادھر بلا رہا ہے، اور یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَأَنَّ هَـٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيماً فَاتَّبِعُوهُ

—☆—

مسند الامام احمد — رقم الحدیث ([illegible]) — جلد [illegible] — صفحہ [illegible]

قال احمد محمد شاکر — اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد — رقم الحدیث ([illegible]) — جلد [illegible] — صفحہ [illegible]

قال احمد محمد شاکر — اسنادہ صحیح

المستدرک للحاکم — رقم الحدیث ([illegible]) — جلد [illegible] — صفحہ [illegible]

قال الحاکم — هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه

Marfat.com

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کا مطیع جنت جائے گا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ:
كُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قِیْلَ وَمَنْ اَبٰی. قَالَ:
مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۲۸۰)	جلد۴	صفحہ۲۲۷۳
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۴۵۱۳)	جلد۲	صفحہ۸۳۱
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۷۱۳)	جلد۸	صفحہ۴۰۱
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۸۲)	جلد۱	صفحہ۸۱
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۶۲۲)	جلد۷	صفحہ۲۷۱۸
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۳۹)	جلد۱	صفحہ۱۲۱

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میرا ہر امتی جنت میں داخل ہوگا مگر وہ جس نے انکار کردیا۔

عرض کی گئی:

یارسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-! انکار کرنے والا کون ہے؟

حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

-☆-

نجات اطاعتِ رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر ہے اور جنت کے دروازے اسی کے لئے کشادہ ہیں جو رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی فرمانبرداری کرتا ہے اور وہ بڑا بدنصیب ہے جو اطاعت رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے انکاری ہے ایسے منکر کا جو انکار کے پردے میں خود رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو اہمیت نہیں دیتا ٹھکانا جہنم ہے۔

-☆-

جامع الاصول	رقم الحدیث ([illegible])	[illegible]	[illegible]
مصابیح السنہ	رقم الحدیث ([illegible])	[illegible]	[illegible]
فتح الباری	رقم الحدیث ([illegible])	[illegible]	[illegible]
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث ([illegible])	[illegible]	[illegible]

Marfat.com

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
آپ فارق ہیں لوگوں کے درمیان

عن جابر رضي الله عنه قال:

جاءت الملائكة إلى النبي صلى الله عليه وآله وسلم وهو نائم فقالوا:

إن لصاحبكم هذا مثلا فاضربوا له مثلا قال بعضهم إنه نائم وقال بعضهم إن العين نائمة والقلب يقظان فقالوا مثله كمثل رجل بنى دارا وجعل فيها مأدبة وبعث داعيا فمن أجاب الداعي دخل الدار وأكل من المأدبة ومن لم يجب الداعي لم يدخل الدار ولم يأكل من المأدبة.

فقالوا: أولوها له يفقهها قال بعضهم إنه نائم وقال بعضهم إن العين نائمة والقلب يقظان فقالوا:

الدار الجنة والداعي محمد فمن أطاع محمدا فقد أطاع الله ومن عصى محمدا فقد عصى الله ومحمد فرق بين الناس.

Marfat.com

ترجمۃ الحدیث:

حضرت جابر۔رضی اللہ عنہ۔نے ارشاد فرمایا:

چند فرشتے حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔آرام فرما تھے۔

پس وہ کہنے لگے تمہارے اس صاحب کیلئے ایک مثال ہے آپ کی بارگاہ اقدس میں اس مثال کو بیان کرو ان میں سے ایک فرشتے نے کہا حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔سوئے ہوئے ہیں۔ایک اور فرشتے نے کہا آپ کی آنکھ تو سوئی ہوئی ہے لیکن دل جاگ رہا ہے یعنی بیان کرو حضور سن بھی رہے ہیں اور سمجھ بھی رہے ہیں۔

حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی مثال ایک آدمی کی طرح ہے جس نے گھر بنایا اور گھر میں لوگوں کی ضیافت کے لئے دسترخوان چن دیا پھر ایک آدمی کو داعی بنا کر بھیجا پس جس نے اس بلانے والے کی بات کو قبول کر لیا گھر میں داخل ہو گیا۔اس نے چنے ہوئے دسترخوان سے کھانا کھایا اور جس نے اس داعی کی بات کو قبول نہ کیا وہ گھر میں داخل نہ ہو سکا اور نہ اس دسترخوان سے کچھ کھا سکا۔

فرشتوں نے ایک دوسرے سے کہا اس مثال کی وضاحت کرو تاکہ حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔اللہ کے اس فرمان کو مثال کی شکل میں سمجھ جائیں۔

پھر ان فرشتوں میں سے ایک نے کہا حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔سوئے ہوئے ہیں تو ایک اور فرشتے نے کہا حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی آنکھ مبارک تو سوئی ہوئی ہے مگر آپ کا دل

صحیح بخاری	رقم الحدیث (۷۲۸۱)	جلد ۹	[illegible]
جامع الاصول	رقم الحدیث ([illegible])	جلد [illegible]	[illegible]
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۲۲۶۲)	جلد ۲	[illegible]
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۱۰۵)	جلد ۱	[illegible]
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث ([illegible])	جلد ۱	[illegible]

Marfat.com

انور جاگ رہا ہے۔ فرشتوں نے اس مثال کی وضاحت کرتے ہوئے کہا گھر جنت ہے داعی بلانے والے حضور ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ہیں۔

جس نے حضور محمد مصطفیٰ ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی اطاعت کی اس نے یقیناً اللہ کی اطاعت کی اور جس نے حضور محمد مصطفیٰ ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی نافرمانی کی اس نے یقیناً اللہ کی نافرمانی کی۔ اور حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے درمیان فرق ہیں۔

-☆-

فرشتوں نے اللہ کے حکم سے کیسی عمدہ مثال کے ذریعے اطاعت رسول ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی اہمیت کو واضح کیا۔ اللہ کی رضا اور خوشنودی کا مقام جنت، دائمی اور سرمدی نوازشات کی جگہ جنت، اس مقام نجات میں داخلہ اطاعت رسول ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ پر موقوف ہے۔ جو دل وجان سے اللہ کے حبیب ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی فرمانبرداری کرتا ہے تو وہ اللہ کی ضیافت سے سرفراز ہوگا اور جو حضور رسول ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی اطاعت سے روگرداں اور متنفر ہے اس کا جنت میں داخلہ ہی نہیں اور جب داخلہ ہی نہیں تو اللہ تعالیٰ کی ضیافت سے کیسے بہرہ ور ہوگا وہ بدنصیب غضب الٰہی کا شکار ہو کر جہنم کی اتھاہ گہرائیوں کا لقمہ بنے گا۔

اس مثال کے آخر میں فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی سنایا:

مُحَمَّد'' فَرَق'' بَيْنَ النَّاسِ.

محمد مصطفیٰ ہی لوگوں کے درمیان فرق ہیں۔

جس نے رسول اللہ ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی اطاعت کی

اس نے اللہ کی اطاعت کی

جس نے حضور ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی نافرمانی کی

اس نے اللہ کی نافرمانی کی

Marfat.com

جس نے حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو خوش کیا

اس نے اللہ کو خوش کیا

جس نے حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو ناراض کیا

اس نے اللہ کو ناراض کیا

جس نے حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے محبت کی

اس نے اللہ سے محبت کی

جس نے حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے عداوت کی

اس نے اللہ سے عداوت کی

جو حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا ہو گیا وہ اللہ کا ہو گیا

اور جو حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا نہ ہو سکا وہ اللہ کا نہ ہو سکا

اور جس نے حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو پا لیا اس نے اللہ کو پا لیا

جس کی حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-تک رسائی نہ ہو سکی

وہ اللہ سے بھی دور جا گرا

مُحَمَّد'' فَرَق'' بَيْنَ النَّاس.

حضور محمد رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہی لوگوں کے درمیان فرق ہیں۔

-☆-

Marfat.com

اللہ اور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

کی اطاعت کرنے والا ایسی جنتوں میں داخل ہوگا

جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہیں

اور وہ جنتوں میں ابدالآباد تک رہے گا

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ(1)

ترجمہ:

اور جو اللہ اور اس کے رسول۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی اطاعت کرے گا اللہ اسے ایسی جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہوں گی ان جنتوں میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور سن لیجئے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

-☆-

(1) سورۃ النساء ۴/۱۳

Marfat.com

اُخروی کامیابی ہی حقیقی کامیابی ہے اللہ اور اس کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت وہ سرمایہ ہے جسے یہ نصیب ہو جائے اسے اُخروی سعادت نصیب ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا وعدہ کتنا عمدہ ہے۔

ایسی جنتیں نصیب ہوں گی جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہوں گی۔

یہ جنتیں دو چار یا دس بیس سال کی بات نہیں اطاعت الٰہی اور اطاعت مصطفوی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے سرشاران جنتوں میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

قرآن کریم میں جابجا اللہ اور اس کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کا حکم ہے اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ کی اطاعت کیا چیز ہے؟ اور کس وقت کہا جائے گا کہ یہ آدمی اللہ کا مطیع وفرمانبردار ہے؟ اس سلسلہ میں علامہ بغوی لکھتے ہیں:

مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ فِیْ اَدَاءِ الْفَرَائِضِ وَالرَّسُوْلَ فِی السُّنَنِ۔[1]

ترجمہ:

جس نے اللہ کی اطاعت کی فرائض کی ادائیگی میں اور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کی سنن کی ادائیگی میں۔

-☆-

گویا علامہ موصوف کے مطابق فرض ادا کرنا اللہ کی اطاعت اور سنتیں ادا کرنا رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت ہے۔

لیکن اگر براہ راست قرآن کریم سے راہنمائی حاصل کی جائے تو مفہوم بالکل نکھر کر سامنے آجاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَمَن يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ۔[2]

(۱) معالم التنزیل (تفسیر بغوی) جلد ۱ صفحہ ۴۵۰

(۲) سورۃ النساء ۴: ۸۰

Marfat.com

اور جس نے اللہ کے رسول کی اطاعت کی تو یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کر لی۔

یعنی اللہ کی اطاعت اور رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت دو الگ الگ چیزیں نہیں بلکہ جس خوش نصیب نے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت وفرمانبرداری کی تو خود بخود اس سے اللہ کی اطاعت بھی ہو گئی۔

-☆-

Marfat.com

قصہ گوئی کا سنت سے
کوئی تعلق نہیں

عَنْ عَمْرِو بْنِ زَرَارَةَ قَالَ:

وَقَفَ عَلَيَّ عَبْدُاللّٰهِ-يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ-وَاَنَا اَقُصُّ فَقَالَ:

يَا عَمْرُو! لَقَدِ ابْتَدَعْتَ بِدْعَةَ ضَلَالَةً، اَوْ اِنَّكَ لَاَهْدٰى مِنْ مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِهِ! فَلَقَدْ رَاَيْتُهُمْ تَفَرَّقُوْا عَنِّيْ، حَتّٰى رَاَيْتُ مَكَانِيْ مَا فِيْهِ اَحَدٌ.

ترجمة الحديث:

عمرو بن زرارہ کا بیان ہے:

میں لوگوں کو قصے سنا رہا تھا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میرے اوپر کھڑے ہوگئے۔ آپ نے فرمایا:

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۹۳) جلد ... صفحہ ...

قال المحقق صحیح

صحیح الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۶۰) جلد ۱ صفحہ ۱۳۲

قال الالبانی صحیح موقوف

Marfat.com

اے عمرو! تو نے ایسی بدعت اختیار کی ہے جو بدعت ضلالہ ہے یا تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ سے زیادہ ہدایت یافتہ ہے۔

آپ کے ارشاد فرمانے پر لوگ میرے پاس سے منتشر ہو گئے یہاں تک کہ میں نے دیکھا جس جگہ میں قصے بیان کر رہا تھا وہاں ایک بھی نہ تھا۔

-☆-

Marfat.com

غرور و تکبر کی بنا پر
سنت کو نظر انداز کرنے والے کا انجام

عَنْ سَلْمَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهٖ فَقَالَ:

كُلْ بِيَمِينِكَ. قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ. قَالَ:

لَا اسْتَطَعْتَ. مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۲۱)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۹۹
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۵۱۲)	جلد ۱۴	صفحہ ۴۰۲
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۵۱۳)	جلد ۱۴	صفحہ ۴۰۳
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
مسند الدارمی	رقم الحدیث (۲۰۵۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۹۳
قال حسین سلیم اسد	اسنادہ حسن		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۴۴۴)	جلد ۷	صفحہ ۴۰۹
قال المحقق	صحیح		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا۔ آپ نے اس سے ارشاد فرمایا:

اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا: میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تو اس کی طاقت ہی نہ رکھے۔ اس کو داہنے ہاتھ کے ساتھ کھانے سے کبر نے روکا تھا۔ پس اس کے بعد وہ اپنے داہنے ہاتھ کو منہ تک نہ لیجا سکا۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۴۴۵)	جلد ۱۳	صفحہ ۳۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۸۴۶)	جلد ۵	صفحہ ۳۳۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۴۵۱)	جلد ۱۳	صفحہ ۳۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

Marfat.com

نماز میں صف سیدھی رکھنا سنت ہے
اس کی مخالفت سے
چہرے بگڑنے کا خدشہ

عَنْ أَبِی عَبْدِاللّٰهِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ أَوْ لَیُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَیْنَ وُجُوْهِكُمْ.

وَفِی رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ علیه وآله وسلم یُسَوِّی صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَأَنَّمَا یُسَوِّی بِهَا الْقِدَاحَ، حَتّٰى إِذَا رَأَى أَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ یَوْمًا، فَقَامَ حَتّٰى كَادَ أَنْ یُكَبِّرَ، فَرَأَى رَجُلًا بَادِیًا صَدْرُهُ فَقَالَ:

عِبَادَاللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ أَوْ لَیُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَیْنَ وُجُوْهِكُمْ.

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابو عبد اللہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے:

تم اپنی صفیں ضرور سیدھی اور درست کرلو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان مخالفت پیدا فرمادے گا۔

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری صفوں کو اس طرح سیدھا فرماتے تھے گویا ان کے ساتھ تیروں کو سیدھا فرمارہے ہیں۔ یہاں تک کہ جب محسوس فرماتے کہ ہم آپ کی طرف سے اس مسئلے کی اہمیت کو سمجھ گئے ہیں۔ تب آپ تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز کا آغاز فرماتے۔ پھر ایک دن آپ نماز پڑھانے کیلئے تشریف لائے اور مصلی پر کھڑے ہوگئے۔ حتی کہ آپ اللہ اکبر کہنے ہی والے تھے کہ آپ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا ہے۔ چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا:

اللہ کے بندو! تم اپنی صفیں ضرور سیدھی کرلو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا یا تمہارے چہروں کو بدل دے گا۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۱۷)	جلد۱	صفحہ۲۲۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۳۶)	جلد۱	صفحہ۳۲۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۷۸)	جلد۱	صفحہ۲۹۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۷۹)	جلد۱	صفحہ۲۹۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۸۰)	جلد۱	صفحہ۲۹۰
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۱۶۵)	جلد۵	صفحہ۵۳۸
قال شعیب الارنووط	اسنادہ حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۱۶۹)	جلد۵	صفحہ۵۴۴
قال شعیب الارنووط	اسنادہ حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۱۷۵)	جلد۵	صفحہ۵۴۹
قال شعیب الارنووط	اسنادہ حسن		

Marfat.com

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۱۷۶)	جلد۵	صفحہ۵۴۹
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۳۰۲)	جلد۱۴	صفحہ۱۵۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۰۴۲)	جلد۱	صفحہ۴۷۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۳۱۳)	جلد۱۴	صفحہ۱۶۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۳۳۹)	جلد۱۴	صفحہ۱۷۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۹۹۴)	جلد۱	صفحہ۵۳۳
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴۷)	جلد۱	صفحہ۱۴۰
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۲۶۲)	جلد۱	صفحہ۱۹۶
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۲۶۳)	جلد۱	صفحہ۱۹۶
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۲۶۵)	جلد۱	صفحہ۱۹۷
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح ابوداؤد	رقم الحدیث (۲۶۸)	جلد۳	صفحہ۲۳۶
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح ابوداؤد	رقم الحدیث (۲۶۹)	جلد۳	صفحہ۲۳۹
قال الالبانی	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۰۷۰)	جلد۲	صفحہ۹۰۰
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۱۷)	جلد۱	صفحہ۳۹۳
قال المحقق	ھذا حدیث صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۳۹۶۳)	جلد۵	صفحہ۱۳۷
قال المحقق	صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۸۶۶)	جلد۱	صفحہ۴۳۰

Marfat.com

رات سونے سے پہلے آگ بجھانا سنت ہے

عَنْ أَبِی مُوْسَی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

احْتَرَقَ بَیْتٌ بِالْمَدِیْنَةِ عَلَی أَهْلِهِ مِنَ اللَّیْلِ، فَلَمَّا حُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِشَأْنِهِمْ قَالَ:

إِنَّ هٰذِهِ النَّارَ عَدُوٌّ لَکُمْ، فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْکُمْ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۲۹۴)	جلد۴	صفحہ۱۹۸۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۱۶)	جلد۳	صفحہ۱۵۹۶
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۲۶۰)	جلد۱	صفحہ۴۵۱
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۵۲۰)	جلد۱۲	صفحہ۳۲۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۷۷۰)	جلد۴	صفحہ۲۶۹
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۹۴۵۷)	جلد۱۱	صفحہ۱۲۷
قال المحقق	صحیح		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رات کو مدینے میں ایک گھر، گھر والوں سمیت جل گیا۔ جب حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی بابت بتلایا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب تم سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔

-☆-

مشکوۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۲۲۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۹
الجامع لشعب الایمان	رقم الحدیث (۵۱۱۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۰

Marfat.com

انگلی پر کنکری رکھ کر مارنے کی ممانعت

عَنْ أَبِی سَعِیْدٍ عَبْدِاللّٰہِ بنِ مُغَفَّلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ:

إِنَّہُ لَا یَقْتُلُ الصَّیْدَ، وَلَا یَنْکَأُ الْعَدُوَّ، وَإِنَّہُ یَفْقَأُ الْعَیْنَ، وَیَکْسِرُ السِّنَّ.

وَفِی رِوَایَۃٍ:

أَنَّ قَرِیْبًا لِابْنِ مُغَفَّلٍ خَذَفَ؛ فَنَھَاہُ وَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ:

إِنَّھَا لَا تَصِیْدُ صَیْدًا. ثُمَّ عَادَ فَقَالَ: أُحَدِّثُکَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْہُ، ثُمَّ عُدْتَ تَخْذِفُ!؟ لَا أُکَلِّمُکَ أَبَدًا.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۹۵۴)		جلد ۳	صفحہ ۱۵۴۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۸۴۱)	(۶۲۲۰)	(۵۴۷۹)	
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۳۴۴۶)		جلد ۳	صفحہ ۳۹۶
قال الالبانی:	متفق علیہ			
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۹۴۹)		جلد ۱۳	صفحہ ۲۷۸
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین			

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہادت کی انگلی یا انگوٹھے پر کنکری رکھ کر مارنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا:

کہ یہ کنکری نہ شکار کو قتل کرتی ہے اور نہ دشمن کو زخمی۔ البتہ یہ آنکھ پھوڑ دیتی ہے اور دانت توڑ دیتی ہے۔

ایک اور روایت میں ہے:

کہ عبداللہ بن مغفل کے ایک رشتہ دار نے انگلی پر کنکری رکھ کر ماری تو انہوں نے اسے اس سے روکا اور کہا:

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۷۳۹)	جلد ۱۳	صفحہ ۱۵۶۱
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۴۱۹)	جلد ۱۵	صفحہ ۲۰۰
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۳۴۲)	جلد ۱۵	صفحہ ۲۲۳
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۴۲۹)	جلد ۱۵	صفحہ ۲۰۶
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۴۳۹)	جلد ۱۵	صفحہ ۲۰۹
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۲۲۶)	جلد ۳	صفحہ ۵۱۶
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۲۲۷)	جلد ۳	صفحہ ۵۱۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
صحیح ابوداؤد	رقم الحدیث (۵۲۷۰)	جلد ۳	صفحہ ۲۹۶
قال الالبانی	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۲۹۹۰)	جلد ۶	صفحہ ۳۶۰

Marfat.com

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح کنکری رکھ کر مارنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا ہے:

یہ کسی کا شکار نہیں کرتا۔ لیکن اس کے باوجود قرابت دار نے دوبارہ یہی کام کیا تو عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے کہا:

میں تجھ سے بیان کر رہا ہوں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ اور تو دوبارہ انگلی رکھ کر کنکری مار رہا ہے! میں تجھ سے کبھی کلام نہیں کروں گا۔

-☆-

Marfat.com

گرا ہوا لقمہ

شیطان کیلئے نہ چھوڑ یئے

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ، أَمَرَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ:

إِنَّکُمْ لَاتَدْرُوْنَ فِیْ أَیِّهَا الْبَرَکَةُ.

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُ:

إِذَاوَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِکُمْ فَلْیَأْخُذْهَافَلْیُمِطْ مَاکَانَ بِهَا مِنْ أَذًی، وَلْیَأْکُلْهَا، وَلَایَدَعْهَالِلشَّیْطَانِ، وَلَایَمْسَحْ یَدَهُ بِالْمِنْدِیْلِ حَتّٰی یَلْعَقَ أَصَابِعَهُ؛ فَإِنَّهُ لَایَدْرِیْ فِیْ أَیِّ طَعَامِهِ الْبَرَکَةُ.

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُ:

إِنَّ الشَّیْطَانَ یَحْضُرُ أَحَدَکُمْ عِنْدَکُلِّ شَیْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتّٰی یَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ، فَإِذَاسَقَطَتْ مِنْ أَحَدِکُمُ اللُّقْمَةُ فَلْیُمِطْ مَاکَانَ بِهَامِنْ أَذًی، فَلْیَأْکُلْهَا، وَلَا یَدَعْهَالِلشَّیْطَانِ.

Marfat.com

ترجمۃ الحدیث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانے کے بعد انگلیاں اور پیالہ چاٹ لینے کا حکم فرمایا اور ارشاد فرمایا:

تم نہیں جانتے کہ ان میں سے کس میں برکت ہے؟

اور مسلم ہی کی ایک اور روایت میں ہے۔ فرمایا:

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۳۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۰۶
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۰۹۳)	جلد ۴	صفحہ ۱۴۲
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۰۹۵)	جلد ۴	صفحہ ۱۴۲
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۲۵۳)	جلد ۱۲	صفحہ ۵۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۱۵۵)	جلد ۱۱	صفحہ ۳۸۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۳۲۵)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۳۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۳۲۷)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۳۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۳۸۸)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۸۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۵۶۳)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۹۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۸۵۶)	جلد ۱۲	صفحہ ۲۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۲۷۹)	جلد ۴	صفحہ ۱۶
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۸۰۲)	جلد ۲	صفحہ ۳۰۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۶۵۹)	جلد ۱	صفحہ ۳۴۱
قال الالبانی	صحیح		

Marfat.com

جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے چاہئے کہ اسے پکڑ لے۔ (زمین سے اٹھا لے) اور اس میں لگی ہوئی گندگی کو صاف کر کے کھا لے اور اسے شیطان کیلئے نہ چھوڑے اور اپنے ہاتھ رومال کے ساتھ نہ پونچھے یہاں تک کہ پہلے اپنی انگلیاں چاٹ لے۔ اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے کون سے کھانے میں برکت ہے۔

اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے:

کہ شیطان تمہارے پاس تمہاری ہر چیز میں حاضر ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ کھانے کے وقت بھی۔ پس جب تم میں سے کسی کے ہاتھ سے لقمہ گر جائے تو اس کو چاہئے کہ اسے اس میں لگی ہوئی گندگی صاف کر لے اور کھا لے اور اسے شیطان کیلئے نہ چھوڑے۔

-☆-

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۱۸۹)	جلد ۳	صفحہ ۱۳
قال الحق	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۱۹۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۳
قال الحق	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۱۹۱)	جلد ۳	صفحہ ۱۳
قال الحق	صحیح		

Marfat.com

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِمَوْعِظَةٍ فَقَالَ:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا.

كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ (الأنبیاء:١٠٤)

أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيْمُ، صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَلَا وَإِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي، فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ؛ فَأَقُوْلُ:

يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي؛ فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ، فَأَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ:

وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ. إِلَى قَوْلِهِ:

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ. (المائدۃ:١١٧،١١٨)

فَيُقَالُ لِي: إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتُهُمْ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (٢٨٦٠)	جلد٤	صفحہ٢١٩٤
صحیح مسلم	رقم الحدیث (٢٠١٧)	جلد٤	صفحہ٣٣١
صحیح البخاری	رقم الحدیث (٣٤٤٧)(٣٣٤٩)(٤٦٢٦)(٦٥٢٤)(٦٥٢٥)(٦٥٢٦)		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (٥٣٦٨)	جلد٥	صفحہ١٦٢
قال الالبانی	متفق علیہ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٧٣١٨)	جلد١٦	صفحہ٣١١
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٧٣٢١)	جلد١٦	صفحہ٣١٤
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٧٣٢٢)	جلد١٦	صفحہ٣١٤
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٧٣٤٧)	جلد١٦	صفحہ٣٤٣
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم میں وعظ ونصیحت فرمانے کھڑے ہوئے تو ارشاد فرمایا:

اے لوگو! تم اللہ کی طرف ننگے پاؤں، ننگے بدن اور غیر مختون اکٹھے کیے جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد:

جس طرح ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا ہم اسے دوبارہ لوٹائیں گے، یہ ہمارا وعدہ ہے ہم یقیناً پورا کرنے والے ہیں۔

سنو! قیامت والے دن سب سے پہلے جسے لباس پہنایا جائے گا وہ ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔

اور سنو! میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے انہیں بائیں طرف پکڑ لیا جائے گا۔ میں کہوں گا اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ چنانچہ آپ کو کہا جائے گا۔

اے حبیب! بلاشبہ تجھے نہیں معلوم انہوں نے تیرے بعد کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کی تھیں؟

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٢٢٩١)	جلد ٣	صفحہ [illegible]
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٢٠٩٦)	جلد ٢	صفحہ ٢١٦
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٢٠٢٧)	جلد ٢	صفحہ ٢٩٠
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٩٥٠)	جلد ٢	صفحہ ٢٢٠
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (٢٢٢٥)	جلد ٢	صفحہ [illegible]
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (٢٤٢٣)	جلد ٢	صفحہ [illegible]
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (٣١٦٧)	جلد ٣	صفحہ ٢٩٦
قال الالبانی	صحیح		

Marfat.com

میں کہوں گا جس طرح عبد صالح حضرت عیسی علیہ السلام نے کہا کہ میں ان پر گواہ رہا جب تک ان کے اندر موجود رہا۔

اَلۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ تک۔

پس مجھ سے کہا جائے گا یہ لوگ اپنی ایڑیوں پر پھر گئے تھے جب سے تو ان سے جدا ہو گیا تھا۔

-☆-

Marfat.com

سنت کی مخالفت کرنے والے
عذاب کے حق دار ہیں

لَاتَجْعَلُوْادُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا قَدْيَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًافَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ○ [1]

ترجمہ:

نہ بنالو رسول کے پکارنے کو آپس میں جیسے تم پکارتے ہو ایک دوسرے کو۔ اللہ تعالیٰ اچھی طرح جانتا ہے انہیں جو کھسک جاتے ہیں تم میں سے ایک دوسرے کی آڑ لے کر۔ پس ڈرنا چاہیے انہیں جو خلاف ورزی کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی کہ انہیں کوئی مصیبت نہ پہنچے یا انہیں دردناک عذاب نہ آئے۔

-☆-

(۱) سورہ نور ۶۳

Marfat.com

احادیث موضوعہ-من گھڑت احادیث- سے بچئے

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ و آلهٖ وَسَلَّمَ:
یَکُوْنُ فِی آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ، یَأْتُوْنَکُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُکُمْ، فَإِیَّاکُمْ وَإِیَّاهُمْ، لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

کہ آخری زمانہ میں جھوٹے دجال ہوں گے جو تمہارے پاس وہ احادیث لائیں گے جو تم نے نہ سنیں، نہ تمہارے آباؤاجداد نے، ان کو اپنے آپ سے دور رکھو، اپنے آپ کو ان سے دور رکھو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

-☆-

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷)	جلد۱	صفحہ۱۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۶)	جلد۱	صفحہ۳۳
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۱)	جلد۱	صفحہ۱۲۶
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۸۱۵۱)	جلد۲	صفحہ۱۳۵۴
قال الالبانی	صحیح		

Marfat.com

علماء کرام
موضوع احادیث کو الگ کر دیتے ہیں

یُرْوٰی اَنَّ هَارُوْنَ الرَّشِیْدَ اَخَذَ زِنْدِیْقًا لِیَقْتُلَهٗ. فَقَالَ الرَّجُلُ: اَیْنَ اَنْتَ مِنْ اَلْفِ حَدِیْثٍ وَضَعْتُهَا؟ قَالَ: فَاَیْنَ اَنْتَ یَا عَدُوَّ اللّٰهِ مِنْ اَبِی اِسْحَاقَ الْفَزَارِیِّ وَابْنِ الْمُبَارَکِ یَتَخَلَّلَانِهَا فَیُخْرِجَانِهَا حَرْفًا حَرْفًا.

ترجمہ:

خلیفہ ہارون الرشید نے ایک زندیق - بے دین آدمی کو پکڑا تاکہ اسے قتل کر دے اس زندیق نے کہا: ان ایک ہزار احادیث کا کیا بنے گا جنہیں میں نے اپنی طرف سے گھڑ کر بیان کیا ہے؟

ہارون الرشید نے جواب دیا:

او اللہ کے دشمن! ابو اسحاق فزاری اور عبداللہ بن مبارک کو جانتے نہیں وہ ایک ایک کر کے ان موضوع - من گھڑت احادیث کو باہر نکال پھینکیں گے۔

Marfat.com

یہ ہیں ہمارے اسلاف، یہ ہیں محافظان سنت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کی زندگی کا مشن حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ کی اشاعت وترویج تھا۔ یہ محافظان حدیث نبوی غیر حدیث کو حدیث پاک سے جدا کردیتے تھے۔ لوگوں کی من گھڑت باتیں جوانہوں نے احادیث کے نام سے ذخیرہ احادیث میں شامل کردیں انہیں ایک ایک کر کے نکال دیتے تھے۔

اے اہل اسلام!

اے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اطاعت شعار امتیو!

من گھڑت احادیث سے اجتناب کیجئے۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کسی جھوٹی بات کو منسوب کرنا جہنم کا ایندھن بننا ہے۔ جسکی بنیاد ہی غلط ہو جس کی بنیاد ہی جھوٹ پر ہو اس میں نور کہاں وہ تو سراسر ظلمت ہے۔ اس میں ہدایت کہاں وہ تو سراسر گمراہی ہے۔

یہ اس امت کا شرف ہے اس خیر الامم کا وجہ امتیاز ہے کہ اس امت کے پاس اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحیح احادیث مبارکہ کا بے شمار ذخیرہ موجود ہے جو کسی اور امت کو شرف نہیں۔ جب ہزاروں کی تعداد میں فرامین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیح سند سے ہمارے پاس موجود ہیں تو پھر موضوع احادیث کا سہارا کیوں؟

یاد رکھیے! سچ سچ ہے۔ سچ کی بنیاد پر قائم رہنے والی عمارت پائیدار ہے اس میں حسن ہے۔ اس میں نفاست ہے۔ جھوٹ جھوٹ ہے اس پر قائم ہونے والی عمارت بہت جلد گرنے والی ہے۔ جب گرے گی تو اس کا نام ونشان تک باقی نہ رہے گا۔

-☆-

Marfat.com

بدعت اختیار کرنے والی قوم
سنت سے محروم ہو جاتی ہے

قَالَ حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ:

مَاابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً فِي دِيْنِهِمْ اِلَّانَزَعَ اللّٰهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا، ثُمَّ لَايُعِيْدُهَا اِلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.[1]

ترجمہ:

جناب حسان بن عطیہ نے فرمایا:

جب کسی قوم نے کوئی بدعت اپنے دین میں اختیار کی تو اللہ تعالیٰ اپنی سنت اس قوم سے نکال لیتا ہے پھر وہ اس سنت کی طرف قیامت تک لوٹ کر نہیں جا سکتے۔

-☆-

(۱) صلاح الامۃ ۲/۲۱۱

Marfat.com

اصحاب بدعت

حدیث پاک سے نفرت کرتے ہیں

حَدَّثَنِیْ بَقِیة بْنُ الْوَلِیْد قَالَ: قَالَ لِی الاوزاعی :

یَا اَبَامُحَمَّدٍ! مَاتَقُوْلُ فِی قَوْمٍ یُبْغِضُوْنَ حَدِیْثَ نَبِیِّهِمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ: قُلْتُ: قَوْم سُوء. قَالَ:

لَیْسَ مِن صَاحِبِ بِدْعَة تُحَدِثه عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ – بِخَلَاف بِدْعَتِهِ اِلَّا ابغض الْحَدِیْث.

ترجمہ:

جناب بقیۃ بن ولید کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اے ابو محمد! اس قوم کے بارے میں کیا کہتے ہو جو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پاک سے نفرت کرے؟ میں نے عرض کی:

الطیوریات (۱۳۴۴) ۱۳۷۸/۴

قال المحقق رجالہ ثقات

اخرجہ الالکائی فی اعتقاد اھل السنۃ ۴۳۰/۳

وہ قوم بہت بری قوم ہے۔ انہوں نے فرمایا:

جب بھی کسی صاحب بدعت سے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پاک بیان کرے جو اس کی بدعت کے خلاف ہو تو وہ بدعتی اس حدیث پاک سے نفرت کرے گا۔

–☆–

Marfat.com

قرآن وسنت کی خدمت کرنے والے علماء
کا نام
حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے رجسٹر میں درج ہے

قَالَ شَیْخُ الْاِسْلَام قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ اَبُورِجَاء رَحِمَهُ اللّٰه:

قَالَ لِیْ اَبِی:

رَاَیْتُ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِی النَّوْمِ، فِی یَدِهٖ صَحِیْفَة، فَقُلْتُ:

یَارَسُوْلَ اللّٰهِ،مَا هٰذِهِ الصَّحِیْفَةُ؟ قَالَ:

فِیْهِ اَسَامِی الْعُلَمَاء،قُلْتُ:

نَاوِلْنِیْ،اُنْظُرْفِیْهِ اِسْمُ ابْنِیْ،فَنَظَرْتُ،فَاِذَافِیْهِ اسْمُ اِبْنِیْ.

ترجمہ:

شیخ الاسلام ابورجاء قتیبہ بن سعید رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا:

سیر اعلام النبلاء:۱۱/۱۷-۱۸

صلاح الامۃ فی علو الھمۃ: جلد ۱ صفحہ ۲۲۱

Marfat.com

میرے والد گرامی نے مجھے کہا:

میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی آپ کے ہاتھ مبارک میں ایک صحیفہ تھا۔ میں نے عرض کی:

یارسول اللہ! یہ صحیفہ، یہ کتاب کیسی ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس میں علماء کے نام ہیں۔

میں نے عرض کی:

یارسول اللہ! مجھے دیجیے میں دیکھوں کیا اس میں میرے بیٹے کا نام ہے۔

میں نے اس صحیفہ کو دیکھا تو اس میں میرے بیٹے کا نام تھا۔

-☆-

وہ خوش قسمت افراد جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ کی خدمت کرتے ہیں۔ اپنی زندگی کے شب وروز سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اشاعت وترویج میں صرف کرتے ہیں۔ ان کے اس عمل کو کوئی اور اچھی نگاہ سے نہ بھی دیکھے لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آدمی کو اپنی نگاہ لطف وکرم سے دیکھتے ہیں اور اس کے اس عمل سے خوشی کا اظہار فرماتے ہیں۔

بات یہیں تک نہ رہی بلکہ حضور رحمۃ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا نام اپنے خاص خدام کی فہرست میں درج کر لیتے ہیں۔ وہ آدمی جو دین اسلام کی خدمت کرتا ہے، صبح وشام احادیث مبارکہ کی اشاعت وترویج میں مصروف رہتا ہے، اپنی زندگی کی ساری توانائیاں اشاعت اسلام میں صرف کر دیتا ہے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ نظر شفقت کہ اس کا نام اپنے خاص رجسٹر میں درج کر دیتے ہیں۔

زہے نصیب!

-☆-

Marfat.com

خدمت حدیث میں
دس لاکھ درہم خرچ کردیئے

اَلْاِمَامُ الْحَافِظُ الْجِهْبَذُ، شَيْخُ الْمُحَدِّثِيْنَ، اَبُوْزَكَرِيَّا يَحْيٰ بْنُ مُعِيْنٍ.

كَانَ مُعِيْنُ عَلٰى خَرَاجِ الرَّیْ، فَخَلَفَ لِيَحْيٰ اِبْنِهٖ اَلْفَ اَلْفِ دِرْهَمٍ، فَاَنْفَقَهٗ كُلَّهٗ عَلَى الْحَدِيْثِ، حَتّٰى لَمْ يَبْقَ لَهٗ نَعْلٌ يَلْبَسُهٗ.[1]

ترجمہ:

امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت یحیی بن معین رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی ری کے خراج پر عامل متعین تھے انہوں نے اپنے بیٹے یحیی کیلئے دس لاکھ درہم بطور وراثت چھوڑا۔

جسے آپ کے بیٹے حضرت یحیی نے حدیث پاک کی خدمت میں خرچ کر دیا۔ یہاں تک کہ آپ کے پہننے کیلئے جوتا تک نہ تھا۔

-☆-

(۱) صلاح الامۃ فی علو الھمۃ جلد ۱ صفحہ ۲۳۱

Marfat.com

محدثین کرام رضی اللہ عنہم کے چہرے نور سے جگمگاتے ہیں

عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ الرَّازِیِّ قَالَ:

سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ الْجَمَّالَ یَقُوْلُ:

اَتَیْنَا وَکِیْعاً، فَخَرَجَ بَعْدَ سَاعَةٍ، وَصَلّٰی عَلَیْهِ ثِیَابٌ مَغْسُوْلَةٌ، فَلَمَّا بَصُرْنَا بِهٖ، فَزِعْنَا مِنَ النُّوْرِ الَّذِیْ رَأَیْنَاهُ یَتَلَأْلَأُ مِنْ وَجْهِهٖ، فَقَالَ رَجُلٌ بِجَنْبِیْ: أَهٰذَا مَلَکٌ؟! فَتَعَجَّبْنَا مِنْ ذٰلِکَ النُّوْرِ۔[1]

ترجمہ:

جناب ابوزرعہ رازی فرماتے ہیں: میں نے سنا ابوجعفر جمال کہہ رہے تھے:

حضرت وکیع کی خدمت میں ہم حاضر ہوئے آپ ایک گھڑی کے بعد تشریف لائے اور نماز ادا کی۔ انہوں نے دھلے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ جب ہم نے انہیں دیکھا ہم مرعوب ہوگئے اس نور سے جسے ہم نے ان کے چہرے میں چمکتے ہوئے دیکھا تھا۔

(۱) صلاح الامۃ فی علو الھمۃ جلد ا صفحہ ۲۳۸

Marfat.com

میرے پہلو میں ایک آدمی تھا اس نے کہا:

کیا یہ فرشتہ ہے؟ ہم اس نور کو دیکھ کر بڑے متعجب ہوئے۔

-☆-

Marfat.com

محدثین کرام کی زبانیں بڑی بابرکت ہیں

قَالَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اللَّیْثِ الْقَاضِی:

جَاءَ سَھْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ التُّسْتُرِیُّ اِلٰی اَبِیْ دَاوٗدَالسِّجِسْتَانِیِّ،فَقِیْلَ:یَااَبَا دَاوٗدُ! ھٰذَاسَھْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ التُّسْتَرِیُّ جَاءَکَ زَائِرًا،فَرَحَّبَ بِہٖ،وَاَجْلَسَہٗ،فَقَالَ سَھْلٌ:

یَااَبَادَاوٗدَ! لِیْ اِلَیْکَ حَاجَۃٌ.قَالَ:وَمَاھِیَ ؟قَالَ:

حَتّٰی تَقُوْلَ:قَدْ قَضَیْتُھَامَعَ الْاِمْکَانِ.قَالَ:نَعَمْ.قَالَ: اَخْرِجْ اِلَیَّ لِسَانَکَ الَّذِیْ تُحَدِّثُ بِہٖ اَحَادِیْثَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ حَتّٰی اُقَبِّلَہٗ، فَاَخْرَجَ اِلَیْہِ لِسَانَہٗ فَقَبَّلَہٗ.

صلاح الامۃ فی علو الھمۃ: جلد ا صفحہ ۲۹۹

سیر اعلام النبلاء ۱۳/۱۱۳

وفیات الاعیان لابن خلکان: ۲/۴۰۴-۴۰۵

Marfat.com

ترجمہ:

حضرت احمد بن محمد بن لیث قاضی نے بیان کیا:

حضرت سھل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام ابوداؤد سجستانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے۔ حضرت امام سے عرض کی گئی:

یا حضرت! یہ حضرت سھل بن عبداللہ تستری ہیں جو آپ کی زیارت کیلئے آئے ہیں۔ امام موصوف نے انہیں خوش آمدید کہا اور انہیں تکریم سے بٹھایا۔ حضرت سھل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

اے ابوداؤد! مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ انہوں نے فرمایا: کیا کام ہے؟ آپ نے کہا:

آپ مجھ سے وعدہ کریں کہ اگر ممکن ہوا تو ضرور کروں گا۔ آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ انہوں نے کہا:

اپنی وہ زبان جس سے آپ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث بیان کرتے ہیں باہر نکالیے میں اسے بوسہ دینا چاہتا ہوں۔

حضرت امام ابوداؤد نے اپنی زبان مبارک باہر نکالی تو حضرت سھل تستری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے بوسہ دیا۔

-☆-

عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ: اَنَّهُ اَخَذَ حَجَرَیْنِ، وَوَضَعَ اَحَدُهُمَا عَلَی الْآخَرِ، ثُمَّ قَالَ لِاَصْحَابِهِ:

هَلْ تَرَوْنَ مَا بَیْنَ هٰذَیْنِ الْحَجَرَیْنِ مِنَ النُّوْرِ؟ قَالُوْا یَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ! مَا نَرٰی بَیْنَهُمَا مِنَ النُّوْرِ اِلَّا قَلِیْلًا. قَالَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهِ، لَتَظْهَرَنَّ الْبِدَعُ حَتّٰی لَا یُرٰی مِنَ الْحَقِّ اِلَّا قَدْرَ مَا بَیْنَ هٰذَیْنِ الْحَجَرَیْنِ مِنَ النُّوْرِ. وَاللّٰهِ لَتَفْشُوَنَّ الْبِدَعُ حَتّٰی اِذَا تُرِکَ مِنْهَا شَیْءٌ قَالُوْا:

تُرِکَ السُّنَّةُ.[1]

(۱) صلاح الامۃ ۲/۱۶۸

Marfat.com

ترجمہ:

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے دو پتھر لئے اوران میں سے ایک کو دوسرے پر رکھ دیا۔ پھر اپنے ساتھیوں سے فرمایا:

کیا تم ان دو پتھروں کے درمیان نور دیکھتے ہو؟ انہوں نے کہا: اے ابوعبداللہ! ہم ان دو پتھروں کے درمیان بہت تھوڑا نور دیکھتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میری جان ہے! بدعات کا اتنا غلبہ ہوگا حتی کہ حق نظر نہیں آئے گا مگر اتنی مقدار جتنا ان دو پتھروں کے درمیان نور ہے۔ اللہ کی قسم! بدعات اس حد تک پھیل جائیں گی اور لوگ ان کے گرویدہ ہو جائیں گے۔ یہاں تک کہ اگر ان بدعات میں سے کسی کو ترک کیا جائے گا تو لوگ کہیں گے سنت کو ترک کر دیا گیا ہے۔

—☆—

Marfat.com

حصول علم حدیث کیلئے
طویل سفر

قَالَ اَبُو الْعَالِیَةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ :

کُنَّا نَسْمَعُ الرِّوَایَةَ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْبَصْرَةِ، فَمَا تَرْضٰی حَتّٰی نَرْکَبَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ، فَنَسْمَعُهَا مِنْ اَفْوَاهِهِمْ.

ترجمہ:

حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہم حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روایات کردہ احادیث مبارکہ بصرہ میں سنتے پھر ہم اس پر اکتفا نہ کرتے بلکہ مدینہ منورہ کی طرف عازم سفر ہوتے اور حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے منہ سے خود سنتے۔

احادیث مبارکہ سے والہانہ لگاؤ نے حضرات محدثین کرام کو مسافر بنا دیا تھا۔ ان تک صلاح الامۃ فی علو الھمۃ: جلد ۱ صفحہ ۱۸۲

الکفایۃ فی علم الروایۃ: صفحہ ۴۰۳

Marfat.com

احادیث مبارکہ پہنچتیں وہ ان احادیث کو سنتے، پھر اس پر اکتفانہ کرتے بلکہ جس صحابی نے حدیث پاک بیان کی ہوتی اس تک پہنچتے اور خود ان کی زبان اقدس سے اس حدیث پاک کو سنتے۔

یہی وہ محدثین ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے حفاظت حدیث کا اہتمام فرمایا۔ یہ شرف صرف اس امت کو ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال مبارکہ، آپ کے افعال مبارکہ اور آپ کے احوال مبارکہ آج بھی کتابوں میں صحیح روایات کے ساتھ درج ہیں اور امت ان احادیث مبارکہ سے مستفید ہو رہی ہے۔

-☆-

Marfat.com

اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرض ہے

وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا۔[1]

ترجمہ:

اور رسول کریم جو تمہیں عطا فرما دیں وہ لے لو اور جس سے تمہیں روکیں تو رک جاؤ۔

-☆-

(۱) حشر: ۷

Marfat.com

حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی اطاعت کرو اللہ کے محبوب بن جاؤ گے

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝[1]

ترجمہ:

اے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ فرمادیجیے اگر تم محبت کرتے ہو اللہ سے تو میری اتباع کرو محبت فرمائے گا تم سے اللہ۔اور بخش دے گا تمہارے لئے تمہارے گناہ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔

-☆-

(۱) آل عمران ۳۱

Marfat.com

سنت کا نور بکھیرنے والا عالم بادشاہوں سے افضل ہے

قَالَ اَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ الْمَصِيْصِيُّ:

قَدِمَ الرَّشِيْدُ الرَّقَّةَ، فَانْجَفَلَ النَّاسُ خَلْفَ ابْنِ الْمُبَارَكِ، وَتَقَطَّعَتِ النِّعَالُ، وَارْتَفَعَتِ الْغَبَرَةُ، فَاَشْرَفَتْ اُمُّ وَلَدٍ لِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ بُرْجٍ مِنْ قَصْرِ الْخَشَبِ، فَقَالَتْ:

مَاهٰذَا؟ قَالُوْا:

عَالِمٌ مِنْ اَهْلِ خُرَاسَانَ قَدِمَ. قَالَتْ:

هٰذَا وَاللّٰهِ الْمُلْكُ، لَا مُلْكُ هَارُوْنَ الَّذِيْ يَجْمَعُ النَّاسَ بِشُرَطٍ وَاَعْوَانٍ.[1]

ترجمہ:

اشعث بن شعبہ مصیصی کا بیان ہے:

(۱) صلاح الامۃ فی علو الھمۃ: جلد ا صفحہ ۳۰۵

Marfat.com

جب خلیفہ ہارون الرشید رقّہ آیا اس وقت حضرت عبداللہ بن المبارک بھی رقہ آئے ہوئے تھے تو لوگ حضرت عبداللہ بن مبارک کے پیچھے دوڑے کہ ان کے جوتے تک ٹوٹ گئے۔ازدحام کی وجہ سے غبار پھیل گیا۔

ہارون الرشید کی اہلیہ قصرالخشب کے برج سے یہ منظر دیکھ رہی تھی اس نے کہا:

یہ کیا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا:

خراسان سے ایک عالم دین آیا ہے۔وہ بولی:

اللہ کی قسم! بادشاہی یہ ہے ہارون کی بادشاہت کچھ بھی نہیں جو لوگوں کو استقبال کیلئے اکٹھا کرتا ہے پولیس اور حکومتی کارندوں کی مدد سے۔

-☆-

Marfat.com

قبر میں جب منکر نکیر آتے ہیں
اس وقت
محدثین گھبراہٹ سے محفوظ رہتے ہیں

وَقَالَ الْآخر:

اَنَا رَاَیْتُ یَزِیْدبِنَ هَارُوْن فِی الْمَنَامِ، فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ اَتَاکَ مُنْکَرو نَکِیْرٌ؟ قَالَ: اَی وَاللّٰهِ، وَسَأَلانِی: مَنْ رَبُّکَ؟ وَمَادِیْنُکَ؟ وَمَنْ نَبِیُّکَ؟ قَالَ: لِمِثْلِیْ یُقَالُ هٰذَا؟ وَاَنَا کُنْتُ اُعَلِّمُ النَّاسَ بِهٰذَا فِی دَارِ الدُّنْیَا؟ فَقَالا لِی: صَدَقْتَ، فَنَمْ نَومَةَ الْعُرُوْس لَا بُؤسَ عَلَیْکَ.[1]

ترجمہ:

ایک آدمی کا بیان ہے:

میں نے محدث کبیر حضرت یزید بن ہارون رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا۔ میں نے ان سے عرض کی:

(۱) صلاح الامۃ فی علو الہمۃ جلد ۱ صفحہ ۲۴۲

تاریخ بغداد ۱۴/۳۴۶، ۳۴۷

Marfat.com

کیا آپ کے پاس منکر نکیر آئے؟

انہوں نے فرمایا:

ہاں اللہ کی قسم! آئے اور انہوں نے مجھ سے پوچھا:

مَنْ رَبُّکَ؟ تیرا رب کون ہے؟ مَا دِیْنُکَ؟ تیرا دین کیا ہے؟ مَنْ نَبِیُّکَ؟ تیرا نبی کون؟ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

میں نے کہا: کیا مجھ جیسے آدمی سے یہ سوال کرو گے

میں دار دنیا میں لوگوں کو انہیں سوالات کی تعلیم دیتا رہا ہوں۔

ان دونوں نے کہا: آپ نے بالکل سچ کہا۔ اس لئے اب سو جائیے جیسے دلہن سوتی ہے اور آپ پر کوئی تکلیف نہیں۔

—☆—

Marfat.com

احادیث مبارکہ سونے کے پانی سے لکھی جاتی ہیں

قَالَ اَحْمَدبْن الخفاف:

رَاَیْتُ مُحَمَّدبْن یَحْیَ بَعْدَوَفَاتِہٖ،فَقُلْتُ:مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟قَالَ:

غفرلِیْ ،قُلْتُ:فَمَافَعَلَ بِحَدِیْثِکَ؟قَالَ:کُتِبَ بِمَاءِ الذَّھَبِ،وَرُفِعَتْ فِی عِلِّیِّیْنَ.

ترجمہ:

احمد بن الخفاف کا بیان ہے:

میں نے حضرت محمد بن یحیی کو ان کی وفات کے بعد دیکھا۔ میں نے عرض کی:

اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا کیا؟ انہوں نے فرمایا: مجھے بخش دیا گیا۔ میں نے عرض کی:

آپ جن احادیث کو لکھا کرتے تھے ان کا کیا بنا؟ انہوں نے فرمایا:

انہیں سونے کے پانی سے لکھا گیا اور علیین میں بلند کر دیا گیا۔

-☆-

صلاح الامۃ فی علو الھمۃ: جلد اصفحہ ۲۶۰

تاریخ بغداد ۳/۴۱۹

سیر اعلام النبلاء ۱۲/ ۲۷۸

تھذیب التھذیب ۹/ ۵۱۹

Marfat.com

امیر المؤمنین فی الحدیث
حضرت امام بخاری -رحمۃ اللہ علیہ-
کی مجلس میں
بیس ہزار سے زائد لوگ شریک ہوتے تھے

قَالَ صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ جَزَرَةَ:

كَانَ مُحَمَّدُبْنُ اسْمَاعِيْل يَجْلِسُ بِبَغْدَاد، وكُنْتُ استملى له، ويجتمع فى مَجْلِسِهِ اَكْثَرَ مِنْ عِشْرِيْنَ اَلْفًا. (1)

ترجمہ:

جناب صالح بن محمد جزرہ کا بیان ہے:

حضرت محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ بغداد میں تشریف فرما ہوتے اور احادیث مبارکہ لکھواتے۔ میں خود ان سے احادیث لکھا کرتا تھا۔ آپ کی مجلس میں بیس ہزار سے زائد لوگ شریک ہوتے تھے۔

(1) صلاح الامۃ فی علو الھمۃ جلد ۱ صفحہ ۲۶۹

Marfat.com

احادیث مبارکہ لکھنے والا
حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-
اور صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- کی معیت میں

قَالَ الْفَرَبْرِيُّ:

اَمْلَى الْبُخَارِيُّ يَوْمًا عَلَيَّ حَدِيْثًا كَثِيْرًا، فَخَافَ مِلَالِي، فَقَالَ: طِبْ نَفْسًا، فَاِنَّ اَهْلَ الْمَلَاهِي فِي مَلَاهِيْهِمْ، وَاَهْلَ الصِّنَاعَاتِ فِي صِنَاعَاتِهِمْ، وَالتُّجَّارَ فِي تِجَارَاتِهِمْ، وَاَنْتَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ. [1]

ترجمہ:

جناب الفربری کا بیان ہے کہ: حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن مجھے بہت سی احادیث مبارکہ لکھوائیں آپ کو میری اکتاہٹ کا اندیشہ ہوا تو فرمایا:

اپنے نفس کو حوصلہ دو۔ کھیل کود والے اپنے کھیل کے میدانوں میں ہیں، صنعت پیشہ افراد

[1] صلاح الامۃ فی علو الھمۃ۔ جلد ۱ صفحہ ۲۶۹
سیر اعلام النبلاء ۱۲/ ۴۴۵

Marfat.com

اپنے کارخانوں میں ہیں، تاجر حضرات اپنی تجارت میں مگن ہیں۔ اور تمہیں مبارک ہو تم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی معیت میں ہو۔

-☆-

Marfat.com

حضور نبی کریم ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
کی احادیث سے محبت کرنے والوں
کی نظر
رخ انور پر رہتی ہے

عَنْ اَبِی مَعْمَرٍ قُلْتُ لِخَبَّابٍ:
أَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْرَأُفِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟قَالَ:
نَعَمْ قُلْنَا مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهٖ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۴۶)	(۷۶۰)	(۷۶۱)	(۷۷۷)
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۸۲۶)		جلد۵	صفحہ۱۳۴
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری			
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۸۳۰)		جلد۵	صفحہ۱۳۸
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرطھما			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۹۵۵)		جلد۱۵	صفحہ۳۹۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح			

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابومعمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے اور پوچھا:

کیا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر و عصر میں قرأت پڑھتے تھے؟ فرمایا:

ہاں۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ فرمایا:

ریش مبارک کے ہلنے سے۔

-☆-

جامع الاصول	رقم الحدیث (۳۴۴۷)	جلد ۵	صفحہ ۳۵۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۹۵۹)	جلد ۱۵	صفحہ ۳۹۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۹۶۰)	جلد ۱۵	صفحہ ۳۹۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۹۷۶)	جلد ۱۵	صفحہ ۳۹۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۸۲۶)	جلد ۱	صفحہ ۴۴۸
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۸۰۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۶
قال الالبانی	صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۳۶۶۳)	جلد ۴	صفحہ ۷۳
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۳۶۶۴)	جلد ۴	صفحہ ۷۴
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۳۶۶۵)	جلد ۴	صفحہ ۷۴
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۳۶۶۷)	جلد ۴	صفحہ ۷۴
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۳۶۶۸)	جلد ۴	صفحہ ۷۴
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۳۶۶۹)	جلد ۴	صفحہ ۷۴

Marfat.com

اہل سنت کی قبریں
جنت کے باغ ہیں
اور
اہل بدعت کی قبریں
جہنم کے گھڑے ہیں

قَالَ الْإِمَامُ اَحْمَدُ رَحِمَهُ اللّٰهُ:

قَبُوْرُ اَهْلِ السُّنَّةِ مِنَ الْفُسَّاقِ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَقَبُوْرُ اَهْلِ الْبِدَعِ مِنَ الزُّهَادِ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النِّيْرَانِ. [1]

ترجمہ:

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

(۱) مناقب الامام احمد/ ۲۳۶، ۲۳۱

Marfat.com

اہل سنت کے فساق کی قبریں جنت کے باغوں میں سے باغ ہیں اور اہل بدعت کے زھاد کی قبریں جہنم کے گھڑوں میں سے گھڑا ہیں۔

-☆-

ایک کلمہ گو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ کا دل و جان سے گرویدہ ہے۔ اس کا ایمان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک طریقہ چھوڑنا گویا اسلام کو چھوڑنا ہے۔ اس کا دل سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کاربند رہنے والوں کیلئے فرش راہ ہے لیکن بشری تقاضے سے اس سے کچھ گناہ سرزد ہو جاتے ہیں۔ تو بقول حضرت امام احمد رحمہ اللہ:

ایسے آدمی کی قبر جنت کا باغ ہے کیونکہ اس کا اعتقاد اس کا ایمان بالکل صحیح ہے۔ جس کا ایمان صحیح ہے اس کی قبر واقعی جت کا باغ ہے۔

لیکن اس کے برعکس

ایک اور آدمی وہ کلمہ طیبہ کا ورد کرتا ہے، صوم وصلاۃ کا پابند ہے، عابد و زاہد ہے لیکن اس کا اعتقاد ہے کہ دین میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ وہ سنت کو نظر انداز کرنے والا، وہ بدعات کا دلدادہ اگرچہ اپنی عبادت سے گردارش کو تھم دے۔ اس کے اس عمل کی اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی وقعت نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس امت سے کثرت عبادت کا مطالبہ نہیں کیا بلکہ غلامی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطالبہ کیا ہے۔

یاایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرو۔

ایسا عابد و زاہد جو اہل سنت سے نہیں اس کے اعمال و اعتقادات سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق نہیں تو اس کی قبر جنت کا باغ نہیں بلکہ جہنم کی آگ کا گڑھا ہے۔ اس کی قبر میں خوشبو و راحت نہیں بلکہ اس کی قبر بدبو اور عذاب سے بھری پڑی ہے۔

Marfat.com

اللہ رب العزت محض اپنے فضل وکرم سے ہمیں اطاعت رسول کی توفیق عطافرمائے اور ہماری زندگی کے روز وشب حضو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی غلامی میں بسر کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

-☆-

Marfat.com

سنت کا علم رکھنے والے

قابل زیارت ہیں

قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ :

مَا كَانَ بِالْعِرَاقِ اَعْلَمُ بِالسُّنَّةِ مِنِ ابْنِ عَوْنٍ. [1]

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَضَاءٍ قَالَ:

رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ:

زُوْرُوْا ابْنَ عَوْنٍ ،فَاِنَّهُ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ. اَوْ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ وَرَسُوْلُهُ. [1]

ترجمة

عبدالرحمن بن مہدی فرماتے ہیں:

حافظ عبداللہ بن عون رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر بصرہ میں عامل بالسنۃ سنت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرنے والا کوئی نہ تھا۔

(۱) تھذیب السنن ۱ ـ ۲۶

Marfat.com

محمد بن فضاء فرماتے ہیں:

میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

ابن عون کی زیارت کیا کرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہے یا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے محبت فرماتے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ پر عمل کرنا معمولی سعادت نہیں۔ جس آدمی کے روز و شب اشاعت اسلام میں بسر ہوں، سنت مبارکہ کا درس دیتے ہوئے بسر ہوں۔ جس کی زندگی کی بہاریں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے گزری ہوں اور اس کے وجود کے انگ انگ سے سنت مبارکہ کے سوتے پھوٹتے ہوں بھلا اس کی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت میں کوئی شک رہ جاتا ہے۔

سنت پر عمل محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر ناممکن ہے۔ پھر جو خوش بخت ہر وقت ہر لمحہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ کے متعلق سوچتا رہے اور اس پر عمل کرنے کی سعی کرتا رہے۔ پھر اس پر بس نہیں بلکہ مخلوق خدا کو سنت کا درس دینے کی فکر دامن گیر رہے۔ بات فکر سے بڑھ کر عمل تک پہنچ جائے اور ہر ملنے والے کو اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درس دے تو پھر وہی صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اس سے محبت فرماتے ہیں۔

جس آدمی سے نیلی چھت کا مالک جل جلالہ اور سبز گنبد کا مکیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محبت کرے اس کے بختوں تک کس کی رسائی ہے۔ اور اس کے نجات یافتہ ہونے میں کیسے شک رہ سکتا ہے۔

-☆-

Marfat.com

حدیث پاک کی دعوت دینے والے
مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی زیارت کرتے ہیں

قَالَ الضِّيَاءُ:

كَانَ عِمَادُ الدِّيْنِ اَبُوْاِسْحَاق اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِالْوَاحِدِ الْمَقْدِسِيُّ مِنْ خِيَار اَصْحَابِنَا وَكَانَ دَاعِيَةً اِلَى السُّنَّةِ. اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَافِظ يَقُوْلُ:

رَاَيْتُ الشَّيْخَ الْعِمَادَ فِى النَّوْمِ عَلَى حِصَان، فَقُلْتُ:

يَا سَيِّدِى الشَّيْخ اِلَى اَيْنَ؟ قَالَ: اَزُوْرُ الْجَبَّارَ عَزَّوَجَلَّ. [۱]

ترجمة:

حضرت ضیاء مقدسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

عماد الدین ابواسحاق ابراہیم بن عبدالواحد المقدسی ہمارے بہترین اصحاب میں سے تھے اور آپ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داعی تھے۔ جناب احمد بن محمد الحافظ کہتے ہیں

(۱) تہذیب سیر ۴: ۱۶۳۵

Marfat.com

میں نے شیخ عماد الدین کو خواب میں گھوڑے پر دیکھا میں نے عرض کی:
اے سیدی اے میرے محترم! کدھر جا رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا:
اللہ الجبار جل جلالہ کی زیارت کیلئے جا رہا ہوں۔

-☆-

Marfat.com

محدثین کیلئے ان کے وصال کے بعد
عرش کے نیچے کرسی بچھائی جاتی ہے اور
ان پر ہیرے، جواہرات نچھاور کیے جاتے ہیں

اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدَالْغَنِی یَقُوْلُ:

رَاَیْتُ الْبَارِحَةَ اَخَاکَ الْکمالَ عَبدالرحیم -وَکَانَ تُوُفِیَّ تِلْکَ السَّنة -فِی النَّومِ ،فَقُلْتُ :یَا فُلانٌ اَیْنَ اَنْتَ؟قَالَ:

فِی جَنَّة عَدن.فَقُلتُ:اَیُّمَا اَفْضَلُ الحافظ اَو الشَّیْخ ابُو عمر؟فقال:

مَا اَدْرِی ،اَمَا الحَافِظ فَکُلَّ لَیْلَةِ جُمْعَة یُنصَبُ لهُ کُرْسیٌّ تحت الْعرْش ، ویقْرأ عَلَیْهِ الْحَدِیْث ،وَیُنْثَرُ عَلَیْهِ الدُّرُ وَالْجَوْهَرُ ،وهذَا نصِیْبی منْهُ ، وکان فی کُمّه شیْءٌ [1]

ترجمہ:

احمد بن محمد بن عبدالغنی کہتے ہیں:

(۱) تہذیب الاسماء ۲، ۱۶۳۴

میں نے گزشتہ رات تیرے بھائی کمال عبدالرحیم کو دیکھا ان کا اس سال انتقال ہوا تھا میں نے ان سے عرض کی:

آپ کہاں رہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا:

جنت عدن میں۔ میں نے عرض کی:

حافظ عبدالغنی اور شیخ ابو عمر میں سے افضل کون ہے؟

انہوں نے جواب دیا: میں نہیں جانتا۔

لیکن حافظ کیلئے ہر جمعۃ المبارک کو عرش کے نیچے کرسی بچھا دی جاتی ہے اس پر بیٹھ کر وہ حدیث مبارکہ پڑھتے ہیں ان پر ہیرے اور جواہرات نچھاور کیے جاتے ہیں۔

آستین میں کوئی چیز تھی اس کی طرف اشارہ کر کے کہا:

یہ میں وہاں سے چن کر لایا ہوں۔

-☆-

Marfat.com

درس حدیث دینے والوں کیلئے
ان کی ہر مجلس کے عوض
جنت میں محل بنایا جاتا ہے

عَنْ ثابت بِنْ اَحْمَد قَالَ:

رَاَیْتُ اَبَا الْقَاسِم الزَّنْجَانِیَّ فِی النَّوْمِ یَقُوْلُ لِی مَرَّۃً بَعْدَ اُخْرٰی:

اِنَّ اللّٰہَ یَبْنِیْ لِاَھْلِ الْحَدِیْثِ بِکُلِّ مَجْلِسٍ یَجْلِسُوْنَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ۔ (۱)

ترجمة:

جناب ثابت بن احمد فرماتے ہیں:

میں نے ابوالقاسم الزنجانی کو خواب میں دیکھا انہوں نے کئی بار فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ محدثین جو احادیث کا درس دیتے ہیں ہر مجلس جس میں وہ بیٹھ کر درس دیتے تھے کے بدلے جنت میں ایک گھر بناتا ہے۔

—٭—

(۱) تہذیب الاسماء ۲: ۱۶۴۳

Marfat.com

محدثین کرام کی تصانیف
نور میں لپیٹ کر آسمان میں بلند کی جاتی ہیں

الفقیہ مُحَمَّد بن عَبدالعزیز اَلْمَروَزِیَّ یَقُوْلُ:

رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَاَنَّ تَابُوْتًا عَلَافِی السَّمَاءِ یعلوہ نور، فَقُلْتُ: مَاھٰذَا؟ قَالَ: ھٰذِہٖ تَصَانِیْفُ اَحْمَدَ الْبیھقی.(1)

ترجمة:

فقیہ محمد بن عبدالعزیز المروزی فرماتے ہیں:

میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک تابوت آسمان میں بلند ہوا جس پر نور چھایا ہوا ہے۔

میں نے کہا:

یہ کیا ہے؟ تو جواب ملا۔ یہ امام بیہقی کی تصانیف ہیں۔

-☆-

(1) تھذیب السیر: ۱۳۹۸/۲

Marfat.com

جو سر سے لے کر پاؤں تک سنت میں ڈوبا ہو
اس کے کپڑوں کو بھی آگ نہیں جلاتی

فَاطِمَةُ بِنْتُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ،قَالَتْ:

وَقَعَ الْحَرِيْقُ فِي بَيْتِ اَخِي صَالِحٍ وكان قدتزوج بفتية فحملوا اليه جِهَازاً اَشْبَهُهَا بِاَرْبَعَةِ آلَافِ دِيْنَارٍ ،فَاَكَلَتْهُ النَّارُ، فجعل صالح ،يقول:

مَاغَمَّنِي مَا ذَهَبَ اِلَّا ثَوْبٌ لِاَبِيْ كان يُصَلِّيْ فِيْه اتبرك به واُصلّي فيه.

قَالَتْ:

فَطُفِيءَ الْحَرِيْقُ،ودخلوا فوجدوا الثوب على سرير قد اكلت النار ماحوله وَسَلِمَ.[1]

ترجمة:

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا بیان کرتی ہیں:

(۱) تہذیب السیر ۱۰۵۰ (۹۵۰۱)

Marfat.com

میرے بھائی صالح کے گھر کو آگ لگ گئی انہوں نے ایک عورت سے شادی کی تھی تو انھوں نے تقریباً چار ہزار دینار کا سامان بھیجا تھا جسے آگ کھا گئی۔

میرے بھائی صالح کہتے جا رہے تھے:

مجھے اس سارے سامان کے جلنے کا غم نہیں غم ہے تو ایک کپڑے کا ہے جس پر میرے والد گرامی حضرت امام احمد نماز پڑھا کرتے تھے، میں اس کپڑے سے برکت حاصل کرتا تھا اور اس پر نماز پڑھتا تھا۔

جناب فاطمہ فرماتی ہیں:

آگ بجھ گئی لوگ چلے ہوئے گھر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ کپڑا صحیح حالت میں چارپائی پر ہے آگ نے اس کے چاروں طرف تمام اشیاء کو جلا دیا لیکن وہ کپڑا صحیح وسالم رہا۔

-☆-

Marfat.com

سنت مبارکہ کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کرنے والوں پر
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر رحمت

قَالَ يَعْقُوب الفَسَوِیُّ:

فَكُنْتُ ادمن الْكِتَابَةَ لَيْلًا وَأَقْرأُ نهاراً، فَلَمَّا كَان ذات لَيْلة، كُنْتُ جالسا اَنْسَخُ، وَقَدْ تَصَرَّمَ اللَّيْلُ، فَنزَلَ الْمَاءُ فِی عَيْنِیْ، فَلَمْ ابْصِرِ السّراج ولا الْبيْت، فبكيْتُ عَلَی انْقِطَاعِیْ، وَعَلَی مَايَفُوْتُنِیْ مِنَ الْعلم، فاشتدَ بُكائی حتی اتكأتُ علی جَنْبِیْ، فَنُمْتُ، فرايْتُ النّبِیَّ صَلّی اللّٰهُ عليه و آله وسلّم فی النَّوْم، فنادانی:

يَا يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَان، لِمَ انت بكيْت؟ فقلْتُ: يارسُوْلَ اللّٰه! ذهب بصری، فتحسّرْتُ علی مافاتنی مِنْ كُتُب سُنّتك، وعلی الانقطاع عن بلدی، فقال:

اُدْنُ مِنِّی، فدنوتُ منْهُ، فامرّيده علی عيْنیَ، كانّهٗ يقرأُ عليهما قال:

ثُمَّ اسْتيْقظْتُ فابصرْتُ، واخذْتُ نُسخی، وقعدْتُ فی السّراج اكتُبُ.

صفات الامة فی علو الهمة جلد ا صفحہ ۲۹۳

سیر اعلام النبلاء ۱۳ / ۱۸۱ - ۱۸۲

تہذیب التہذیب ۱۱ / ۳۸۶ - ۳۸۸

Marfat.com

ترجمة:

یعقوب فسوی فرماتے ہیں:

میں رات احادیث لکھنے اور دن احادیث پڑھنے میں مصروف رہتا تھا۔ ایک رات میں بیٹھا احادیث مبارکہ لکھ رہا تھا، رات ختم ہو رہی تھی کہ میری آنکھوں کا پانی اتر گیا۔ مجھے نہ چراغ نظر آیا نہ گھر میں اپنی آنکھیں کھو جانے اور علم کے ضائع ہو جانے پر رونے لگ گیا۔ میرا رونا شدید ہو گیا یہاں تک کہ میں اپنے پہلو پر لیٹ گیا اور سو گیا۔ میں نے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔

آپ نے مجھے ندا دی۔

اے یعقوب بن سفیان! تم کیوں رو رہے ہو؟ میں نے عرض کی:

یا رسول اللہ! میری آنکھیں ضائع ہو گئیں۔ مجھے اب حسرت ہے آپ کی سنت کی کتابیں مجھ سے کھو جائیں گی اور اپنے شہر سے دور ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

میرے قریب ہو جاؤ۔ میں آپ کے قریب ہو گیا آپ نے اپنا ہاتھ مبارک میری آنکھوں پر پھیرا گویا کہ آپ کچھ پڑھ رہے ہیں۔

جناب یعقوب فرماتے ہیں:

پھر میں بیدار ہو گیا تو میری آنکھیں روشن تھیں۔ میں نے اپنی کاپی پکڑی چراغ کی روشنی میں دوبارہ لکھنا شروع کر دیا۔

-☆-

احادیث مقدسہ سے محبت کرنے والا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقرب ہوتا جاتا ہے۔ جس خلوص و محبت سے احادیث مبارکہ کی خدمت ہوگی اسی نسبت سے قرب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب ہوگا اور جو خوش نصیب سر سے لیکر پاؤں تک سنت مبارکہ میں ڈوب جائے اسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے وہ محبت نصیب ہوتی ہے جو احاطہ بیان سے باہر ہے۔

Marfat.com

اہل ایمان کا یہ اعتقاد ہے کہ جس خوش نصیب پر زندگی میں صرف اور صرف ایک مرتبہ ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر شفقت ہو جائے وہ بدنصیب نہیں رہا کرتا بلکہ اس کے جملہ امور بخیر و عافیت انجام پاتے ہیں۔

درج بالا تذکرہ میں غور کیجئے! ایک محدث، حدیث پاک سے قلبی لگاؤ رکھنے والا رات دن حدیث پاک کو محفوظ کرنے کی سعی میں لگا رہتا ہے۔ موسم کی ناہمواری کی وجہ سے اس کی آنکھیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ آنکھوں کا پانی باہر بہہ جاتا ہے، آنکھوں کا نور چلا جاتا ہے تو وہ غمگین ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں غم و اندوہ ایک فطری امر ہے۔ لیکن اس خوش نصیب کو آنکھیں جانے کا غم کم ہے غم تو یہ ہے کہ اب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ، آپ کے ارشادات طیبات کیسے لکھوں گا اور انہیں کیسے محفوظ کروں گا۔

اس کا یہ غم سچا غم تھا کہ امت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات خواب میں تشریف لاتے ہیں اور اس کی آنکھوں پر اپنا دست کرم پھیرتے ہیں تو آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں۔

اے عامل بالسنۃ! اے حدیث پاک کی خدمت کرنے والے! زندگی کے کسی موڑ پر مایوس نہ ہو جانا اگر تیرا کوئی عزیز و رشتہ دار تیری قدر نہیں کرتا تو نہ سہی امت کے والی اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو تجھ پر نظر رحمت فرمانے والے ہیں اور جس پر نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر رحمت ہو وہ دونوں جہاں میں سرخرو ہوا کرتا ہے۔

-☆-

Marfat.com

عامل بالسنہ کا قلم جس کاغذ پر چلے
وہ کاغذ بھی جلنے سے محفوظ رہتا ہے

قَالَ ابنُ الْجوْزِیُّ:

بَلَغَنِیْ عَنْ قَاضِی الْقُضَاةِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ الزَّیْنَبِیِّ اَنَّهُ حَكٰی، اَنَّ الْحَرِیْقَ وَقَعَ فِیْ دَارِهِمْ، فَاَحْرَقَ مَافِیْهَا اِلَّا كِتَاباً كَانَ فِیْهِ شَیْءٌ بِخَطِّ الْاِمَامِ اَحْمَدَ. قَالَ: وَلَمَّا وَقَعَ الْغَرْقُ بِبَغْدَادَ فِیْ سَنَةِ ۵۵۴، وَغَرِقَتْ كُتُبِیْ، فَسَلِمَ لِیْ مُجَلَّدٌ فِیْهِ وَرَقَتَانِ بِخَطِّ الْاِمَامِ اَحْمَدَ. [1]

ترجمہ:

علامہ ابن الجوزی فرماتے ہیں:

قاضی القضاۃ علی بن الحسین الزینبی نے بیان کیا کہ ان کے گھر میں آگ لگ گئی۔ اس میں جتنا سامان تھا جل گیا سوائے ایک کتاب کے جس میں حضرت امام احمد کے ہاتھ مبارک کی کچھ تحریر تھی۔

(۱) تہذیب السیر ۹۵۰/۱

Marfat.com

انہوں نے یہ بھی فرمایا:

بغداد میں سن ۵۵۴ ہجری میں سیلاب آیا جس سے میری ساری کتابیں غرق ہوگئیں صرف ایک جلد محفوظ رہی جس میں دو ورق حضرت امام احمد کے ہاتھ کے لکھے تھے۔

-☆-

Marfat.com

جن کی زندگی کے شب وروز
خدمت حدیث میں بسر ہوں
ان کے مزارات بھی سیلاب میں
غرق نہیں ہوتے

قُلْتُ:

وَكَذَا اسْتَفَاضَ وَثَبَتَ اَنَّ الْغَرَقَ الْكَائِنَ بَعْدَالْعِشْرِيْنَ وَسَبْعِ مِئَةٍ بِبَغْدَادَ عَامَ عَلَى مَقَابِرِمَقْبَرَةِ اَحْمَدَ،وَاَنَّ الْمَاءَ دَخَلَ فِي الدَّهْلِيْزِ عُلُوَّ ذِرَاعٍ،وَوَقَفَ بِقُدْرَةِ اللّٰهِ،وَبَقِيَتِ الْحُصُرُ حَوْلَ قَبْرِ الْاِمَامِ بِغُبَارِهَا،وَكَانَ ذَلِكَ آيَةً.[1]

ترجمة:

میں کہتا ہوں اور کہنے والے امام ذہبی ہیں کہ بات مشہور ہے اور پایہ ثبوت کو پہنچی ہے کہ سات سوبیس ہجری کے بعد بغداد میں سیلاب آیا تو سیلاب کا پانی حضرت امام احمد بن حنبل کے مقبرہ کے اطراف میں تمام قبروں پر بہہ گیا۔ لیکن حضرت امام احمد کے مقبرہ میں پانی داخل ہوا تو امام کے

(۱) تہذیب السیر :۱/۹۵۰

Marfat.com

مقبرہ کی دہلیز پر ایک ہاتھ بلند ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے وہاں ٹھہر گیا۔

حضرت امام کے مقبرہ کے گرد چٹائیوں پر اسی طرح گرد باقی رہی اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نشانی تھی۔

-☆-

Marfat.com

عامل بالسنۃ
مستجاب الدعوات ہیں

عَلِیُّ بْنُ سَعِیْدِ الرَّازِیُّ قَالَ:
صِرْنَا مَعَ اَحْمَدَبْنِ حَنْبَلَ اِلٰی بَابِ الْمُتَوَکِّل ،فَلَمَّا اَدْخَلُوْہُ مِنْ بَابِ الْخَاصَّۃِ قَالَ:
اِنْصَرِفُوْا—عَافَاکُمُ اللّٰہُ—فَمَامَرِضَ مِنَّااَحَدٌبَعْدَذٰلِکَ الْیَوْمِ.[1]

ترجمۃ:

علی بن سعید الرازی کہتے ہیں:
جب حضرت امام احمد کو متوکل کے دربار لایا گیا تو ہم بھی امام کے ہمراہ چلے۔ جب حضرت امام کو باب الخاصہ سے داخل کیا گیا تو انہوں نے ہمیں فرمایا:
اب واپس چلے جاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں عافیت سے نوازے۔
اللہ تعالیٰ تمہیں عافیت سے نوازے کے جملے کا یہ اثر ہوا کہ ہم میں سے کوئی بھی اس کے بعد بیمار نہ ہوا۔

-☆-

[1] (تہذیب السیر ۱/۹۶۴)

Marfat.com

امام اہل سنت کی روح کے استقبال کیلئے آسمان والوں نے جھنڈے لہرائے

عَنْ اَخِی اَبِی عَقِیْل قَالَ:

رَاَیْتُ شَابًا تُوُفِیَ بِقَزْوِیْن ،فَقُلْتُ:

مَا فَعَلَ بِکَ رَبُّکَ؟قَالَ:

غَفَرَلِیْ.

وَرَاَیْتُهُ مُسْتَعْجِلًا ،فَسَأَلْتُهُ ،فَقَالَ:

لِاَنَّ اَهْلَ السَّمٰوٰت قد اشْتغلوا بعقد الالْوية لاستقبال احمد بن حنبل ،وَاَنا اُرِیْدُ استقباله،

وكان احْمدُ تُوُفِّی تلک الایام. ا

ترجمۃ:

ابو عقیل کے بھائی کہتے ہیں:

(تہذیب ... ۹۲۹)

Marfat.com

میں نے ایک جوان کو دیکھا جس کا قزوین میں انتقال ہو چکا تھا میں نے اس سے کہا:

آپ کے رب نے آپ سے کیا کیا؟ اس نے جواب دیا:

میرے رب نے مجھے بخش دیا۔

میں نے اسے جلدی میں دیکھا میں نے اس سے پوچھا اتنی جلدی کدھر؟

اس نے جواب دیا:

آسمان والے حضرت امام احمد بن حنبل کے استقبال کے سلسلہ میں جھنڈے لہرانے میں مشغول ہیں اور میں بھی ان کے استقبال کا ارادہ رکھتا ہوں۔

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا انہی دنوں انتقال ہوا تھا۔

-☆-

Marfat.com

محدثین کی قبر سے
نور نکل کر آسمان تک پھیلتا ہے

اَبُوْ عَمْرٍو العَمْرِویُّ وَالِی الْبَلَدِ، یَقُوْلُ:

بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ ذَاتَ لَیْلَةٍ عَلَی السَّطْحِ، اِذْرَاَیْتُ نُوْراً یَسْطَحُ اِلَی السَّمَاءِ مِنْ قَبْرٍفِیْ مَقْبَرَةِ الْحُسَیْنِ، کَاَنَّهُ مَنَارَةٌ بَیْضَاءُ، فَدَعَوْتُ بِغُلَامٍ لِیْ رَامٍ، فَقُلْتُ:

اِرْمِ ذَاکَ الْقَبْرَ الَّذِیْ یَسْطَحُ مِنْهُ النُّوْرُ، فَفَعَلَ، فَلَمَّا اَصْبَحْتُ، بَکَّرْتُ بِنَفْسِیْ، فَاِذَا النَّشَّابَةُ فِیْ قَبْرِ یَحْیٰ بْنِ یَحْیٰ - رَحِمَهُ اللّٰهُ- [1]

ترجمہ:

ابوعمر و العمروی والی البلد کہتے ہیں:

میں ایک رات مکان کی چھت پر سو رہا تھا کہ اچانک میں نے مقبرۃ الحسین میں سے ایک قبر میں سے ایک نور نکلتا دیکھا جو آسمان تک پھیل رہا تھا۔ گویا کہ وہ سفید منارہ ہے۔ میں نے اپنے ایک تیرانداز غلام کو بلایا۔

(تہذیب السیر ۱/۹۰۸)

Marfat.com

میں نے اسے کہا: اس قبر پر تیر پھینکو جس سے نور نکل رہا ہے اس نے ایسا ہی کیا۔ صبح کو میں بذات خود جلدی سے وہاں گیا تو دیکھا کہ وہ حضرت یحیی بن یحیی کی قبر مبارک تھی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

-☆-

جن خوش قسمت افراد نے زندگی بھر حدیث پاک کا درس دیا ان کی قبریں یقیناً جنت کے باغات ہیں۔ ان کی قبور سے نور نکلنا کوئی انوکھی بات نہیں یہ فضل الٰہی ہے اور ان کی خدمتِ حدیث کا ثمر ہے تو جس خوش نصیب کی قبر سے آج نور نکلے کل قیامت کے دن اس آدمی کے اپنے نور کا عالم کیا ہوگا۔

امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں سنیے!

حضرت امام ذہبی سیر اعلام النبلاء میں لکھتے ہیں:

فَلَمَّا دَفَنَّاهُ فَاحَ مِنْ تُرَابِ قَبْرِهِ رَائِحَةٌ غَالِيَةٌ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ فَدَامَ ذٰلِكَ اَيَامًا ثُمَّ عَلَتْ سَوَارِيْ بِيضٌ فِي السَّمَاءِ مُسْتَطِيْلَةً بِحِذَاءِ قَبْرِهِ. فَجَعَلَ النَّاسُ يَخْتَلِفُوْنَ وَيَتَعَجَّبُوْنَ.

جب حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو دفن کیا گیا تو ان کی قبر انور کی خاک سے بڑی اعلیٰ خوشبو نکلنے لگی جو کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ تھی اور خوشبو کے نکلنے کا یہ سلسلہ کئی دنوں تک جاری رہا۔ پھر نور کے سفید ستون آپ کی قبر کے برابر بلند ہوتے ہوئے آسمان کی بلندیوں میں چلے گئے۔ لوگ وہاں خود پہنچتے اور حیران وخوش ہوتے۔

جنہوں نے زندگی بھر قال اللہ اور قال الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درس دیا ہو ان کی قبریں بقعۂ نور ہوتی ہیں۔ ان کی قبروں کے اندر وہ نور عظیم ہوتا ہے جس کا اس دنیا والے تصور بھی نہیں کر سکتے اور اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے کبھی کبھی اس نور کو اس جہاں والوں کیلئے ظاہر فرما دیا کرتا ہے۔

-☆-

سیر اعلام النبلاء، ۱۲/ ص ۴۶

Marfat.com

قیامت کے دن
اہل بدعت کے چہرے سیاہ ہوں گے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ –رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا– فِیْ قَوْلِہٖ:

یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ (۱)

قَالَ: تَبْیَضُّ وُجُوْہُ اَھْلِ السُّنَّۃِ، وَتَسْوَدُّ وُجُوْہُ اَھْلِ الْبِدْعَۃِ (۲)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد:

یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا:

اس دن قیامت کے دن اہل سنت کے چہرے چمکتے ہوں گے اور اہل بدعت کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

---

(۱) آل عمران، ۳: ۱۰۶

(۲) الاعتصام، ۱: ۷۶

Marfat.com

بدعات وضلالات کے راستے
حق سے پھرے ہوئے ہیں

وَمِنَ الْآیَاتِ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی:

وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ وَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ اَجْمَعِيْنَ.

فَالسَّبِيْلُ الْقَصْدُ هُوَ طَرِيْقُ الْحَقِّ، وَمَا سِوَاهُ جَائِرٌ عَنِ الْحَقِّ، اَیْ عَادِلٌ عَنْهُ، وَهِیَ طُرُقُ الْبِدَعِ وَالضَّلَالَاتِ، اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْ سُلُوْكِهَا بِفَضْلِهٖ. وَكَفٰى بِالْجَائِرِ اَنْ يُحْذَرَ مِنْهُ. فَالْمَسَاقُ يَدُلُّ عَلَى التَّحْذِيْرِ وَالنَّهْيِ.

ترجمہ:

اور اللہ تعالیٰ حق کے راستے کی طرف رہنمائی فرماتا ہے اور ان راستوں میں سے ظلم کا راستہ بھی ہے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو تم سب کو ہدایت دے۔

السبیل القصد سے مراد حق کا راستہ ہے اور جو اس کے علاوہ ہے وہ حق کا مخالف (ظلم)

الاعتصام: ۱/۵۹

Marfat.com

راستہ ہے یعنی حق سے پھرا ہوا ہے۔ یہ بدعات اور گمراہیوں کے راستے ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے فضل واحسان سے ایسے راستہ پر چلنے سے ہمیں بچائے۔ جو راستہ حق سے پھرا ہوا ہے اس کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس سے بچا جائے۔ اس آیت کا اسلوب دلالت کرتا ہے کہ ان باطل راہوں سے بچا جائے اور ان راستوں پر چلنے سے روکتا ہے۔

–☆–

Marfat.com

مختلف فرقوں اور بدعات کا راستہ جہنم جاتا ہے

عَنِ التُّسْتُرِیِّ:

قَصْدُ السَّبِیْلِ طَرِیْقُ السُّنَّةِ، وَمِنْهَا جَائِرٌ یَعْنِی اِلَی النَّارِ، وَذٰلِکَ الْمِلَلُ وَالْبِدَعُ.

ترجمہ:

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

قصد السبیل سے مراد سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راستہ ہے اور منھا جائر جو اس سبیل سنت سے ہٹا ہوا ہے یعنی جہنم کی آگ طرف جاتا ہے یہ مختلف فرقوں اور بدعات کا راستہ ہے۔

-☆-

الاعتصام ۱/ ۵۹

Marfat.com

خلاف سنت عبادت میں
جتنی بھی محنت کی جائے
سب رائگاں ہے

وَخَرَّجَ ابْنُ الْمُبَارک وَغیره عَنْ اُبی بْن کَعْب انّهٗ قال:

عَلَیْکُمْ بِالسَّبِیْلِ وَالسُّنَّةِ، فَاِنَّهٗ ماعلی الْاَرْض مِنْ عَبْدعلی السَّبِیْل والسُّنَة ذَکَرَاللّٰهَ فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ فَیُعذِّبُهُ اللّٰهُ ابدا. وماعلی الْاَرْض مِنْ عبدعلی السَّبِیْلِ والسُّنَّةِ ذکراللّٰه فِیْ نفسه فاقْشعرّجلْدُهٗ مِنْ خشْیة اللّٰه الّا کان مثلُهٗ کمثل شَجَرةٍقَدْیبس ورقُهافهی کذلک اذااصابتهاریْحٌ شدیدةٌ فتحاتْ عنهاورقُهاالّاحطّ اللّٰهُ عَنْهُ خطایاهُ کماتحات عن الشَّجرة ورقُها.

فانّ اقْتصادًافیْ سبیل اللّٰه وسُنّةخیرمن اجتهادفی خلاف سبیل اللّٰه وسنة، وانظروا ان یکُوْن عملُکُمْ ان کان اجتهادًاواقتصادًاان یکون علی منْهاجِ الْانبیاء وسُنّتهِمْ.

الاعتصام ۱: ۹۱

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ اور دیگر صالحین حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

سبیل وسنت کو لازم پکڑو۔ کیونکہ اس زمین پر جو بندہ سبیل وسنت پر کاربند ہے وہ جب اللہ تعالیٰ کو یاد کرے تو اس کی آنکھیں اللہ تعالیٰ کے خوف وخشیت سے بہہ پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اسے کبھی بھی عذاب نہیں دے گا۔

اس زمین پر جو بندہ بھی سبیل وسنت پر ہے اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تو خوف وخشیت الٰہی سے اس کا جسم کانپ اٹھا تو اس کی مثال اس درخت کی سی ہے جس کے پتے خشک ہو چکے ہوں وہ درخت اس حالت میں ہو کہ اسے سخت آندھی کا سامنا ہو جس سے اس کے تمام پتے گر جائیں تو ایسا آدمی جب اس کی جلد خوف خدا سے کانپتی ہے تو اس کے گناہ یوں گر جاتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے گر گئے۔

بے شک سبیل اللہ اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں میانہ روی بہتر ہے اس اجتھاد ومحنت سے جو سبیل اللہ اور سنت کے خلاف ہو۔

دیکھتے رھنا کہ تمہارے اعمال اگر وہ محنت سے ہوں یا میانہ روی سے انہیں انبیاء کرام کے طریقے اور ان کی سنت کے موافق ہونا چاہئے۔

-☆-

Marfat.com

ہر نئے سال
بدعات کو رواج دیا جاتا ہے اور
سنت کو مٹایا جاتا ہے

وَخَرَّجَ ابْنُ وَضَّاحٍ عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

مَایَاتِیْ عَلَی النَّاسِ مِنْ عَامٍ اِلَّا اَحْدَثُوْا فِیْهِ بِدْعَةً وَاَمَاتُوْا سُنَّةً، حَتّٰی تَحْیَا الْبِدَعُ وَتَمُوْتُ السُّنَنُ۔

ترجمہ:

ابن وضاح، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

لوگوں پر کوئی سال ایسا نہیں آتا جس میں وہ نیا طریقہ نہ نکالیں اور سنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مٹا نہ دیں (یہاں تک کہ ایسا زمانہ آجائے گا) بدعات زندہ ہوں گی اور سنتیں مٹ جائیں گی۔

-☆-

الاعتصام ۱/۸۱

Marfat.com

صاحب بدعت
عبادت میں جتنی محنت کرتا ہے اتنا ہی
وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے

وَمِمَّاجَاءَ عَمَّنْ بَعْدَالصَّحَابَةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مَاذَكَرَابْنُ وَضَّاحٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: صَاحِبُ الْبِدْعَةِ لَایَزْدَادُاِجْتِهَادًا، صِیَامًاوَصَلَاةً، اِلَّااِزْدَادَمِنَ اللّٰهِ بُعْدًا۔ ا

ترجمہ:

وہ روایات جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ کے بعد منظر عام پر آئیں ان میں سے ایک روایت ایسی ہے جس کو ابن وضاح نے حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ: صاحب بدعت نماز، روزہ میں جتنی زیادہ کوشش کرتا ہے۔ محنت کرتا ہے اتنا ہی وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا جاتا ہے۔

-☆-

ا الاعتصام ۱: ۸۲

Marfat.com

ہدایت وسنت کے راستہ پر چلئے
راہ سنت پر چلنے والوں کی قلت سے نہ گھبرائیے

وَعَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ عَيَاضٍ:

اِتَّبِعْ طُرُقَ الْهُدٰى وَلَا يَضُرُّكَ قِلَّةُ السَّالِكِيْنَ، وَاِيَّاكَ وَطُرُقَ الضَّلَالَةِ وَلَا تَغْتَرَّ بِكَثْرَةِ الْهَالِكِيْنَ.

ترجمہ:

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا:

ہدایت کے راستوں کی پیروی کرو اور تجھے ان ہدایت کے راستوں پر چلنے والوں کی قلت و کمی ضرر نہ پہنچائے۔ اور گمراہی کے راستوں سے بچو اور تجھے گمراہی کے راستوں پر چلنے والوں کی کثرت دھوکہ میں نہ ڈال دے۔

-۔:۔-

اعتصام ۱ : ۱۳

Marfat.com

صاحب بدعت کی صحبت
دل کو بیمار کر دیتی ہے

وَعَنِ الْحَسَنِ:

لَاتُجَالِسْ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَاِنَّهُ يُمَرِّضُ قَلْبَكَ.[1]

ترجمہ:

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

کسی صاحب بدعت کے پاس نہ بیٹھنا کیونکہ اس کی صحبت تیرے دل کو مریض بنا دے گی۔

☆

وَعَنْ اَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ:

مَاازْدَادَ صَاحِبُ بِدْعَةٍ اجْتِهَادًا اِلَّا ازْدَادَ مِنَ اللّٰهِ بُعْدًا.[2]

(۱) الاعتصام ۱/۸۳

(۲) الاعتصام ۱/۸۳

Marfat.com

ترجمہ:

حضرت ایوب سختیانی رحمہ اللہ علیہ اکثر کہا کرتے:

صاحب بدعت جتنی زیادہ عبادات میں کوشش ومحنت کرتا ہے اتنا ہی زیادہ وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے۔

-☆-

Marfat.com

وہی قول وعمل قبول ہے جو
سنت کے موافق ہو

وَخَرَّجَ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُفْيَانَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ:

لَايَسْتَقِيْمُ قَوْلٌ اِلَّابِعَمَلٍ، وَلَاقَوْلٌ وَعَمَلٌ اِلَّابِنِيَّةٍ، وَلَاقَوْلٌ وَلَاعَمَلٌ وَلَانِيَّةٌ اِلَّامُوَافِقًا لِلسُّنَّةِ.

ترجمہ:

جناب ابن وہب فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے:

کوئی قول اس وقت تک درست نہیں جب تک اس پر عمل نہ کیا جائے اور کوئی قول وعمل اس وقت تک درست نہیں جب تک ان کی نیت نہ ہو اور کوئی قول وعمل اور نیت اس وقت تک درست نہیں جب تک وہ سنت مبارکہ کے موافق نہ ہو۔

-☆-

الاعتصام ۸۴/۱

Marfat.com

صاحب بدعت کی کوئی عبادت قبول نہیں

نہ نماز، نہ روزہ، نہ حج، نہ زکوۃ، نہ صدقہ اور نہ جہاد

وَعَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ:

لَايَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْ صَاحِبِ بِدْعَةٍ صِيَامًا وَلَا صَلَاةً وَلَا حَجًّا وَلَا جِهَادًا وَلَا عُمْرَةً وَلَا صَدَقَةً وَلَا عِتْقًا وَلَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا – زادبن وهب عنه – وليأتين على النّاس زمانٌ يشتبه فِيْهِ الْحَقُّ وَالْبَاطِلُ، فاذا كان ذلك لم ينفعْ فيه دُعاءٌ الّا كدعاء الغرق۔

ترجمہ:

ھشام بن حسان روایت کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا صاحب بدعت سے روزہ، نہ نماز، نہ حج، نہ جہاد، نہ عمرہ، نہ صدقہ، نہ غلام آزاد کرنا نہ فرض، نہ نفل یا نہ توبہ یا فدیہ۔

جناب ابن وھب نے ان ہشام بن حسان سے روایت کرتے ہوئے اضافہ فرمایا ہے:

الاعتصام ۱ / ۸۲

لوگوں پر ایسا وقت آنے والا ہے جب حق اور باطل مشتبہ ہو جائیں گے۔ جب ایسا وقت آئے گا تو اس وقت کوئی دعا بھی نفع نہ دے گی مگر اس آدمی کی دعا کی طرح جو غرق ہونے والا ہے۔

-☆-

Marfat.com

صاحب بدعت جس راستہ سے آرہا ہو وہ راستہ بدل لیجئے

وَعَنْ یَحْیَ بن اَبِیْ کَثِیْر قَالَ:

اِذَالَقِیْتَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فِی طَرِیْقٍ فَخُذْ فِی طَرِیْقٍ آخَرَ.

ترجمہ:

جناب یحی بن ابی کثیر نے فرمایا:

اگر تمہاری ملاقات راستہ میں کسی بدعت والے شخص سے ہو جائے تو تمہیں چاہئے کہ تم اپنا راستہ تبدیل کرلو۔

-☆-

الاعتصام ۱: ۸۴

Marfat.com

صاحب بدعت کے ہمنشین سے
اللہ تعالیٰ کی حفاظت ختم ہو جاتی ہے اور
اسے اس کے نفس کے سپرد کر دیا جاتا ہے

وَعَنْ بَعْضِ السَّلَفِ:

مَنْ جَالَسَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ نُزِعَتْ مِنْهُ الْعِصْمَةُ ،وَوُكِّلَ اِلَى نَفْسِهِ.

ترجمہ:

بعض سلف صالحین سے منقول ہے:

جو آدمی صاحب بدعت کے پاس بیٹھا تو اس سے عصمت اتار لی جاتی ہے اور اسے اس کے نفس کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔

-☆-

الاعتصام ۱/۸۴

Marfat.com

موت

صاحب سنت کیلئے عزت وکرامت ہے

وَعَنِ ابْنِ الْمُبارَکِ قَالَ:

اِعْلَمْ اَیْ اَخِیْ! اَنَّ الْمَوْتَ کرامۃٌ لِکُلِّ مُسْلِم لقی اللّٰہ علی السُّنَۃ، فانّا للّٰہ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ، فَاِلَی اللّٰہِ نَشْکُوْا وَحْشَتَنا وذهاب الاخوان وقلّۃ الاعوان. وَظُهُوْرِ الْبِدَعِ. والی اللّٰہ نشکوا عظیم ماحلّ بهذه الاُمّۃ من ذهاب العلماء واهل السُّنَّۃِ، وظُهُوْرِ البدعِ.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اے میرے بھائی! جان لیجئے

موت ہر مسلمان کیلئے عزت وکرامت ہے جبکہ وہ سنت پر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے۔

[illegible] ۱۶

Marfat.com

فَـاِنَّـا لِـلّٰـهِ وَاِنَّااِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پس اللہ ہی کی طرف ہم اپنی وحشت کی شکایت کرتے ہیں اور بھائی کی چلے جانے کی اور اعوان وانصار کی قلت کی اور بدعات کے ظاہر ہونے کی۔

اللہ ہی کی بارگاہ میں شکایت کرتے ہیں اس عظیم مصیبت کی جو اس امت پر آن پڑی علماء حق اور اہل سنت کے جانے اور بدعات کے ظہور سے۔

-☆-

Marfat.com

حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ کی سنت پر کاربند رہنے کی دعا

وَكَانَ ابْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ يَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ اَعْصِمْنِيْ بِدِيْنِكَ وَبِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مِنَ الْاِخْتِلَافِ فِي الْحَقِّ، وَمِنْ اتِّبَاعِ الْهَوٰى، وَمِنْ سُبُلِ الضَّلَالَةِ، وَمِنْ شُبُهَاتِ الْاُمُوْرِ، وَمِنَ الزَّيْغِ وَالْخُصُوْمَاتِ۔

ترجمہ:

حضرت ابراہیم تیمی فرمایا کرتے:

اے اللہ! میری دستگیری وحفاظت فرما اپنے دین پر قائم رکھتے ہوئے اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر کاربند رکھتے ہوئے، حق میں اختلاف سے، خواہشات نفس کی پیروی سے، گمراہی کی راہوں سے، امور دین میں شبہات سے، راہ حق سے پھسل جانے سے اور خصومات سے۔

-۱۰-

الاعتصام ۱: ۱۲۱

صاحب بدعت کے پاس بیٹھنے والا
حکمت سے محروم رہتا ہے

فَقَدْ قِیلَ الْفُضَیْلُ بْنُ عَیَاضٍ:

مَنْ جَلَسَ مَعَ صَاحِبِ بِدْعَةٍ لَمْ یُعْطَ الْحِکْمَةَ.

ترجمہ:

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ:

جو آدمی صاحب بِدعت کے پاس بیٹھا اسے حکمت و دانائی نہیں عطا کی جاتی۔

-☆-

الاعتصام ۱/۹۰

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ ترک کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی

وَقِيْلَ لِاِبْرَاهِيْم بْن اَدْهَمِ:

اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ فِى كِتَابِهِ:

اُدْعُوْنِىْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ، وَنَحْنُ نَدْعُوْهُ مُنْذُ دَهْرٍ فلا يستجيبُ لنا ، فقال:

مَاتَتْ قُلُوْبُكُمْ فِى عَشَرَةِ اَشْيَاءَ:

اَوَّلُهَا: عَرَفْتُمُ اللّٰهَ فلَمْ تُؤَدُّوْا حَقَّهٗ .

وَالثَّانِىْ: قَرَأْتُمْ كتابَ اللّٰهِ وَلَمْ تعْملُوْا به.

وَالثَّالِث: اِدَّعَيْتُمْ حُبَّ رَسُوْلِ اللّٰه صلّى اللّٰه عليه و آله وسلّم وتركْتُمْ سُنّتَهٗ.

وَالرَّابع: ادَّعيْتُمْ عداوة الشّيْطان ووافقْتموْهُ.

والْخامس: قُلْتُمْ نحبُّ الْجنّة وماتعْملُوْن لهاالى آخر الحكاية.

الاعتصام ۱ / ۹۰

Marfat.com

ترجمہ:

حضرت ابراہیم بن ادھم علیہ الرحمہ سے سوال کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ

تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ اور ہم ایک زمانہ سے اس کے حضور دعا کر رہے ہیں مگر وہ ہماری دعا کو قبول نہیں فرماتا۔ ابراہیم بن ادھم نے جواب دیا:

تمہارے دل دس چیزوں سے مر گئے ہیں:

پہلی چیز:

تم نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا مگر تم نے اس کا حق ادا نہیں کیا۔

دوسری چیز:

تم نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی مگر تم نے اس پر عمل نہیں کیا۔

تیسری چیز:

تم نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا دعویٰ تو کیا مگر تم نے ان کی سنت کو چھوڑ دیا۔

چوتھی چیز:

تم نے شیطان کی دشمنی کا دعویٰ تو کیا مگر تم نے اس کی موافقت اختیار کی۔

پانچویں چیز:

تم نے کہا: ہم جنت سے محبت کرتے ہیں مگر تم اس کے لئے نیک اعمال نہیں کرتے ہو۔

الی آخر الحکایۃ

-☆-

Marfat.com

اتباع سنت
اللہ تعالیٰ کی محبت کی نشانی ہے

وَقَالَ ذُوالنُّوْنِ الْمِصْرِیُّ:

مِنْ عَلَامَةِ حُبِّ اللّٰهِ مُتَابَعَةُ حَبِيْبِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِی اَخْلَاقِهٖ وَاَفْعَالِهٖ وَاَمْرِهٖ وَسُنَّتِهٖ.

ترجمه:

حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ کی محبت کی نشانی اللہ تعالیٰ کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع ہے ان اخلاق وافعال میں، ان کے فرمان مبارک میں اور ان کی سنت مطہرہ میں۔

-٭-

الاعتصام ۱/۹۰

Marfat.com

سنت مبارکہ کو نظر انداز کرنا فتنہ وفساد کا موجب ہے

وَقَالَ ذُوالنُّونِ الْمِصْرِی:

اِنَّمَادَخَلَ الْفَسَادُ عَلٰی الْخَلْقِ مِنْ سِتَّةِ اَشْیَاءَ:

اَلْاَوَّلُ: ضَعْفُ النِّیَّةِ بِعَمَلِ الْآخِرَةِ.

وَالثَّانِی: صَارَتْ اَبْدَانُهُمْ مُهَیَّئَةً لِشَهْوَاتِهِمْ.

وَالثَّالِثُ: غَلَبَهُمْ طُوْلُ الْاَمَلِ مَعَ قِصَرِ الْاَجَلِ.

وَالرَّابِعُ: آثَرُوْا رِضَاءَ الْمَخْلُوْقِیْنَ عَلٰی رِضَاءِ اللّٰهِ.

وَالْخَامِسُ: اتَّبَعُوْا اَهْوَاءَ هُمْ وَنَبَذُوْا سُنَّةَ نَبِیِّهِمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ.

وَالسَّادِسُ: جعلوا زَلَّاتِ السَّلَفِ حُجَّةً لِاَنْفُسِهِمْ وَدَفَنُوْا اَکْثَرَ مَنَاقِبِهِمْ.

ترجمہ:

حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمہ نے فرمایا:

الاعتصام ۱/۹۰

Marfat.com

بے شک مخلوق پر فتنہ وفساد چھ چیزوں کی وجہ سے داخل ہوا:

پہلی چیز:

نیت کا کمزور ہونا آخرت کے عمل کیلئے۔

دوسری چیز:

اب ان کے جسم ان کی خواہشات پوری کرنے کیلئے تیار ہو گئے۔

تیسری چیز:

لمبی امیدیں ان پر غالب آ گئیں باوجود اس کے کہ ان کی زندگی مختصر ہے۔

چوتھی چیز:

انہوں نے اللہ تعالی کی رضا وخوشنودی پر مخلوق کی رضا وخوشنودی کو ترجیح دے دی۔

پانچویں چیز:

انہوں نے اپنی خواہشات کی اتباع کی اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ کو چھوڑ دیا۔

چھٹی چیز:

انہوں نے اسلاف سلف صالحین کی لغزشوں کو اپنے لیے حجت بنا لیا اور ان کے اکثر مناقب کو دفن کر دیا۔

-☆-

Marfat.com

توحید ترک کرنے والا شرک میں
سنت ترک کرنے والا بدعت میں
طاعت ترک کرنے والا معصیت میں
گرفتار ہو جاتا ہے

وَقَالَ يَحيٰ بنُ مُعَاذِ الرَّازِیُ :

اِخْتِلَافُ النَّاسِ كُلُّهُمْ يَرْجِعُ اِلَى ثَلَاثَةِ اُصُوْلٍ، فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهَا ضِدٌّ، فَمَنْ سَقَطَ عَنْهُ وَقَعَ فِیْ ضِدِّهٖ:

اَلتَّوْحِيْدُ وَضِدُّهُ الشِّرْكُ، وَالسُّنَّةُ وَضِدُّهَا الْبِدْعَةُ، وَالطَّاعَةُ وَضِدُّهَا الْمَعْصِيَةُ.

ترجمہ:

یحی بن معاذ الرازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:

تمام لوگوں کے اختلاف تین اصول کی طرف لوٹتے ہیں ان میں سے ہر اصل کی ایک ضد ہے

الاعتصام ۱/۹۱

Marfat.com

جو اصل سے گرا وہ اس ضد میں جا گرا۔

توحید اس کی ضد شرک ہے، سنت اس کی ضد بدعت ہے، طاعت اسکی ضد معصیت و نافرمانی ہے۔

-☆-

جو بدنصیب توحید الٰہی کا منکر ہو گیا اس نے اپنے گلے میں شرک کا طوق ڈال لیا۔ خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا انکاری شرک کی دلدل میں پھنس جاتا ہے بالآخر جہنم کا ایندھن بنتا ہے۔

سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منہ موڑنے والا بدعت کے گہرے کنویں میں جا گرتا ہے جہاں اس کا کوئی بھی پرسان حال نہیں ہوتا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ کو غیر اہم سمجھنے والا بالآخر بدعات کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ سنت مبارکہ کے نور سے بھاگنے والا بدعات کے تہہ در تہہ اندھیروں میں غرق ہو جاتا ہے پھر اس کی خلاصی کی کوئی صورت نہیں رہتی۔

اللہ کی اطاعت سے منہ موڑنے والا اللہ تعالیٰ کا نافرمان بن جاتا ہے وہ محبوب سے مبغوض ہو جاتا ہے اور رحمت خداوندی اس سے روگردانی کر لیتی ہے۔

اے اللہ! اپنے فضل و کرم سے ہم سب کو جادہ توحید پر ثابت قدم فرما۔

اے اللہ! اے ارحم الراحمین! سنت مبارکہ سے اس درجہ محبت و چاہت عطا فرما کہ جب تک تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ پر عمل نہ کریں چین نہ آئے۔ ہمیں سکون و اطمینان سنت پر عمل کرنے میں عطا فرما۔

اے رحیم و کریم اللہ! ہمیں اپنی اطاعت و فرمانبرداری میں رکھنا، اپنی معصیت سے بچانا تیرا فرمانبردار تجھ سے محبت کرنے والا دونوں جہانوں میں سرفراز ہوتا ہے۔

-☆-

Marfat.com

طریقت جس پر شریعت کی مہر نہ ہو کفر ہے

وَقَالَ اَبُوْ بَکْرِ الدَّقَّاقُ وَکَانَ مِنْ اَقْرَانِ الْجُنَیْدِ:

کُنْتُ مَارًا فِی تِیْهِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَخَطَرَبِبَالِیْ اَنَّ عِلْمَ الْحَقِیْقَةِ مُبَایِنٌ لِعِلْمِ الشَّرِیْعَةِ، فَهَتَفَ بِیْ هَاتِفٌ: کُلُّ حَقِیْقَةٍ لَاتَتْبَعُهَا الشَّرِیْعَةُ فَهِیَ کُفْرٌ.

ترجمہ:

حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ کے ھم عصر حضرت ابوبکر الدقاق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ میں بنی اسرائیل کے صحراء۔صحراء تیہ میں چل رہا تھا تو میرے دل میں خیال آیا کہ علم حقیقت علم شریعت کے برعکس ہے تو ہاتفِ غیبی نے ندا دی:

ہر وہ حقیقت و معرفت جس پر شریعت مبارکہ کی مہر تصدیق ثبت نہ ہو وہ کفر ہے۔

-☆-

الاعتصام ۱۔۹۲

Marfat.com

وصول الی اللہ
سنت مبارکہ پر موقوف ہے

وَقَالَ اَبُو الْحَسَنِ الْوَرَّاقُ:

لَایَصِلُ الْعَبْدُ اِلَی اللّٰہِ اِلَّا بِاللّٰہِ وَبِمُوَافَقَةِ حَبِیْبِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِی شَرَائِعِهٖ. وَمَنْ جَعَلَ الطَّرِیْقَ اِلَی الْوُصُوْلِ فِیْ غَیْرِ الْاِقْتِدَاءِ یَضِلُّ مِنْ حَیْثُ اَنَّهٗ مُهْتَدٍ وَقَالَ: اَلصِّدْقُ اِسْتِقَامَةُ الطَّرِیْقِ فِی الدِّیْنِ وَاتِّبَاعُ السُّنَّةِ فِی الشَّرْعِ. وَقَالَ:

عَلَامَةُ مَحَبَّةِ اللّٰهِ مُتَابَعَةُ حَبِیْبِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ.

ترجمہ:

حضرت ابوالحسن الوراق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

بندہ وصول الی اللہ کا مرتبہ نہیں پاسکتا مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق و اعانت اور اس کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اتباع و فرمانبرداری سے۔ اور جس بدنصیب نے وصول الی اللہ کے

الاعتصام ۱: ۹۲

Marfat.com

راہ اختیار کیا جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء واتباع کے خلاف ہے وہ اتنا گمراہ ہو جاتا ہے کہ اسے گمراہی کا شعور نہیں رہتا بلکہ وہ سمجھتا ہے میں ھدایت پر ہوں۔ اور فرمایا:

''صدق'' دین کے طریقہ میں استقامت اور شریعت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی اتباع کا نام ہے اور فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامت اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت و پیروی ہے۔

-☆-

Marfat.com

ہر عمل کی مقبولیت کیلئے
سنت کے موافق ہونا شرط ہے

وَقَالَ اَبُوْمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ:

لَایَقْبَلُ اللّٰهُ مِنَ الْاَعْمَالِ اِلَّامَاکَانَ صَوَابًا،وَمِنْ صَوَابِهَا اِلَّا مَاکَانَ خَالِصًا، وَمِنْ خَالِصِهَا اِلَّا مَاوَافَقَ السُّنَّةَ.

ترجمہ:

شیخ ابو محمد بن عبدالوہاب الثقفی فرماتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ اعمال میں سے وہی عمل قبول کرتا ہے جو صحیح ہو اور صحیح اعمال میں سے اسے قبول کرتا ہے جو اخلاص پر مبنی ہوں اور اخلاص والے اعمال میں سے اسے قبول کرتا ہے جو سنت کے موافق ہوں۔

-☆-

الاعتصام ۱ ۹۳

Marfat.com

طریقت

غفلت، گناہ، بدعات اور ضلالات سے بچنے کا نام ہے

وَقَالَ اَبُوْبَكْرِبْنِ سَعْدَانَ وَهُوَمِنْ اَصْحَابِ الْجُنَيْدِوَغَيْرِهِ:

اَلْاِعْتِصَامُ بِاللّٰهِ هُوَالْاِمْتِنَاعُ مِنَ الْغَفْلَةِ وَالْمَعَاصِىْ وَالْبِدَعِ وَالضَّلَالَاتِ.

ترجمہ:

حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ کے اصحاب میں سے حضرت شیخ ابوبکر بن سعدان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کی معرفت کو مضبوطی سے پکڑنے کا مطلب یہ ہے کہ غفلت، گناہوں، بدعتوں اور گمراہیوں سے دور رہنا۔

-☆-

الاعتصام ۱ : ۹۳

Marfat.com

صاحب طریقت کیلئے
سنت مبارکہ کی پیروی لازم ہے

وقیل لاسماعیل بن محمد السلمی جد ابی عبد الرحمن السلمی - ولقی الجنید وغیرہ:

ما الذی لابد للعبد منہ؟ فقال:

ملازمۃ العبودیۃ علی السنۃ ودوام المراقبۃ.

ترجمہ:

اسماعیل بن محمد السلمی - جو کہ عبد الرحمن السلمی کے دادا ہیں جنید بغدادی وغیرہ مشائخ سے ان کی ملاقات ثابت ہے - سے پوچھا گیا:

بندے کیلئے کون سی چیز ضروری ہے؟ تو انہوں نے جواب فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی بندگی کو لازم پکڑنا اور سنت مطہرہ پر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا مراقبہ کرتے رہنا۔

— —

[illegible] ۹۳

Marfat.com

وَقَالَ اَبُوْیَزِیْدِ الْبُسْطَامِی:

عَمِلْتُ فِی الْمُجَاهَدَةِ ثَلاثِیْنَ سَنَةً فَمَاوجدتُ شَیْئًا اَشَدَّ مِنَ الْعِلْمِ وَمُتَابَعَتِهٖ،وَلَوْلااخْتِلَافُ الْعُلَمَاءِ لَشَقِیْتُ.وَاخْتِلَافُ الْعُلَمَاءِ رَحْمَةٌ اِلَّافِی تَجْرِیْدِ التَّوْحِیْدِ،وَمُتَابَعَةِ الْعِلْمِ،هِیَ مُتَابَعَةُ السُّنَّةِ لاغَیْرُهَا.

ترجمہ:

ابو یزید بسطامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

میں نے (۳۰) تیس سال مجاھدہ کی زندگی گزاری علم اور اس کی اتباع و پیروی سے زیادہ نفس پر شدید بھاری کوئی چیز نہ پائی۔ اگر علماء کا اختلاف نہ ہوتا تو مجھ پر بدبختی غالب آ جاتی، علماء کا اختلاف تو رحمت ہے مگر دو چیزوں میں نہیں۔

(۱)- تجرید توحید میں

(۲)- متابعت علم میں اور متابعت متابعت سنت ہی ہے۔

-☆-

الاعتصام: ۱/۹۳

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آداب کی رعائت نہ رکھنے والا اللہ کا ولی نہیں ہوسکتا

وَرُوِیَ اَبُوْیَزِیْدِالْبُسْطَامِی اَنَّہٗ قَالَ:

قُمْ بِنَا نَنْظُرُاِلٰی ھٰذَاالرَّجُلِ الَّذِیْ قَدْشَھَرَنَفْسَہٗ بِالْوِلَایَۃِ—وَکَانَ رَجُلًا مَقْصُوْدًامَشْھُوْرًابِالزُّھْدِ—قَالَ الرَّاوِی:

فَمَضَیْنَا،فَلَمَّاخَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَرَمٰی بِبُصَاقِہٖ تُجَاہَ الْقِبْلَۃِ،

فَانْصَرَفَ اَبُوْیَزِیْدِوَلَمْ یُسَلِّمْ عَلَیْہِ،وَقَالَ:

ھٰذَاغَیْرُمَامُوْنٍ عَلٰی اَدَبٍ مِنْ آدَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَکَیْفَ یَکُوْنُ مَامُوْنًا عَلٰی مَایَدَّعِیْہِ.

الاعتصام ۱:۹۴

Marfat.com

ترجمہ:

ابو یزید بسطامی علیہ الرحمہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

ہمارے ساتھ چلو اس آدمی کو جا کر دیکھتے ہیں جس نے اپنے آپ کو ولایت میں مشہور کر رکھا ہے۔ اور وہ آدمی مقصود تھا لوگ اس کا قصد کرتے تھے اور زھد میں مشہور تھا راوی کہتا ہے:

ہم چلے تو جب وہ زاھد اپنے گھر سے نکلا اور مسجد میں داخل ہوا تو اس نے قبلہ کی طرف منہ کر کے تھوکا۔ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ واپس لوٹ آئے اور انہوں نے اسے سلام تک نہ کیا اور بولے:

یہ شخص حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آداب میں سے ایک ادب کو ملحوظ خاطر نہیں رکھتا تو جس چیز ولایت کا یہ دعویٰ کرتا ہے اس کو کیسے ملحوظِ خاطر رکھتا ہوگا۔

-☆-

Marfat.com

ہوا میں اڑنے والا آدمی اگر
شریعت کی پاسداری نہیں کرتا
اس کا طریقت سے کوئی تعلق نہیں

وقال:

لَوْ نَظَرْتُمْ اِلٰی رَجُلٍ اُعْطِیَ مِنَ الْکَرامَاتِ حَتّٰی یَرْتَقِیَ فِی الْهواء فلا تغترُّوا به حَتّٰی تَنْظُرُوْا کَیْفَ تَجِدُوْنَهُ عِنْدَ الْاَمْرِ وَالنَّهْیِ، وحفظ الْحُدُوْدِ وَ آدابِ الشَّرْعِیَّة.

ترجمہ:

اور آپ نے فرمایا:

اگر تم ایک ایسے شخص کو دیکھو جس کو کرامات عطا کی گئی ہوں حتیٰ کہ وہ ہوا میں اڑ جائے تو اس آدمی کی اس بات سے دھوکہ میں نہ آنا یہاں تک کہ تم اس امر و نہی میں دیکھ لو وہ شریعت اسلامیہ کے حکم کی اتباع کرنے، منہیات سے باز رہنے، حدود الٰہیہ کی حفاظت کرنے اور شریعت مطہرہ کا ادب کرنے میں کیسا ہے؟

الاعتصام ۱ ۹۲

Marfat.com

اتباع سنت
طریقت کے اصولوں میں سے ہے

وَقَالَ:

اُصُوْلُنَا سَبْعَةُ اَشْیَاءَ:

اَلتَّمَسُّکُ بِکِتَابِ اللّٰهِ، وَالْاِقْتِدَاءُ بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، وَاَکْلُ الْحَلَالِ، وَکَفُّ الْاَذٰی، وَاجْتِنَابُ الْآثَامِ، وَالتَّوْبَةِ، وَاَدَاءُ الْحُقُوْقِ. وَقَالَ:

قَدْاَیِسَ الْخَلْقُ مِنْ هٰذِهِ الْخِصَالِ الثَّلَاثِ:

مُلَازَمَةُ التَّوْبَةِ، وَمُتَابَعَةُ السُّنَّةِ، وَتَرْکُ اَذَی الْخَلْقِ. وَسُئِلَ عَنِ الْفُتُوَّةِ فَقَالَ: اِتِّبَاعِ السُّنَّةِ.

ترجمہ:

اور آپ نے فرمایا:

الاعتصام ۱/۹۴

Marfat.com

ہمارے اصول سات چیزیں ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑنا۔

(۲) حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ کی اقتداء کرنا۔

(۳) حلال مال کھانا۔

(۴) کسی دوسرے کو اذیت دینے سے بچے رہنا۔

(۵) گناہوں سے بچنا۔

(۶) توبہ کرنا۔

(۷) اور اپنے ذمہ داری وحقوق کو ادا کرنا۔

آپ علیہ الرحمہ نے یہ بھی فرمایا:

تین خصلتوں سے مخلوق مایوس ہوگئی یعنی سرانجام نہیں دیں۔

(۱) توبہ کرنے کو لازم پکڑنا۔

(۲) سنت خیرالانام علیہ التحیۃ والسلام کی مسلسل اتباع کرنا۔

(۳) مخلوق خدا کو اذیت نہ دینا۔

آپ علیہ الرحمہ سے ''فتوۃ'' کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

سنت کی اتباع کرنا ''فتوۃ'' ہے۔

-☆-

Marfat.com

اصحاب طریقت کا وہ کشف قبول نہیں جس پر قرآن وسنت کی مہر نہ ہو

وَقَالَ اَبُوْسُلَيْمَانِ الدَّارَانِیُّ:

رُبَّمَاتَقَعُ فِی قَلْبِی النُّكْتَةُ مِنْ نُكْتَةِ الْقَوْمِ اَيَّامًافَلَااَقْبَلُ مِنْهُ اِلَّابِشَاهِدَيْنِ عَدْلَيْنِ-اَلْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ.

ترجمہ:

حضرت ابوسلیمان الدارانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:

کبھی کبھی میرے دل پر اصحاب طریقت کے نکتوں میں سے کسی نکتہ کا ورود ہوتا ہے تو میں اس راز ونکتہ کو اس وقت تک قبول نہیں کرتا تھا جب تک کہ میں اس کے بارے میں دو عدل کرنے والے گواہوں سے پوچھ نہ لوں۔وہ دو عدل کرنے والے گواہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور سنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

-☆-

Marfat.com

راہِ سنت چھوڑ کر کیا گیا ہر عمل
باطل ومردود ہے

وَقَالَ احْمَدُ بْنُ اَبِی الْحَوَارِیُّ:

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا بِلَا اِتِّبَاعِ سُنَّۃٍ فَبَاطِلٌ عَمَلُہٗ۔

ترجمہ:

احمد بن ابی الحواری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

جو شخص سنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کے بغیر کوئی عمل کرے تو اس کا عمل باطل ہے۔

-☆-

الاعتصام ۱ : ۹۵

Marfat.com

اصحاب طریقت
اپنے اقوال واحوال کو ہر وقت
قرآن وسنت پر پرکھتے ہیں

اَبُوْ حَفُصِ الْحَدَّادُ:

مَنْ لَمْ یَزِنْ اَفْعَالَهُ وَاَحْوَالَهُ فِیْ كُلِّ وَقْتٍ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَلَمْ یتهم خَوَاطِرَهُ فَلا تَعُدهُ فِی دِیْوَانِ الرِّجَالِ. وَسُئِلَ عَنِ الْبِدْعَةِ فَقَالَ:

اَلتَّعَدِّیْ فِی الْاَحْكَامِ، وَالتَّهَاوُنُ فِی السُّنَنِ، وَاتِّبَاعِ الْآرَاءِ وَالْاَهْوَاءِ، وَتَرْكُ الْاِتِّبَاعِ وَالْاِقْتِدَاءِ قَالَ:

وَمَا ظَهَرَتْ حَالَةٌ عَالِیَةٌ اِلاَّ مِنْ مُلازَمَةِ اَمْرٍ صَحِیْحٍ.

ترجمہ:

ابو حفص الحداد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:

الاعتصام: ۱/ ۹۵

Marfat.com

جوشخص اپنے احوال وافعال کا ہر وقت قرآن وسنت سے موازنہ نہ کرے اور اپنے باطنی احوال کو متھم نہ ٹھہرائے تو اسے مردان طریقت کے دیوان میں شمار نہیں کیا جاتا۔ آپ علیہ الرحمہ سے بدعت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا:

(۱)　قرآن وحدیث کے احکامات میں زیادتی کرنا۔

(۲)　سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہلکا و کم قیمت سمجھنا۔

(۳)　نظریات وخواہشات کی اتباع کرنا۔

(۴)　اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع واقتداء کو چھوڑ دینا۔

ایک مقام پر آپ علیہ الرحمہ نے فرمایا:

طریقت کا بلند مقام صرف قرآن وحدیث کے احکامات کی ملازمت سے ظاہر ہوتا ہے۔

—☆—

Marfat.com

وصول الی اللہ کا راستہ

سوائے

سنت مبارکہ کی پیروی کے کوئی نہیں

وَقَالَ:

اَلطُّرُقُ كُلُّهَا مَسْدُوْدَةٌ عَلَى الْخَلْقِ اِلَّا عَلٰى مَنِ اقْتَفٰى اثَرَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ.

ترجمہ:

اور فرمایا:

مخلوق پر اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے تمام راستے بند ہیں سوائے اس کے جو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء و پیروی کرتا ہے۔

-☆-

الاعتصام ۱/۹۵

Marfat.com

معرفت

قرآن وسنت سے مقید ہے

وَقَالَ:

مَذْهَبُنَا هٰذَا مُقَيَّدٌ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةَ.

ترجمہ:

اور فرمایا:

ہمارا مذہب ومسلک کتاب وسنت سے مقید ہے۔

-☆-

الاعتصام ۱: ۹۵

Marfat.com

معرفت و حقیقت وہی ہے
جو
قرآن و سنت سے مقید و مشید ہے

وَقَالَ:

مَنْ لَمْ یحفظ الْقُرآنَ وَیَکْتُبُ الْحَدِیْثَ لَایُقْتَدٰی بِهٖ فِیْ هٰذَاالْاَمْرِ ،لِاَنَّ عِلْمَنَا هٰذَا مُقَیَّدٌ بِالْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَقَالَ:

هٰذَامُشَیَّدٌبِحَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ .

ترجمہ:

اور فرمایا:

جس آدمی نے قرآن کریم یاد نہ کیا ہو اور حدیث پاک نہ لکھی ہو تو اس معاملہ طریقت میں اس کی اتباع نہ کی جائے کیونکہ ہمارا علم طریقت کتاب اللہ اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مقید ہے۔

الاعتصام:۱/۹۵

Marfat.com

اور ارشاد فرمایا:

یہ علم طریقت حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ سے مشید و مضبوط ہے۔

-☆-

Marfat.com

صحبتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اتباعِ سنت سے

وقال ابو عُثمان الْحِیری:

الصُّحبَۃُ مع اللّٰہ تعالٰی بِحُسْنِ الْاَدَبِ وَدَوَامِ الْھَیْبَۃِ وَالْمُرَاقَبَۃِ، وَالصُّحْبَۃُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم بِاتِّبَاعِ سُنَّتِہٖ،وَلُزُوْمِ ظَاھِرُ الْعِلْمِ،وَالصُّحْبَۃُ مَعَ اَوْلیاءِ اللّٰہِ بالْاِحْتِرَامِ وَالْخِدْمَۃِ. اِلٰی آخِرِ مَاقَالَ.

ترجمہ:

حضرت ابوعثمان الحِیری علیہ الرحمہ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی صحبت حسن ادب ،خوف مسلسل اور مراقبہ کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت اتباع سنت اور شریعت کے ظاہری علم کو لازم پکڑنے سے حاصل ہوتی ہے۔

اولیاء اللہ کی صحبت احترام کرنے اور خدمت کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

رسالہ، ص ۹۶

Marfat.com

حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ کا وقت نزع

خلاف سنت امر پر تنبیہ

وَلَمَّا تَغَيَّرَ عَلَيْهِ الْحَالُ مَزَّقَ ابْنُهُ اَبُوْبَكْرٍ قميصا على نفسه ففتح ابو عثمان عَيْنَيْهِ وَقَالَ:

خِلَافُ السُّنَّةِ يَابُنَیَّ فِی الظَّاهِر ،وعلامةُ رياء فى الْبَاطِن.

ترجمہ:

اور جب آپ علیہ الرحمہ کی حالت میں وقت نزع تغیر آیا تو آپ کے بیٹے ابوبکر نے اپنی قمیص پھاڑ دی۔ ابو عثمان علیہ الرحمہ نے اپنی آنکھیں کھولیں اور فرمایا:

اے بیٹے! ظاہر میں خلاف سنت اور باطن میں ریاکاری۔

-٭-

[illegible] ص ۱ ۹۶

Marfat.com

سنت مبارکہ کولازم پکڑنے والے کی زبان حکمت سے لبریز ہوتی ہے

وَقَالَ:

مَنْ اَمَّرَ السُّنَّةَ عَلٰى نَفْسِهٖ قَوْلًا وَفِعْلًا نَطَقَ بِالْحِكْمَةِ وَمَنْ اَمَّرَ الْهَوٰى عَلٰى نَفْسِهٖ قَوْلًا وَفِعْلًا نَطَقَ بِالْبِدْعَةِ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا[1]

ترجمہ:

اور فرمایا:

جس آدمی نے اپنی ذات پر قولاً وفعلاً سنت مبارکہ کو نافذ کیا وہ حکمت سے بولے گا اور جس نے اپنی ذات پر قولاً وفعلاً خواہشات کو نافذ کیا تو وہ بدعت سے بولے گا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

[1] الاعتصام: ۱/۹۶

Marfat.com

وَاِنْ تُطِیْعُوْہُ تَھْتَدُوْا.

اگر تم ان کی اتباع و پیروی کرو گے تو ھدایت پا جاؤ گے۔

-☆-

وَقَالَ اَبُو الْحُسَیْنِ النَّوَوِیُّ:

مَنْ رَاَیْتَہُ یَدَّعِیْ مَعَ اللّٰہِ حَالَۃً تَخْرُجُہُ عَنْ حَدِّ الْعِلْمِ الشَّرْعِیِ فَلَا تَقْرَبَنَّ مِنْہُ.

ترجمہ:

ابو حسین نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:

جس آدمی کو تم دیکھو کہ اللہ کے ساتھ کسی حال کا دعویٰ کرتا ہے اور وہ دعویٰ اسے علم شرعی کی حدود سے نکال دیتا ہے تو اس کے قریب نہ جانا۔

-☆-

الاعتصام ۱/۹۶

Marfat.com

احکام الٰہیہ کی بجا آوری میں سب سے زیادہ مجاہدہ کرنے والا اور سنت مبارکہ پر سب سے زیادہ کاربند ہی سب سے بڑا عارف باللہ ہے

وَقَالَ:

اَعۡرَفُهُمۡ بِاللّٰهِ اَشَدُّهُمۡ مُجَاهَدَةً فِي اَوَامِرِهٖ ،وَاتۡبَعُهُمۡ لِسُنَّةِ نَبِيِّهٖ.

ترجمہ:

اور فرمایا:

اولیاء کرام میں سب سے بڑھ کر عارف باللہ وہ ہے جسکا احکام الٰہیہ میں مجاہدہ سب سے زیادہ سخت اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت میں اتباع سب سے زیادہ شدید ہے۔

-☆-

الاعتصام ۱/۹۶

Marfat.com

اتباعِ سنت سے آراستہ کی
فراست خطا نہیں کھاتی

وَقَالَ شَاہ اَلْکَرْمَانِیُّ:

مَنْ غَضَّ بَصَرَہٗ عَنِ الْمَحَارِمِ، وَامْسَکَ نَفْسَہٗ عَنِ الشُّبُہَاتِ، وَعَمَرَ بَاطِنَہٗ بِدَوَامِ الْمُرَاقَبَةِ، وَظَاهِرَہٗ بِاتِّبَاعِ السُّنَّةِ، وَعَوَّدَ نَفْسَہٗ اَكْلَ الْحَلَالِ، لَمْ تُخْطِیْٔ لَہٗ فَرَاسَةً.

ترجمہ:

شاہ کرمانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

جس آدمی نے محارم سے اپنی نگاہ بند کرلی۔ جھگالی اور شبھات سے اپنے نفس کو روک لیا، اپنے باطن کو دوام مراقبہ سے آباد کیا اور اپنے ظاہر کو اتباعِ سنت سے آراستہ کیا، اپنے آپ کو اکل حلال کا عادی بنایا تو اس کی فراست کبھی خطا نہیں کرتی۔

—٭—

الاعتصام ۱: ۹۶

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت سے بڑھ کر کوئی مقام نہیں

وَقَالَ اَبُو الْعَبَّاسِ بْنِ عَطَاءٍ وَهُوَ مِنْ اَقْرَانِ الْجُنَيْدِ:

مَنْ اَلْزَمَ نَفْسَهُ آدَابَ اللّٰهِ نَوَّرَاللّٰهُ قَلْبَهُ بِنُوْرِالْمَعْرِفَةِ ،وَلَامَقَامَ اَشْرَفَ مِنْ مَقَامِ مُتَابَعَةِ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي اَوَامِرِهٖ وَاَفْعَالِهٖ وَاَخْلَاقِهٖ.

ترجمہ:

حضرت ابوالعباس بن عطاء علیہ الرحمہ جو کہ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ کے ہم عصر ہیں وہ فرماتے ہیں کہ:

جو شخص اپنے نفس پر آداب الوہیت کو لازم کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نور معرفت سے منور فرماتا ہے اور کوئی مقام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوامر میں، آپ کے افعال میں اور آپ کے اخلاق میں متابعت سے بڑھ کر نہیں۔

-☆-

الاعتصام ١/٩٦

Marfat.com

حقیقی صبر

کتاب وسنت پر کاربند رهنا ہے

وَقَالَ:

اَلصَّبْرُ-اَلثَّبَاتُ عَلٰی اَحْکَامِ الْکِتَابِ وَ السُّنَّةِ.

ترجمہ:

اور فرمایا:

صبر احکام کتاب وسنت پر ثابت قدم رہنے کا نام ہے۔

-☆-

۱۱الاعتصام ۱/۹۰

Marfat.com

شریعت مطہرہ کی حرام اشیاء کو حلال سمجھنے والا جہنم کا سزاوار ہے

وَسُئِلَ اَبُوْعَلِی الرُّوْزَبَارِیُ عَمَّنْ یَسْمَعُ الْمَلَاهِیُ وَیَقُوْلُ:
هِیَ لِیَ حَلَالٌ، لِاَنِّی قَدْ وَصَلْتُ اِلٰی دَرَجَۃٍ لَا یُؤَثِّرُ فِی اخْتِلَافِ الْاَحْوَالِ. فَقَالَ:
نَعَمْ قَدْ وَصَلَ وَلٰکِنْ اِلٰی سَقَرٍ.

ترجمہ:

حضرت ابوعلی الروزباری علیہ الرحمہ سے ملاهی سننے والے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو کہتا ہے:

یہ باتیں میرے لئے حلال ہیں کیونکہ میں معرفت میں ایسے مرتبہ ومقام کو پہنچ گیا ہوں جس مقام ومرتبہ پر پہنچ کر یہ حرام باتیں اثر انداز نہیں ہوتیں۔ تو حضرت ابوعلی الروزباری علیہ الرحمہ نے فرمایا:

ہاں! وہ شخص پہنچ چکا ہے مگر جہنم میں۔

الاعتصام ۱/۹۷

Marfat.com

محدثین کرام
اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت میں

حافظ ابن سمعانی فرماتے ہیں کہ سفر نے امام محمد بن جریر طبری، امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ، امام محمد بن نصر مروزی اور امام محمد بن ہارون رویانی کو مصر میں جمع کر دیا۔ ان کے پاس جو رقم تھی وہ ختم ہوگئی، کھانے کیلئے کوئی چیز باقی نہ رہی اور برا حال ہو گیا۔

یہ حضرات جہاں قیام پذیر تھے وہاں ایک رات جمع ہوئے اور بالاتفاق فیصلہ کیا کہ وہ قرعہ اندازی کریں اور جس کے نام قرعہ نکلے وہ جا کر لوگوں سے اپنے دوستوں کیلئے کھانا مانگ کر لائے۔ قرعہ امام محمد بن اسحاق خزیمہ کے نام نکلا، انہوں نے اپنے دوستوں کو کہا کہ مجھے تھوڑی سی مہلت دیں تاکہ میں وضو کر کے نماز استخارہ ادا کرلوں۔

انہوں نے جا کر نماز شروع کر دی باقی ساتھی دیئے کی روشنی میں بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں والی مصر کے غلام نے ان کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ ان حضرات نے دروازہ کھولا، اس نے اپنی سواری سے اتر کر پوچھا:

Marfat.com

تم میں سے محمد بن نصر کون ہے؟ اسے بتایا گیا کہ یہ ہیں۔ اس نے ایک تھیلی نکال کر انہیں پیش کی جس میں پچاس دینار تھے پھر اس نے پوچھا:

تم میں سے محمد بن جریر کون ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ ہیں۔ اس نے انہیں بھی پچاس دینار پیش کیے۔ پھر کہنے لگا:

محمد بن ہارون کون ہیں؟ اسے بتایا گیا کہ یہ ہیں، اس نے انہیں بھی پچاس دینار پیش کئے۔ پھر اس نے پوچھا:

تم میں سے محمد بن خزیمہ کون ہیں؟ تو اسے بتایا گیا کہ یہ نماز پڑھ رہے ہیں اور جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو انہیں بھی پچاس دینار پیش کیے۔

پھر کہنے لگا: امیر مصر سو رہے تھے، انہوں نے خواب میں دیکھا کہ کسی شخصیت نے انہیں کہا کہ محمد نام والے متعدد علماء بھوکے ہیں۔ ان کی خبر گیری کرو، چنانچہ امیر نے یہ تھیلیاں بھیجی ہیں اور انہوں نے آپ کو قسم دے کر پیغام دیا ہے کہ جب یہ رقم ختم ہو جائے تو مجھے پیغام بھیج دیں میں آپ کو مزید رقم پیش کر دوں گا۔

-☆-

یہ واقعہ امام خطیب بغدادی نے ''تاریخ بغداد'' ۲/۱۶۴ میں، امام تاج الدین سبکی نے اپنی سند کے ساتھ ''طبقات'' ۲/۲۵۱ میں، یاقوت حموی نے ''معجم الادباء'' ۵/۲۴۶ میں اور امام ابن کثیر نے ''البدایۃ والنہایۃ'' ۱۱/۱۰۹ میں اور امام ذھبی نے ''سیر اعلام النبلاء'' ۱۴/۲۷۰-۵۰۸ میں بیان کیا ہے، پکارو یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم لا امام علامہ محمد بن موسیٰ المزلی المراکشی صفحہ ۲۵۲۔

Marfat.com

محدثین کرام پر
اللہ تعالیٰ کی نظر عنایت

حافظ ابن سمعانی نے یہ بھی بیان کیا کہ علم حدیث کے طلباء کی ایک جماعت امام زاہد حسن بن سفیان نسوی کی خدمت میں حاضر ہوئی تو انہوں نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

مجھے معلوم ہوا کہ تم لوگ اصحابِ فضیلت اور اربابِ ثروت کی اولاد ہو تم نے طلب علم اور حدیث شریف حاصل کرنے کیلئے اپنے وطن چھوڑے ہیں اپنے علاقوں اور دوستوں کو الوداع کیا ہے لیکن تمہارے دل میں اس تصور کا گزر بھی نہیں ہونا چاہئے کہ تم نے یہ تکالیف اٹھا کر علم کا حق ادا کر دیا ہے اور جو مشقت تم نے اٹھائی ہے اس کے ذریعے تم نے علم کے فرائض میں سے ایک فرض ادا کر دیا ہے۔

میں تمہیں اس مشقت اور جدو جہد کا تھوڑا سا حصہ بیان کرتا ہوں جو میں نے طلب علم کے راستے میں برداشت کی ہے۔ اس کے ساتھ ہی میں تمہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح مجھ سے اور میرے ساتھیوں سے تنگی اور تنگدلی دور فرمائی۔

سنو! میں نے جوانی کی ابتداء ہی میں علم اور حدیث شریف حاصل کرنے کیلئے اپنے وطن

Marfat.com

سے سفر کیا تھا۔ہم علم کے طلبہ اور حدیث کا شوق رکھنے والے نو افراد تھے، چلتے چلتے ہم مغرب کے آخری حصے میں جا پہنچے ،مصر میں داخل ہوئے ۔ہم ایک استاذ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے جو مرتبے کے اعتبار سے اپنے زمانے کے تمام علماء سے زیادہ بلند، وہ حدیث کے سب سے زیادہ روایت کرنے والے تھے، نیز ان کی سند بہت بلند اور روایت بہت صحیح تھی۔

وہ ہمیں ہر دن چند احادیثیں لکھواتے تھے، پڑھتے پڑھتے طویل مدت گزر گئی جو رقم پاس تھی وہ ختم ہوگئی۔ بامر مجبوری جو کچھ سامان ہمارے پاس تھا بیچ ڈالا یہاں تک کہ تین دن اور تین راتیں کچھ کھائے بغیر گزر گئیں اور بھوک سے بری حالت ہوگئی۔ چوتھے دن صبح ہم میں سے ہر ایک کی حالت یہ تھی کہ بھوک اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے ہلنے جلنے سے عاجز تھے۔ضرورت نے ہمیں اس حد تک پہنچا دیا کہ ہم اپنی آبرو داؤ پر لگا دیں اور کسی کے سامنے دست سوال دراز کریں۔

باہمی مشورے سے طے ہوا کہ پرچیوں پر سب کے نام لکھے جائیں اور قرعہ اندازی کی جائے ،جس کے نام قرعہ نکلے وہی اپنے ساتھیوں کیلئے کھانے کی کوئی چیز مانگ کر لائے ۔سوء اتفاق کہ قرعہ میرے نام نکلا، میں حیران رہ گیا میرا دل نہیں مانتا تھا کہ کسی کے سامنے دست سوال دراز کروں اور بھیک مانگنے کی ذلت اٹھاؤں ۔ میں نے مسجد کے ایک کونے میں جا کر دو طویل رکعتیں ادا کیں۔ میں پورے عقیدے اور اخلاص کے ساتھ یہ نماز پڑھ رہا تھا اور اللہ تعالیٰ کے عظیم اسماء اور بلند و بالا کلمات کے وسیلے سے دعا مانگ رہا تھا کہ مالک کریم !اس پریشانی کو دور فرما اور پردہ غیب سے امداد عطا فرما۔

میں ابھی نماز مکمل نہیں کر پایا تھا کہ ایک خوبصورت جوان، شاندار لباس اور عمدہ خوشبو والا مسجد میں داخل ہوا۔اس کا خادم پیچھے آ رہا تھا جس کے ہاتھ میں رومال تھا۔اس نے آتے ہی پوچھا کہ تم میں حسن بن سفیان کون ہے؟ میں نے سجدے سے سر اٹھایا اور کہا کہ میں حسن بن سفیان ہوں آپ کو مجھ سے کیا کام ہے؟اس نے کہا:

امیر ابن طولون آپ کو سلام کہتے ہیں اور معذرت کرتے ہیں کہ وہ آپ کی خبر گیری نہ کر سکے

Marfat.com

اور آپ کے حقوق کی رعایت میں ان سے کوتاہی ہوئی ،انہوں نے اس وقت نان ونفقہ کیلئے کچھ رقم بھجوائی ہے۔وہ کل خود آپ کے پاس آئیں گے اور معذرت پیش کریں گے۔اس نے ہم میں سے ہر ایک کے سامنے ایک تھیلی رکھی جس میں سوسو دینار تھے۔اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ دیکھ کر ہم حیران رہ گئے ،ہم نے تعجب کرتے ہوئے اس نوجوان سے پوچھا کہ واقعہ کیا ہے؟

کہنے لگا کہ میں امیر کے خصوصی خدام میں سے ہوں آج صبح میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ ان کی خدمت میں سلام عرض کرنے کیلئے حاضر ہوا تو انہوں نے کہا کہ آج کا دن میں تنہائی میں گزارنا چاہتا ہوں اس لئے تم اپنے ٹھکانے پر چلے جاؤ۔

چنانچہ ہم واپس چلے آئے ابھی میں اطمینان سے بیٹھا بھی نہیں تھا کہ میرے پاس امیر کا بھیجا ہوا خادم آیا اور کہنے لگا: امیر تمہیں فوراً طلب کر رہے ہیں۔میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہ گھر میں تنہا بیٹھے ہوئے ہیں اور درد کی وجہ سے ہاتھ پہلو پر رکھا ہوا ہے۔انہوں نے مجھے پوچھا کہ تم حسن بن زیاد اور ان کے ساتھیوں کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا:

نہیں۔کہنے لگے: ابھی فلاں محلے کی فلاں مسجد میں جاؤ اور یہ تھیلیاں لے جا کر ان کے سپرد کردو کیونکہ وہ تین دنوں سے بھوکے ہیں اور نڈھال ہو چکے ہیں۔میری طرف سے ان کے سامنے عذر بھی پیش کرنا اور نہیں بتانا کہ میں کل صبح ان سے ملاقات کروں گا اور خود ان سے معذرت بھی کروں گا۔

میں نے ان سے اس عنایت کا سبب پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میں تنہا کمرے میں داخل ہوا تا کہ کچھ دیر آرام کرلوں۔ابھی میری آنکھ لگی ہی تھی کہ میں نے خواب میں ایک شہسوار دیکھا جو ہوا میں اس طرح اطمینان سے چل رہا تھا جیسے وہ سطح زمین پر چل رہا ہو۔اس کے ہاتھ میں نیزہ تھا۔میں اسے دیکھ کر تعجب کر ہی رہا تھا کہ وہ اس کمرے کے دروازے پر اتر آیا اور اس نے نیزے کی نوک میرے پہلو پر رکھی اور کہنے لگا:

حسن بن سفیان اور اس کے ساتھیوں کی خبر لو، انہوں اور ان کی خبر گیری کرو، وہ تین دن سے

Marfat.com

بھوکے ہیں اور مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں، میں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں جنت کا دربان رضوان ہوں۔ جب سے اس کے نیزے کی نوک میرے پہلو میں لگی ہے میرے پہلو میں اتنی شدید درد ہو رہی ہے کہ میں حرکت نہیں کر سکتا تم یہ مال فوراً انہیں پہنچا دو تا کہ یہ درد ختم ہو۔

حضرت حسن بن سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس واقعہ پر تعجب کیا، اللہ رب العزت جل شانہ کا شکریہ ادا کیا اور اپنی ضروریات پوری کیں، وہاں مزید ٹھہرنے پر ہمارا دل راضی نہیں ہوا تا کہ امیر ہماری ملاقات نہ کرے، ورنہ لوگ ہمارے پوشیدہ حالات سے واقف ہو جائیں گے۔ اس طرح لوگوں کی نظروں میں ہماری قدر و منزلت بڑھے گی اور ایک طرح سے نام و نمود کا سلسلہ چل نکلے گا۔ چنانچہ ہم اسی رات مصر سے روانہ ہو گئے اور ہم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے علم اور فضل میں یگانہ روزگار اور نادر زمانہ بنا۔

صبح ہوئی تو امیر ابن طولون ہماری ملاقات کیلئے مسجد میں آیا لیکن ہمارے ساتھ اس کی ملاقات نہ ہو سکی۔ اس نے حکم دیا کہ وہ پورا محلّہ خرید کر اس مسجد اور اس میں قیام کرنے والے مسافروں، اصحاب فضیلت اور طلبہ پر وقف کر دیا جائے تا کہ ان کے معاملات میں خلل واقع نہ ہو اور انہیں اس پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے جس سے ہم دوچار ہوئے تھے۔ یہ سب دین کی قوت ہے اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں صاف ستھرے عقیدے کا نتیجہ ہے۔

-☆-

یہ واقعہ امام ذھبی نے ''سیر اعلام النبلاء'' ۱۴۰/۱۶۱ میں بیان کیا، پکارو یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم از امام علامہ محمد بن موسیٰ المرالی المراکشی صفحہ ۲۵۲۔

Marfat.com

طالبِ علمِ حدیث اور دوسرے لوگ
برابر نہیں

ہمارے بعض علماء اسلاف جب طلبہ حدیث کو دیکھتے تھے تو کہا کرتے تھے:

اَهْلًا وَسَهْلًا بِالَّذِيْنَ اُحِبُّهُمْ وَاَوَدُّهُمْ فِى اللّٰهِ ذِى الْآلَاءِ

اَهْلًا بِقَوْمٍ صَالِحِيْنَ ذَوِىْ تُقًى عِزِّ الْوُجُوهِ وَزَيْنِ كُلِّ مَلَاءِ

يَاطَالِبِىْ عِلْمِ النَّبِىِّ مُحَمَّدٍ مَاانْتُمْ وَسِوَاكُمْ بِسَوَاءِ

میں ان لوگوں کو خوش آمدید کہتا ہوں جن سے میں محبت رکھتا ہوں اور میں ان سے تمام نعمتوں کے دینے والے اللہ کریم کی رضا کیلئے محبت رکھتا ہوں۔

میں اصحاب تقوی وصلاح لوگوں کو خوش آمدید کہتا ہوں جو چہروں کی عزت اور ہر مجلس کی زینت ہیں۔

اے نبی اکرم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کے طالب تم اور دوسرے لوگ برابر نہیں ہو تم افضل ہو۔

پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، امام علامہ محمد بن موسیٰ المروزی الدمشقی صفحہ ۲۶۰۔

Marfat.com

احادیث مبارکہ بیان کرنے والا بادشاہوں سے افضل ہے

ہارون الرشید نے یحیٰ ابن اکثم سے پوچھا کہ سب سے بلند مرتبہ کس کا ہے؟ اس نے کہا: امیر المؤمنین! آپ کا مرتبہ سب سے بلند ہے۔ ہارون الرشید نے کہا: کیا اس شخص کو جانتے ہو جو مجھ سے بھی بلند ہو؟ کہنے لگے: نہیں۔ ہارون نے کہا: لیکن میں اُسے پہچانتا ہوں جو ایک حلقے میں بیٹھ کر کہتا ہے: مجھے فلاں نے حدیث بیان کی فلاں سے اور انہوں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کی۔

یحیٰ نے کہا: امیر المؤمنین! کیا یہ شخص آپ سے بہتر ہے؟ حالانکہ آپ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کی اولاد میں سے ہیں اور مسلمانوں کے حکمران ہیں۔ ہارون نے کہا: تیرا برا ہو، ہاں وہ مجھ سے بہتر ہے کیونکہ اس کا نام حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پاک کے ساتھ وابستہ ہے اور کبھی فوت نہیں ہوگا۔ جب کہ ہم مر کھپ جائیں گے اور علماء رہتی دنیا تک باقی رہیں گے۔

یہ واقعہ خطیب بغدادی نے ''شرف اصحاب الحدیث'' میں بیان کیا ص ۹۹ نمبر (۲۱۹)، پکار و یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم للامام علامہ محمد بن موسیٰ المزنی المراکشی صفحہ ۲۶۱۔

Marfat.com

محدثین کرام ہی صراطِ مستقیم پر ہیں

ہبۃ اللہ ابن حسین شیرازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ اشعار سنائے:

عَلَیْکَ بِاَصْحَابِ الْحَدِیْثِ فَاِنَّھُمْ علی مَنْھجِ لِلدِّیْنِ مَازال مُعْلما

وَمَا النُّوْرُ اِلَّا فِی الْحَدِیْثِ وَاَھْلِہٖ اذا ما دجی اللَّیْلُ الْبھِیْمُ واظْلما

وَاَعْلَی الْبَرَایَا مَنْ اِلَی السُّنَنِ اعْتزی واغْوی الْبرایا مَنْ الی الْبِدَعِ انْتمی

وَمَنْ تَرَکَ الْآثَارَ ضُلِّلَ سَعْیُہٗ وھلْ یتْرُکُ الْآثارَ مَنْ کان مُسْلما

تم محدثین کو لازم پکڑو کیونکہ وہ دین کے ایسے راستے پر ہیں جو ہمیشہ سے جانا پہچانا ہے۔

نور حدیث شریف میں ہے اور محدثین میں، جب رات سیاہ ہو کر تاریک اور اندھیری ہو جائے۔

مخلوق میں سب سے زیادہ بلند وہ ہے جو سنتوں سے وابستہ ہو اور سب سے زیادہ گمراہ وہ ہے جو بدعتوں کی طرف منسوب ہو۔

جس نے آثار کو چھوڑ دیا اس کی کوشش رائیگاں گئی اور کیا کوئی مسلمان آثار چھوڑ سکتا ہے؟

پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از امام علامہ محمد بن موسیٰ الدمشقی صفحہ ۲۶۱۔

Marfat.com

ابوالفضل ہمدانی اور ابوالحسن حارثی کا بیان ہے کہ ابوطاہر سلفی نے ہمیں اپنے یہ اشعار سنائے:

دِيْنُ الرَّسُوْلِ وَشَرْعُهُ اَخْبَارُهُ ۔۔۔ وَاَجَلُّ عِلْمٍ يُّقْتَفٰى آثَارُهُ

مَنْ كَانَ مُشْتَغِلًا بِهَا وَبِنَشْرِهَا ۔۔۔ بَيْنَ الْبَرِيَّةِ لَاعَفَتْ آثَارُهُ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثیں آپ کا دین ہیں اور آپ کی شریعت ہیں، اور آپ کے آثار وہ عظیم ترین علم ہیں جن کی پیروی کی جاتی ہے۔

جو شخص انہیں حاصل کرنے اور ان کے پھیلانے میں مصروف ہو، اللہ تعالیٰ کرے کہ اس کے آثار مخلوق کے درمیان محو نہ ہوں۔

-☆-

پکارو یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم لاامام علامہ محمد بن موسیٰ المزنی المراکشی صفحہ ۲۶۲۔

Marfat.com

احادیث مبارکہ آفات سے بچاؤ کیلئے قلعہ اور ڈھال ہیں

ہمیں علی بن خضر مالکی نے بیان کیا کہ ہمیں ابومنصور فتح بن محمد نے اپنا کلام سنایا:

حَدِیْث رَسُوْلِ اللّٰہِ اُنسیْ وروْضتیْ
ومعْدنْ لذاتیْ وراحیْ وراحتیْ

وَحِصْنِی الَّذِیْ آوِیْ اِلَیْہِ وجُنّتیْ
وحرْزی منْ کُلِّ الْخطُوْب وعُدتیْ

وَعوْنیْ علی منْ خالف الْحق وارْتضی
ضلالات اھواء لَھاالْخلْق زلَت

بہ وبآیات الْکتاب تمسُّکیْ
ومُعتمدیْ فیْ کُلِّ حالٍ وَعصْمتیْ

پیارو یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام علامہ محمد بن موسیٰ ا... شی صفحہ ۲۶۲۔

Marfat.com

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث میرے لئے باغ، جائے اطمینان اور میری لذتوں اور راحت وسکون کا مرکز ہے۔

حدیث شریف میرا قلعہ ہے جس کی میں پناہ لیتا ہوں، میری ڈھال ہے، تمام مصیبتوں سے امان ہے اور میرا ہتھیار ہے۔

نیز حدیث اس شخص کے مقابل میری مددگار ہے جو حق کی مخالفت کرے اور خواہشات کی گمراہیوں کو پسند کرے جن کے سبب مخلوق گمراہ ہوئی ہے۔

میں حدیث شریف اور قرآنی آیات کو پکڑتا ہوں یہ ہر حال میں میرے اعتماد کی جگہ ہیں اور مجھے بچانے والی ہیں۔

-☆-

Marfat.com

احادیث مبارکہ میں ہی راحت وسکون کا سامان ہے

ہمیں حافظ ابومحمد عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری نے بتایا کہ ہمیں حافظ ابوالحسن علی بن المفضل المقدسی نے اپنے درج ذیل اشعار سنائے:

لِکُلِّ امْرِیءٍ مَّافِیْہِ رَاحَۃُ قَلْبِہٖ فَیَاْنَسُ اِنْسَانٌ لِصُحْبَۃِ اِنْسَانِ

وَمَارَاحَتِیْ اِلَّاحَدِیْثُ مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِہٖ وَالتَّابِعِیْنَ بِاِحْسَانِ

ہر شخص کے دل کی راحت کسی نہ کسی چیز میں ہوتی ہے چنانچہ ایک انسان دوسرے انسان کی صحبت سے مانوس ہوتا ہے۔

میری راحت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام اور احسان کے ساتھ ان کے نقش قدم پر چلنے والوں کی خدمت میں ہے۔

چارہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام علامہ محمد بن موسیٰ المراکشی صفحہ ۲۶۳۔

Marfat.com

حدیث وفقہ کے علاوہ

ہر علم وسوسہ ہے

حضرت حافظ منذری کے تقاضے پر میں نے دمیاط کی سرحد پر درج ذیل اشعار کہے:

جَلِیْسِیْ وَمَحْبُوْبِیْ حَدِیْثُ مُحَمَّدٍ
وَكُلُّ امْرِیءٍ یَصْبُوْ اِلٰی مَنْ یُجَالِسُ

وَصَحْبُ النَّبِیِّ اَکْرِمْ بِهٖ وَبِحِزْبِهٖ
عَلٰی مِثْلِ ذَا اَعْنِیْ اللَّبِیْبَ یُنَافِسُ

مُحَمَّدُ وَاظَبْ دَرْسَ فِقْهٍ وَّسُنَّةٍ
فَكُلُّ عُلُوْمٍ بَعْدَ هٰذَا وَسَاوِسُ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث میری ہم نشین اور محبوب ہے اور ہر شخص اپنے ہم نشین سے محبت رکھتا ہے۔

چارہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم از امام علامہ محمد بن موسیٰ المراکشی صفحہ ۲۶۳۔

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کا گروہ کتنا معزز ہے؟ عقل مند آدمی کو ایسی ہستیوں کے ساتھ دلچسپی رکھنی چاہئے۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ فقہ اور سنت کا درس دیا اس کے بعد تمام علوم وسوسے ہیں۔

-☆-

Marfat.com

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وحیِ اِلٰہی

ضیاء الحدیث

Marfat.com

Marfat.com

وحی کی ابتداء

غار حراء میں

عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَاقَالَتْ:

اَوَّلُ مَا بُدِیَٔ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ من الْوَحْیِ الرُّؤْیا الصَّالِحَةُ فِی النَّوْمِ فَكَانَ لَا یَرٰی رُؤْیا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ،ثُمَّ حُبِّبَ اِلَیْهِ الْخَلَاءُ،فَكَانَ یَخْلُوبِغَارِ حِرَاءٍ، فَیَتَحَنَّثُ فِیْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ۔اللَّیَالِی ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ یَنْزِعَ اِلٰی اَهْلِهٖ،وَیَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ،ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی خَدِیْجَةَ فَیَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا، حَتّٰی جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِی غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ:

اِقْرَأْ ،قَالَ:مَااَنَابِقَارِیٍٔ .قَالَ:فَاَخَذَنِی فَغَطَّنِی حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجُهْدَ.ثُمَّ اَرْسَلَنِی فَقَالَ:اِقْرَأْ ،قُلْتُ:مَااَنَابِقَارِیٍٔ فَاَخَذَنِی فَغَطَّنِی الثَّانِیَةَ حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجُهْدَ.ثُمَّ اَرْسَلَنِی فَقَالَ:اِقْرَأْ،قُلْتُ:مَااَنَا بِقَارِیٍٔ فَاَخَذَنِی فَغَطَّنِی الثَّالِثَةَ.ثُمَّ اَرْسَلَنِی فَقَالَ:

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِی خَلَقَ o خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ o اِقْرَأْ وَرَبُّكَ

Marfat.com

الْاَکْرَمُ. فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ فُؤَادُهٗ، فَدَخَلَ عَلٰی خَدِيْجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ:

زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ. فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰی ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ، فَقَالَ لِخَدِيْجَةَ وَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ: لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰی نَفْسِيْ. فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ:

كَلَّا وَاللّٰهِ مَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا، اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِيْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ.

فَانْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِيْجَةُ حَتّٰی اَتَتْ بِهٖ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ اَمْرَءً ا تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ، فَيَكْتُبُ مِنَ الْاِنْجِيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيْرًا قَدْ عَمِيَ، فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ:

يَا ابْنَ عَمِّ! اسْمَعْ مِنِ ابْنِ اَخِيْكَ. فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ: يَا ابْنَ اَخِيْ مَاذَا تَرٰی؟ فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَاٰی، فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ:

هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِيْ نَزَّلَ اللّٰهُ عَلٰی مُوْسٰی، يَا لَيْتَنِيْ فِيْهَا جَذَعًا، لَيْتَنِيْ اَكُوْنُ حَيًّا اِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ. لَمْ يَاْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهٖ اِلَّا عُوْدِيَ، وَاِنْ يُدْرِكْنِيْ يَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا. ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّيَ، وَفَتَرَ الْوَحْيُ.

ترجمة الحديث:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ – رضی اللہ عنہا – نے فرمایا:

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳)(۳۳۹۲)(۴۹۵۳)(۴۹۵۵)		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۹۵۷)	(۴۹۵۶)(۶۹۸۲)	
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۶۰)	جلد۱	صفحہ۱۳۹
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۳)	جلد۱	صفحہ۲۱۶
قال شعیب الارنؤوط	حدیث صحیح		

Marfat.com

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کی ابتداء نیند میں سچے خوابوں کی صورت میں ہوئی۔ آپ جو بھی خواب دیکھتے وہ صبح کی سفیدی کی طرح نمودار ہو جاتا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خلوت کو محبوب بنا دیا گیا تو آپ غار حراء میں خلوت اختیار فرماتے رہے اور تحنث فرماتے رہے یعنی مسلسل کئی راتیں گھر تشریف لائے بغیر غار میں مصروف عبادت و بندگی رہے اور اس کیلئے گھر سے کھانے پینے کا سامان لے جاتے رہے۔ پھر آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے پھر اتنا ہی کھانے پینے کا سامان ساتھ لے جاتے رہے۔

یہاں تک کہ آپ غار حراء میں ہی تھے کہ حق آ گیا اللہ کا بھیجا ہوا فرشتہ حاضر ہوا۔

اس نے کہا: اِقْرَأْ پڑھئے۔ قَالَ: آپ نے فرمایا:

مَااَنَابِقَارِیءٍ۔ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

فرشتے نے مجھے پکڑا سینے سے لگا کر خوب دبایا یہاں تک کہ میں نڈھال ہو گیا پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا:

اِقْرَأْ پڑھئے۔ میں نے جواباً کہا: مَااَنَابِقَارِیءٍ۔ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔

فرشتے نے مجھے دوبارہ پکڑا سینے سے لگا کر خوب دبایا یہاں تک کہ میں نڈھال ہو گیا پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا:

اِقْرَأْ پڑھئے۔ میں نے جواب دیا: مَااَنَابِقَارِیءٍ۔ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔

اس فرشتے نے مجھے پھر پکڑا سینے سے لگا کر خوب دبایا پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا:

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ○ اِقْرَأْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ ○

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان آیات کریمہ کو لے کر گھر پلٹ آئے کہ آپ کا دل انور دھڑک رہا تھا۔ تو آپ حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہا:

Marfat.com

زَمِّلُوْنِی زَمِّلُوْنِی . مجھ پر چادر دے دو، مجھ پر چادر دے دو۔

گھر والوں نے آپ پر چادر دے دی یہاں تک کہ آپ سے ہیبت و رعب کی کیفیت جاتی رہی تو آپ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تو انہیں غار والی پوری بات بتا دی اور کہا:

مجھے اپنی جان کا خدشہ ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی:

كَلَّا وَاللّٰهِ مَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا، اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ، وَتَقْرِی الضَّيْفَ، وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ.

ایسا نہیں ہو سکتا۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ کیونکہ

آپ صلہ رحمی کرتے ہیں،

ناداروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں،

جس کے پاس کچھ نہیں (غرباء و مساکین) انہیں کما کر کھلاتے ہیں،

مہمان نوازی کرتے ہیں اور

حق کے سلسلہ میں پیش آنے والی مصیبتوں پر آپ مدد فرماتے ہیں۔

پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو لے کر چلیں حتی کہ ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزی کے پاس پہنچ گئیں جو زمانہ جاہلیت میں نصرانیت اختیار کر چکے تھے اور وہ عبرانی زبان لکھا کرتے تھے۔ اور جتنی اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتی اتنی انجیل لکھا کرتے تھے۔

وہ بوڑھے ہو چکے تھے اور ان کی بینائی بھی جاتی رہی تھی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا:

اے میرے چچا زاد بھائی! اپنے بھتیجے کی بات سنیے۔

جناب ورقہ نے آپ سے فرمایا:

اے میرے بھتیجے! آپ کیا دیکھتے ہیں؟

Marfat.com

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غار حراء میں جو دیکھا تھا اس کی انہیں خبر دے دی۔

حضرت ورقہ نے فرمایا:

یہ وہ ناموس-وحی لانے والا فرشتہ- ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا۔

کاش! میں اس ساعت جوان وتوانا ہوتا۔

کاش! میں اس وقت تک زندہ رہوں جب آپ کی قوم آپ کو شہر مکہ سے نکال دے گی۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا وہ میری قوم مجھے نکالنے والی ہے؟

انہوں نے کہا: ہاں۔

جب بھی کوئی آدمی وہ بات لایا جو آپ لائے ہیں تو اس سے عداوت ودشمنی روا رکھی گئی۔ اگر مجھے آپ کا زمانہ (زمانہ اعلان نبوت) نصیب ہوا تو میں آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔

اس کے بعد حضرت ورقہ تھوڑے دن ہی زندہ رہے اور وحی کے نزول کا سلسلہ کچھ وقت کیلئے رک گیا۔

-☆-

Marfat.com

آسمان و زمین کے درمیان
وحی والے فرشتے کا کرسی پر بیٹھنا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ یُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْیِ، فَقَالَ فِی حَدِیْثِهٖ:

بَیْنَ اَنَا اَمْشِی اِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ رَاْسِی، فَاِذَا الْمَلَکُ الَّذِی جَاءَ نِی بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلٰی کُرْسِیٍّ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، فَرُعِبْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ: زَمِّلُوْنِی زَمِّلُوْنِی، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ○ قُمْ فَاَنْذِرْ ○ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ ○ وَثِیَابَکَ فَطَهِّرْ ○ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ○

فَحَمِیَ الْوَحْیُ وَتَتَابَعَ.

ترجمة الحديث:

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ۔

Marfat.com

وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پاک فترۃ الوحی - وہ زمانہ جب پہلی وحی کے بعد سلسلہ وحی رک گیا کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حدیث پاک میں بیان فرمایا:

میں چل رہا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو دیکھا کہ وہ فرشتہ جو میرے پاس غار حراء میں آیا آسمان وزمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہے۔ اس منظر سے مجھ پر ہیبت طاری ہوگئی۔ میں گھر واپس لوٹ آیا تو میں نے گھر والوں سے کہا:

مجھ پر چادر دے دو، مجھ پر چادر دے دو۔

تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی:

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۲۳۸)	جلد ۲	صفحہ ۹۹۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۹۲۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۷۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۹۲۶)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۷۶
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۹۵۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۹۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۲۱۴)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۵۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۶۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۹
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۸۴۵)	جلد ۱۱	صفحہ ۲۱۰
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۲۵)	جلد ۳	صفحہ ۳۰۲
قال الالبانی	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۳۲۱۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۶۸
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۱۵۶۷)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۱۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۴۴۰)	جلد ۱۱	صفحہ ۲۰۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۹۷۵)	جلد ۱۲	صفحہ ۵۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

Marfat.com

یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ ○ قُمْ فَاَنْذِرْ ○ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ ○ وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ ○ وَالرُّجْزَ فَاھْجُرْ ○.

اے چادر اوپر لینے والے! اٹھئے خبردار کیجئے عذاب الٰہی سے اور اپنے رب کی تکبیر بیان کیجئے۔ اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھئے اور حسب سابق بتوں سے دور رہئے۔

اس کے بعد نزول وحی میں تیزی آ گئی اور لگاتار نازل ہونے لگی۔

-☆-

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی طرف
وحی الٰہی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ يَأْتِيْكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ:

اَحْيَانًا يَأْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ، وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ، فَيُفْصَمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ، وَ اَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا، فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ:

قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ، فَيُفْصَمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهٗ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا.

ترجمة الحديث:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت حارث بن ہشام رضی

Marfat.com

اللہ عنہ نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ پر وحی کیسے آتی ہے؟ تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کبھی کبھی مجھ پر وحی الٰہی نازل ہوتی ہے گھنٹی کی آواز کی طرح۔ وحی کی یہ حالت مجھ پر بہت بھاری ہوتی ہے۔ جب مجھ پر وحی کی یہ حالت ختم ہوتی ہے تو اس وحی کی حالت میں اللہ کا جو ارشاد ہوتا ہے میں اسے یاد کر چکا ہوتا ہوں۔ اور کبھی کبھی وحی کا فرشتہ انسانی صورت میں مجھ پر ظاہر ہوتا ہے وہ مجھ سے کلام کرتا ہے تو وہ جو وحی لاتا ہے میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲)	جلد۱	صفحہ۲۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۲۱۵)	جلد۲	صفحہ۹۹۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۳۳)	جلد۴	صفحہ۱۸۱۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۵۹)	جلد۴	صفحہ۴۶
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۱۳)	جلد۱	صفحہ۱۰۲
قال الالبانی	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۳۲۱۵۱)	جلد۱	صفحہ۱۱۶۸
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۶۳۴)	جلد۳	صفحہ۴۹۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۸)	جلد۱	صفحہ۲۲۵
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۰۰۷)	جلد۱	صفحہ۴۸۰
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۰۰۸)	جلد۱	صفحہ۴۸۱
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۷۹۲۵)	جلد۷	صفحہ۲۴۲
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۱۰۶۳)	جلد۱۰	صفحہ۷۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۱۲۸)	جلد۱۷	صفحہ۵۵۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۶۰۷۸)	جلد۱۸	صفحہ۱۵۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۶۰۷۶)	جلد۱۸	صفحہ۱۵۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۸۴۶)	جلد۱۱	صفحہ۲۸۱
قال المحقق	صحیح		

Marfat.com

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

میں نے دیکھا جب آپ پر سخت سردی کے دن وحی نازل ہو رہی تھی۔ جب وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ کے قطرات بہہ رہے تھے۔

-☆-

Marfat.com

نزول وحی کے وقت
زبان کو حرکت نہ دینا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَافِی قَوْلِہٖ تَعَالٰی:

لَا تُحَرِّکُ بِہٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِہٖ.

قَالَ:

کَانَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِیْلِ شِدَّۃً، وَکَانَ مِمَّا یُحَرِّکُ شَفَتَیْہِ .فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَاَنَااُحَرِّکُھُمَا کَمَاکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یُحَرِّکُھُمَا.

فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی:

لَا تُحَرِّکُ بِہٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِہٖo اِنَّ عَلَیْنَاجَمْعَہٗ وَقُرْءَ انَہٗ.

قَالَ: جَمْعُہٗ لَکَ فِی صَدْرِکَ وَتَقْرَأُہٗ:

فَاِذَا قَرَاْنَہٗ فَاتَّبِعْ قُرْءَ انَہٗ.

Marfat.com

قَالَ: فَاسْتَمِعْ لَهُ وَاَنْصِتْ.

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ.

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا اَنْ تَقْرَأَهُ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ اِذَا اَتَاهُ جِبْرِيْلُ اسْتَمَعَ، فَاِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيْلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَمَا قَرَأَهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی:

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ.

اے رسول کریم! آپ اپنی زبان کو حرکت نہ دیجئے (نزول وحی کے وقت) تا کہ آپ اس وحی کو جلدی یاد کرلیں - کے بارے میں فرمایا:

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵)(۴۹۲۷) (۴۹۲۸) (۴۹۲۹)		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۴۴)(۷۵۲۴)		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۴۸)	جلد۱	صفحہ۳۳۰
جامع الاصول	رقم الحدیث (۱۱۵۱)	جلد۱۱	صفحہ۲۹۲
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۲۹)	جلد۳	صفحہ۳۶۲
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۰۰۹)	جلد۱	صفحہ۴۶۱
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۱۵۷۰)	جلد۱۰	صفحہ۳۱۹
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۱۵۷۱)	جلد۱۰	صفحہ۳۲۰
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۱۵۷۲)	جلد۱۰	صفحہ۳۲۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۱۰)	جلد۲	صفحہ۲۶۸
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۱۹۱)	جلد۳	صفحہ۳۷۰
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		

Marfat.com

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزول قرآن کے وقت تکلیف محسوس فرماتے تھے اور آپ اس سے اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

میں ان ہونٹوں کو ایسے حرکت دیتا ہوں جیسے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں حرکت دیا کرتے تھے۔تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی:

لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ o اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْاٰنَهُ.

آپ اپنی زبان کو حرکت نہ دیجئے کہ آپ اسے جلدی یاد کرلیں۔ بے شک اس کو جمع کرنا اور پڑھانا ہماری ذمہ داری ہے۔جمع سے مراد اس کا آپ کیلئے آپ کے سینے میں جمع کردینا اور آپ کا اس کی تلاوت کرنا۔

فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهُ.

اور جب ہم اس قرآن کو پڑھ چکیں تو ہمارے پڑھنے کی پیروی کریں۔

آپ نے اس کی تفسیر میں فرمایا: اسے غور سے سنئے اور (دوران وحی) خاموش رہئے۔

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ.

پھر اس کا بیان کرنا بھی ہمارے ذمہ ہے پھر ہمارے ذمہ ہے کہ آپ اس کو پڑھیں۔

اس کے بعد حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جبریل امین آتے وحی لیکر تو اسے غور سے سنتے۔جب جبریل امین چلے جاتے تو آپ اس کی ایسے تلاوت فرماتے جیسے جبرائیل امین نے تلاوت فرمائی ہوتی۔

-☆-

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور
حضرت جبریل امین علیہ السلام کا
رمضان المبارک میں قرآن کریم کا دور کرنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَاقَالَ:

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلہ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاس وکان اجود مَایَکُوْنُ فِی رَمَضَانَ حِیْنَ یَلْقَاہُ جِبْرِیْلُ علیہ السّلام ،وکان یلقاہ فی کُلّ لیلۃ مِنْ رَمَضَانَ فَیُدارِسُہُ الْقُرْآنَ،فلرسُوْلُ اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلّم اجود بالخیر من الرِّیْحِ الْمُرْسَلَۃِ .

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے۔ خصوصا رمضان المبارک

Marfat.com

میں جب جبریل امین علیہ السلام آپ سے ملاقات کرتے تو اس وقت سب سے زیادہ سخی ہوتے۔

جبریل امین علیہ السلام آپ سے رمضان المبارک کی ہر رات ملتے تھے اور آپ سے قرآن کریم کا دور کرتے تھے۔ تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیر و بھلائی میں زیادہ سخی ہوئے چھوڑی ہوئی تیز ہوا سے۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶)(۱۹۰۲)(۳۲۲۰)(۳۵۵۴)(۴۹۹۷)		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۰۸)	جلد۴	صفحہ۱۸۰۳
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۸۵۲)	جلد۱۱	صفحہ۲۸۷
قال المحقق	صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۲۴۱۲)	جلد۳	صفحہ۹۲
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۷۹۳۹)	جلد۷	صفحہ۲۴۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۴۲)	جلد۲	صفحہ۴۹۸
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۶۱۶)	جلد۳	صفحہ۱۷۷
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۴۴۰)	جلد۸	صفحہ۲۲۵
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۰۴۱)	جلد۲	صفحہ۳۵۷
قال الالبانی	متفق علیہ		
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۷۸۰۵)	جلد۴	صفحہ۲۸۷

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی
ہرقل - شاہِ روم
کی زبان سے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَبَاسُفْيَان بْن حَرْبٍ اَخْبَرَهٗ:

اَنَّ هِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ، كَانُوْا تُجَارًا بِالشَّامِ، فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَادَّفِيهَا اَبَاسُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ فَاَتَوْهُ وَهُمْ بِاِيْلِيَاءَ، فَدَعَاهُمْ وَحَوْلَهٗ عُظَمَاءُ الرُّوْمِ، ثُمَّ دَعَاهُمْ فَدَعَا بِالتَّرْجُمَانِ. فَقَالَ:

اَيُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا بِهٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ؟ فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ:

قُلْتُ: اَنَا اَقْرَبُهُمْ، فَقَالَ: اَدْنُوْهُ مِنِّي، وَقَرِّبُوْا اَصْحَابَهٗ فَاجْعَلُوْهُمْ عِنْدَ ظَهْرِهٖ. ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ:

قُلْ لَهُمْ اِنِّي سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ، فَاِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوْهُ. فَوَاللّٰهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ مِنْ اَنْ يَاْثِرُوْا عَلَيَّ كَذِبًا لَكَذَبْتُ عَنْهُ. ثُمَّ كَانَ اَوَّلَ مَاسَاَلَنِي عَنْهُ اَنْ قَالَ:

Marfat.com

كَيْفَ نَسَبُهُ فِيكُمْ؟قُلْتُ:هُوَ فِينَا ذُوْنَسَبٍ.قَالَ:

فَهَلْ قَالَ هٰذَاالْقَوْلَ مِنْكُمْ اَحَدٌقَطُّ قَبْلَهُ؟قُلْتُ:لا.قَالَ:

فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ؟قُلْتُ: لا.قَالَ:

فَاَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوْهُ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ؟فَقُلْتُ:ضُعَفَاؤُهُمْ . قَالَ:

اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ ؟قُلْتُ:بَلْ يَزِيْدُوْنَ.قَالَ:

فَهَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِنْهُمْ سَخْطَةً لِدِيْنِهِ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيهِ ؟ قُلْتُ:لا.قَالَ:

فَهَلْ تَتَّهِمُوْنَهُ بِالْكِذْبِ قَبْلَ اَنْ يَقُولَ مَاقَالَ؟قُلْتُ:لا.قَالَ:

فَهَلْ يَغْدِرُ؟قُلْتُ:لا.وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍلَانَدْرِىْ مَاهُوَفَاعِلٌ فِيهَا.قَالَ:وَلَمْ يُمْكِنِّى كَلِمَةٌ اُدْخِلُ فِيهَاشَيْأًغَيْرُ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ.قَالَ:

فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ ؟ قُلْتُ:نَعَمْ . قَالَ:فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ؟قُلْتُ:اَلْحَرْبُ بَيْنَنَاوَبَيْنَهُ سِجَالٌ يَنَالُ مِنَّاوَنَنَالُ مِنْهُ،قَالَ:

فَمَاذَايَاْمُرُكُمْ ؟ قُلْتُ:يَقُوْلُ:اُعْبُدُوااللّٰهَ وَحْدَهُ وَلَا تُشْرِكُوْابِهِ شَيْئًا، وَاتْرُكُوْامَاكَانَ يَعْبُدُآبَاؤُكُمْ،وَيَاْمُرُنَابِالصَّلَاةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ . فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ قُلْ لَهُ:

اِنِّى سَاَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ فَذَكَرْتَ اَنَّهُ فِيكُمْ ذُوْنَسَبٍ،وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِى نَسَبِ قَوْمِهَا.

وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَالَ اَحَدٌ مِنْكُمْ هٰذَاالْقَوْلَ قَبْلَهُ، فَذَكَرْتَ اَنْ لَا،فَقُلْتُ لَوْ كَانَ اَحَدٌ قَالَ هٰذَاالْقَوْلَ قَبْلَهُ،لَقُلْتُ رَجُلٌ يَتَاَسَّى بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ.

وَسَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ، فَذَكَرْتَ اَنْ لَا،قُلْتُ:لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ،قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ اَبِيهِ.

Marfat.com

وَسَاَلْتُکَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ، فَذَكَرْتَ اَنْ لَا، فَقَدْ اَعْرِفُ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَذَرَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ.

وَسَاَلْتُکَ اَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوْهُ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ اتَّبَعُوْهُ، فَذَكَرْتَ اَنَّ ضُعَفَاءَهُمْ اتَّبَعُوْهُ، وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ.

وَسَاَلْتُکَ اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ، فَذَكَرْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ، وَكَذٰلِکَ اَمْرُ الْاِيْمَانِ حَتّٰى يَتِمَّ.

وَسَاَلْتُکَ اَيَرْتَدُّ اَحَدٌ سَخْطَةً لِدِيْنِهِ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ، فَذَكَرْتَ اَنْ لَا، وَكَذٰلِکَ الْاِيْمَانُ حِيْنَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ.

وَسَاَلْتُکَ هَلْ يَغْدِرُ، فَذَكَرْتَ اَنْ لَا، وَكَذٰلِکَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ.

وَسَاَلْتُکَ بِمَا يَاْمُرُكُمْ، فَذَكَرْتَ اَنَّهُ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا، وَيَنْهَاكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الْاَوْثَانِ، وَيَاْمُرُكُمْ بِالصَّلَاةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ، فَاِنْ كَانَ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَسَيَمْلِکُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ، وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهُ خَارِجٌ، لَمْ اَكُنْ اَظُنُّ اَنَّهُ مِنْكُمْ، فَلَوْ اَعْلَمُ اَنِّيْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ، لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهُ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمِهِ. ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ بَعَثَ بِهِ دِحْيَةُ اِلَى عَظِيْمِ بُصْرٰى، فَدَفَعَهُ اِلَى هِرَقْلَ فَقَرَاَهُ، فَاِذَا فِيْهِ:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ اِلَى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ: سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى، اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَدْعُوْکَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ، اَسْلِمْ تَسْلَمْ، يُؤْتِکَ اللّٰهُ اَجْرَکَ مَرَّتَيْنِ فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْکَ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ. و

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِکَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ○

Marfat.com

قَالَ اَبُوْسُفْیَانَ: فَلَمَّاقَالَ مَاقَالَ، وَفَرَغ مِنْ قِرَاءَ ةِ الْکِتَابِ، کَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ وَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ وَاُخْرِجْنَا، فَقُلْتُ لِاَصْحَابِی : لَقَدْأَمِرَاَمْرُ ابْنُ اَبِی کَبْشَةَ اِنَّهٗ یَخَافُهٗ مَلِکُ بَنِی الْاَصْفَرِ. فَمَازِلْتُ مُوْقِنًااَنَّهٗ سَیَظْهَرُ حَتّٰی اَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَیَّ الْاِسْلَامَ .

وَکَانَ ابْنُ النَّاطُوْرِ، صَاحِبُ اِیْلِیَاءَ وَهِرَقْلَ، اُسْقِفَ عَلٰی نَصَارٰی الشَّامِ یُحَدِّثُ اَنَّ هِرَقْلَ حِیْنَ قَدِمَ اِیْلِیَاءَ، اَصْبَحَ خَبِیْثَ النَّفْسِ ، فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ بِطَارِقَتِهٖ: قَدِاسْتَنْکَرْنَاهَیْئَتَکَ ، قَالَ ابْنُ النَّاطُوْرِ:

وَکَانَ هِرَقْلُ حَزَّاءً یَنْظُرُ فِی النُّجُوْمِ فَقَالَ لَهُمْ حِیْنَ سَاَلُوْهُ: اِنِّی رَأَیْتُ اللَّیْلَةَ حِیْنَ نَظَرْتُ فِی النُّجُوْمِ اَنَّ مَلِکَ الْخِتَانِ قَدْ ظَهَرَ، فَمَنْ یَخْتَتِنُ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ ؟قَالُوْا: لَیْسَ یَخْتَتِنُ اِلَّاالْیَهُوْدُ، فَلَا یُهِمَّنَّکَ شَاْنُهُمْ وَاکْتُبْ اِلٰی مَدَایِنِ مُلْکِکَ فَیَقْتُلُوْامَنْ فِیْهِمْ مِنَ الْیَهُوْدِ. فَبَیْنَمَاهُمْ عَلٰی اَمْرِهِمْ اُتِیَ هِرَقْلُ بِرَجُلٍ اَرْسَلَ بِهٖ مَلِکُ غَسَّانَ یُخْبِرُ عَنْ خَبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَخْبَرَهُ هِرَقْلُ قَالَ:

اذْهَبُوْافَانْظُرُوْااَمُخْتَتِنٌ هُوَاَمْ لَا؟ فَنَظَرُوْااِلَیْهِ فَحَدَّثُوْهُ اَنَّهٗ مُخْتَتِنٌ، وَسَاَلَهٗ عَنِ الْعَرَبِ، فَقَالَ: هُمْ یَخْتَتِنُوْنَ، فَقَالَ هِرَقْلُ: هٰذَا مُلْکُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَدْ ظَهَرَ. ثُمَّ کَتَبَ هِرَقْلُ اِلٰی صَاحِبٍ لَهٗ بِرُوْمِیَةَ، وَکَانَ نَظِیْرَهٗ فِی الْعِلْمِ، وَسَارَهِرَقْلُ اِلٰی حِمْصَ، فَلَمْ یَرِمْ حِمْصَ حَتّٰی أَتَاهُ کِتَابٌ مِنْ صَاحِبِهٖ یُوَافِقُ رَأْیَ هِرَقْلَ عَلٰی خُرُوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهٗ نَبِیٌّ فَاَذِنَ هِرَقْلُ لِعُظَمَاءِ الرُّوْمِ فِی دَسْکَرَةٍ لَهٗ بِحِمْصَ، ثُمَّ اَمَرَ بِاَبْوَابِهَافَغُلِّقَتْ، ثُمَّ اطَّلَعَ فَقَالَ:

یَامَعْشَرَ الرُّوْمِ هَلْ لَکُمْ فِی الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ، وَاَنْ یَثْبُتَ مُلْکُکُمْ، فَتُبَایِعُوْا هٰذَاالنَّبِیَّ ؟ فَحَاصُوْاحَیْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ اِلَی الْاَبْوَابِ، فَوَجَدُوْهَا قَدْ غُلِّقَتْ، فَلَمَّارَاٰی هِرَقْلُ نَفْرَتَهُمْ ، وَاَیِسَ مِنَ الْاِیْمَانِ قَالَ: رُدُّوْهُمْ عَلَیَّ ، وَقَالَ:

Marfat.com

إِنِّي قُلْتُ مَقَالَتِي آنِفًا أَخْتَبِرُ بِهَا شِدَّتَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ، فَقَدْ رَأَيْتُ، فَسَجَدُوا لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ، فَكَانَ ذَلِكَ آخِرَ شَأْنِ هِرَقْلَ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہیں حضرت ابو سفیان بن حرب۔ رضی اللہ عنہ۔ نے خبر دی کہ

روم کے بادشاہ۔ ہرقل نے انہیں بلا بھیجا جبکہ وہ قریش کے ایک قافلہ میں تھے۔ یہ تاجر تھے اور ملک شام میں تھے اس مدت میں جو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیبیہ کے موقع پر ابو سفیان اور کفار قریش سے مقرر فرمائی تھی۔

ابو سفیان اپنے قافلہ والوں کے ہمراہ ہرقل کے پاس آئے جبکہ وہ بیت المقدس میں تھا۔ اس بادشاہ نے انہیں بلایا اس حال میں کہ اس کے اردگرد روم کے امراء وروساء بیٹھے تھے۔ پھر اس نے انہیں اپنے ترجمان سمیت بلایا اس بادشاہ نے کہا:

تم میں سے قریبی رشتہ دار کون ہے اس آدمی کا جو اپنے آپ کو نبی گمان کرتا ہے؟

ابو سفیان نے کہا: میں نے کہا:

ان تمام سے میں اس کا قریبی رشتہ دار ہوں۔

بادشاہ نے کہا:

اسے میرے قریب کردو اور

اس کے ساتھیوں کو بھی قریب کردو، انہیں اس کی پشت کے پیچھے بٹھادو۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا:

ان سے کہو میں اس آدمی جو اپنے آپ کو نبی کہتا ہے کے بارے میں کچھ پوچھنے لگا ہوں۔ اگر یہ مجھ سے جھوٹ بولے تو تم اس کی تکذیب کردینا۔ پس اللہ کی قسم! اگر جھوٹ بولنے کی

Marfat.com

بدنامی کا خوف نہ ہوتا تو میں وہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ضرور جھوٹ بول دیتا۔

پھر اس بادشاہ نے آپ سے متعلق مجھ سے سب سے پہلا سوال پوچھا وہ یہ تھا۔

اس کا خاندانی نسب تم میں کیسا ہے؟

میں نے کہا: وہ ہم میں اعلیٰ نسب والا ہے۔

اس نے کہا: کیا یہ قول کہ میں نبی ہوں تم میں سے کسی نے اس سے پہلے کبھی کہا؟

میں نے کہا: نہیں۔

اس نے پوچھا: کیا اس کے آباء واجداد میں کوئی بادشاہ گزرا ہے؟

میں نے کہا: نہیں۔

اس نے کہا: کیا قوم کے اشراف بڑے لوگوں نے اس کی پیروی کی ہے یا کمزور لوگوں نے؟

میں نے کہا: قوم کے کمزور لوگوں نے اس کی پیروی کی ہے۔

اس نے کہا: کیا وہ بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں؟

میں نے کہا: بلکہ وہ بڑھ رہے ہیں۔

اس نے کہا: کیا ان میں سے کوئی اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد اس دین سے ناراض ہو کر مرتد ہوا ہے؟

میں نے کہا: نہیں۔

اس نے کہا: جو اس نے کہا کہ میں اللہ کا نبی ہوں اس قول سے پہلے کیا تم اس پر جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے؟

میں نے کہا: نہیں۔

اس نے کہا: کیا وہ وعدہ خلافی کرتا ہے؟

Marfat.com

میں نے کہا: نہیں۔ہم اب اس سے معاہدہ کی ایک مدت میں ہیں ہم نہیں جانتے وہ اس معاہدہ کے بارے میں کیا کرنے والا ہے۔ابوسفیان نے کہا:

اس فقرے کے علاوہ مجھے اور کہیں کوئی بات اپنی طرف سے داخل کرنے کا موقعہ نہ ملا۔

اس نے کہا: کیا تم نے اس سے لڑائی کی ہے؟

میں نے کہا: ہاں۔

اس نے کہا: تمہاری اس سے لڑائی کیسی رہی؟

میں نے کہا: ہم میں اور اس کے درمیان لڑائی ڈولوں کی طرح رہی کبھی ہم نے اسے نقصان پہنچایا کبھی اس نے ہمیں نقصان پہنچایا۔

اس نے کہا: وہ تمہیں کس چیز کا حکم دیتا ہے؟

میں نے کہا: وہ ہمیں کہتا ہے اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔اور چھوڑ دو ان معبودان باطل کو جن کی تمہارے آباء واجداد عبادت کرتے رہے۔ وہ ہمیں حکم دیتا ہے نماز پڑھنے کا، سچ بولنے کا، پاکدامن رہنے کا اور صلہ رحمی کا۔

اس بادشاہ روم ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا: اسے کہو:

میں نے تجھ سے اس کے نسب کے بارے میں پوچھا تو تو نے جواب دیا وہ ہم میں اعلیٰ نسب والا ہے۔ایسے ہی رسولان کرام اپنی قوم کے نسب میں مبعوث ہوتے ہیں۔

میں نے تجھ سے پوچھا۔کیا یہ بات کہ میں اللہ کا نبی ہوں تم میں سے کسی نے اس سے پہلے کہی؟ تو تو نے کہا: نہیں۔میں نے کہا: اگر اس سے پہلے یہ بات کسی نے کہی ہوتی تو میں کہتا

وہ ایک آدمی ہے جو اس سے پہلے کہی گئی بات کی پیروی کر رہا ہے۔

میں نے تجھ سے پوچھا: کیا اس کے آباؤاجداد میں کوئی بادشاہ گزرا ہے؟ تو نے جواب دیا نہیں۔

میں کہتا ہوں:

Marfat.com

اگر اس کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ ہوتا تو میں کہتا یہ ایسا آدمی ہے جو اپنے باپ کی بادشاہت کا طلبگار ہے۔

اور میں نے یہ پوچھا: کہ جو بات اس نے کہی ہے اس دعوی نبوت سے پہلے تم نے کبھی اس پر جھوٹ بولنے کی تہمت لگائی؟

تو تم نے جواب دیا کہ نہیں۔ اور میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ وہ شخص لوگوں پر تو جھوٹ باندھنے سے پرہیز کرے اور اللہ پر جھوٹ بولے۔

میں نے یہ بھی دریافت کیا کہ بڑے لوگ اس کی پیروی کر رہے ہیں یا کمزور؟ تو تم نے جواب دیا:

کمزور لوگوں نے اس کی پیروی کی ہے۔ اور اس قسم کے لوگ ہی پیغمبروں کے پیروکار ہوتے ہیں۔

میں نے پوچھا: وہ بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں؟ تم نے کہا:

بڑھ رہے ہیں اور ایمان ایسے ہی ہوتا ہے جب اس کی تازگی دلوں کو پہنچ جائے۔

پھر میں نے پوچھا: کیا اس دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص متنفر ہو کر مرتد بھی ہوا ہے؟

تو تم نے جواب دیا: نہیں۔ اور ایمان کا یہی حال ہوتا ہے کہ اس کی چاشنی جب دل میں سما جاتی ہے تو پھر نکلتی نہیں۔

اور میں نے دریافت کیا: کہ کیا وہ عہد شکنی بھی کرتا ہے؟

تو تم نے کہا: نہیں۔ اور رسول ایسے ہی ہوتے ہیں وہ دھوکہ نہیں کرتے۔

میں نے یہ بھی پوچھا: کہ وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے؟

تو تم نے کہا: وہ اللہ کی عبادت کرنے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہ ٹھہرانے کا حکم دیتا ہے، تمہیں بت پرستی سے منع کرتا ہے اور تمہیں نماز، سچائی اور پاکدامنی اختیار کرنے کے متعلق کہتا ہے۔ تو جو کچھ تم نے بتایا ہے اگر وہ صحیح ہے تو یہ شخص بہت جلد اس جگہ کا مالک ہو جائے گا جہاں میرے یہ دونوں

Marfat.com

قدم ہیں۔

میں جانتا تھا کہ یہ نبی آنے والا ہے لیکن میرا یہ خیال نہ تھا کہ وہ تم میں سے ہوگا۔ اگر مجھے یقین ہوتا کہ میں اس کے پاس پہنچ سکوں گا تو اس سے ملاقات کی ضرور زحمت اٹھاتا اگر میں اس کے پاس مدینہ میں ہوتا تو ضرور اس کے پاؤں دھوتا۔

اس کے بعد ہرقل نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ خط منگوایا جو آپ نے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ذریعے حاکم بصری کے پاس بھیجا تھا اور اس نے وہ خط ہرقل کو پہنچا دیا تھا۔ ہرقل نے اسے پڑھا اس میں یہ لکھا تھا۔

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ہرقل عظیم روم کے نام۔

اس شخص پر سلام جو ہدایت کی پیروی کرے اس کے بعد میں تجھے کلمہ اسلام لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی دعوت دیتا ہوں، مسلمان ہو جا تو محفوظ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ تجھے دوہرا اجر دے گا۔ پھر اگر تو یہ بات نہ مانے تو تیری رعایا کا گناہ بھی تجھی پر ہوگا۔

اے اہل کتاب! ایک ایسی بات کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے۔ ہم اللہ کے علاوہ کسی اور کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور ہم میں سے کوئی اللہ کے علاوہ ایک دوسرے کو اپنا رب نہ سمجھے۔ پس اگر یہ لوگ اعراض کریں تو صاف کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو فرمانبردار ہیں۔

ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کہا: جب ہرقل جو کہنا چاہتا تھا کہہ چکا اور خط پڑھ کر فارغ ہوا تو اس کے پاس شور اٹھا اور آوازیں بلند ہوئیں اور ہم باہر نکال دیئے گئے۔ میں نے باہر آکر اپنے ساتھیوں سے کہا: ابو کبشہ کے بیٹے کا معاملہ بڑا زور پکڑ گیا اس سے تو رومیوں کا بادشاہ بھی ڈرتا ہے۔ اس روز کے بعد مجھے برابر یقین رہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غالب آکر رہیں گے۔ یہاں تک

Marfat.com

کہ اللہ تعالیٰ نے میرے اندر اسلام داخل کر دیا۔

ابن ناطور جو ایلیاء کے گورنر ہرقل کا مصاحب اور شام کے عیسائیوں کا پادری تھا۔ بیان کرتا ہے:

ہرقل جب ایلیاء (بیت المقدس) آیا تو ایک روز صبح کے وقت خبیث النفس بیدار ہوا اور اس کے کچھ مصاحب کہنے لگے ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کی طبیعت کچھ بجھی بجھی سی ہے۔

ابن ناطور نے کہا: ہرقل ماہر نجومی اور ستارہ شناس تھا جب لوگوں نے اس سے پوچھا تو کہنے لگا: میں نے آج رات تاروں پر ایک نگاہ ڈالی تو دیکھتا ہوں کہ ختنہ کرنے والوں کے بادشاہ کا ظہور ہو چکا ہے۔ بتاؤ ان دنوں کونسی قوم ختنہ کرتی ہے؟

مصاحب کہنے لگے: یہودیوں کے سوا کوئی ختنہ نہیں کرتا ان سے فکر مند ہونے کے ضرورت نہیں۔ آپ اپنی سلطنت کے شہروں میں حکم بھیج دیں کہ وہاں کے تمام یہودیوں کو قتل کر دیا جائے۔

اس گفتگو کے دوران ہی ہرقل کے سامنے ایک شخص پیش کیا گیا جسے شاہ غسان نے بھیجا تھا اور وہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال بیان کرتا تھا۔ جب ہرقل نے اس سے تمام معلومات حاصل کر لیں تو کہنے لگا کہ اسے لے جاؤ اور دیکھو کہ اس کا ختنہ ہوا ہے یا نہیں؟ لوگوں نے اسے دیکھا اور ہرقل کو بتایا کہ اس کا ختنہ ہوا ہے۔

ہرقل نے اس سے دریافت کیا کہ عرب میں ختنہ کرتے ہیں؟ اس نے کہا: ہاں وہ ختنہ کرتے ہیں۔ تب ہرقل نے کہا:

یہی شخص پیغمبر اس امت کا بادشاہ ہے جس کا ظہور ہو چکا ہے۔ پھر ہرقل نے اپنے علم میں ہم پلہ ایک دوست کو رومیہ میں خط لکھا اور خود حمص روانہ ہو گیا۔ ابھی حمص نہیں پہنچا تھا کہ اسے اپنے دوست کا جواب موصول ہو گیا۔ اس کی رائے بھی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہر ہونے میں ہرقل کے موافق تھی کہ آپ نبی برحق ہیں۔

آخر حمص پہنچ کر اس نے روم کے سرداروں کو اپنے محل میں آنے کی دعوت دی۔ جب وہ

Marfat.com

آ گئے تو اس نے حکم دے کر دروازہ بند کروا دیا پھر بالا خانہ سے انہیں دیکھا اور کہنے لگا:

روم کے لوگو! اگر تم اپنی کامیابی، بھلائی اور بادشاہت پر قائم رہنا چاہتے ہو تو اس نبی کی بیعت کر لو۔

یہ اعلان حق سنتے ہی وہ لوگ جنگلی گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف دوڑے۔ دیکھا تو وہ بند تھے۔ اب جب ہرقل نے ان کی نفرت کو دیکھا اور ان کے ایمان لانے سے مایوس ہوا تو کہنے لگا:

ان سرداروں کو میرے پاس لاؤ۔ جب وہ آئے تو کہنے لگا کہ میں نے ابھی جو بات تمہیں کی تھی وہ صرف آزمانے کیلئے تھی کہ دیکھوں تم اپنے دین پر کس قدر مضبوط ہو؟ اب میں وہ دیکھ چکا۔ پھر تمام حاضرین نے اسے سجدہ کیا اور اس سے راضی ہو گئے۔

یہ ہرقل کے ایمان لانے کے متعلق آخری بات ہے۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۷۷۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۹۳
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۷۱۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۵۱۳۶)	جلد ۳	صفحہ ۲۶
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۷۰)	جلد ۳	صفحہ ۹۷
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۷۱)	جلد ۳	صفحہ ۱۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۷۲)	جلد ۳	صفحہ ۱۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۱۱۶۲)	[illegible]	[illegible]
قال المحقق	صحیح		

Marfat.com

نزولِ وحی کے وقت
سرِ اقدس کا جھک جانا

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَیْهِ الْوَحْیُ نَکَسَ عَلَیْهِ رَأْسَهُ وَنَکَسَ اَصْحَابُهُ رُءُ وْسَهُمْ ،فَلَمَّا اُتْلِیَ عَنْهُ رَفَعَ رَأْسَهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سرانور جھکا لیتے۔آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی اپنے سروں کو جھکا لیتے۔جب وحی کی آمد ختم ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سر مبارک اٹھا لیتے تھے۔

-☆-

صحیح مسلم رقم الحدیث (۲۳۳۵) جلد۴ صفحہ۱۸۱۷

Marfat.com

نزولِ وحی کے وقت

تکلیف ہونا اور چہرہ انور کا رنگ متغیر ہونا

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَیْهِ کُرِبَ لِذٰلِکَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ. قَالَ:

فَأُنْزِلَ اللّٰهُ عَلَیْهِ ذَاتَ یَوْمٍ، فَلُقِیَ کَذٰلِکَ فَلَمَّا سُرِّیَ عَنْهُ قَالَ:

خُذُوْا عَنِّی، قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا، الثَّیِّبُ بِالثَّیِّبِ وَالْبِکْرُ بِالْبِکْرِ. الثَّیِّبُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ رَجْمًا بِالْحِجَارِ، وَالْبِکْرُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ نَفْیُ سَنَةٍ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۶۹۰)	جلد ۳	صفحہ ۳۰۶
مشکوۃ المصابیح	رقم الحدیث (۳۵۶۹)	جلد ۳	صفحہ [illegible]
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۲۱۵)	جلد ۱	صفحہ ۶۰۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۴۱۵)	جلد ۳	صفحہ ۲۰
قال الالبانی	صحیح		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس نزول وحی سے تکلیف پہنچتی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا۔

آپ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ایک دن اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی نازل فرمائی تو آپ کو اسی طرح تکلیف ہوئی۔ جب یہ تکلیف جاتی رہی تو آپ نے ارشاد فرمایا:

صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۳۱۶)	جلد ۳	صفحہ ۶۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۴۳۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۴۲۵)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۷۲
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۴۲۶)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۷۲
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۴۲۷)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۷۳
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۷۱۰۴)	جلد ۶	صفحہ ۴۰۵
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۷۱۰۵)	جلد ۶	صفحہ ۴۰۵
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۷۱۰۶)	جلد ۶	صفحہ ۴۰۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۸۵۳)	جلد ۱۲	صفحہ ۳۶۹
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ حسن		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۵۵۰)	جلد ۳	صفحہ ۲۳۱
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۱۸۱۲)	جلد ۳	صفحہ ۴۲۳
قال المحقق	صحیح		

Marfat.com

مجھ سے احکام شریعت لے لو، اللہ نے ان عورتوں کیلئے راستہ بنا دیا ہے۔

شادی شدہ زانی یا زانیہ کی سزا سو کوڑے اور پتھروں سے رجم کرنا ہے اور غیر شادی شدہ زانی یا زانیہ کی سزا سو کوڑے اور ایک سال جلا وطنی ہے۔

-☆-

Marfat.com

نزول وحی کے وقت
چہرہ انور کا رنگ سرخ ہونا اور
لمبے سانس جیسی آواز آنا

كَانَ يَعْلَى بْنُ اُمَيَّةَ يَقُوْلُ:

لَيْتَنِىْ اَرَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حِيْنَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ . قَالَ:

فَبَيْنَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْجِعِرَّانَةِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ اُظِلَّ بِهٖ، مَعَهُ فِيْهِ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ، اِذْ جَاءَهُ اَعْرَابِىٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مُتَضَمِّخٌ بِطِيْبٍ، فَقَالَ:

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ تَرَى فِىْ رَجُلٍ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِىْ جُبَّةٍ بَعْدَمَا تَضَمَّخَ بِطِيْبٍ؟ فَاَشَارَ عُمَرُ اِلَى يَعْلَى بِيَدِهٖ اَنْ تَعَالَ، فَجَاءَ يَعْلَى فَاَدْخَلَ رَاْسَهُ، فَاِذَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ كَذٰلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّىَ عَنْهُ فَقَالَ:

اَيْنَ الَّذِىْ سَاَلَنِىْ عَنِ الْعُمْرَةِ اٰنِفًا؟ فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَاُتِىَ بِهٖ، فَقَالَ:

اَمَّا الطِّيْبُ الَّذِىْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَاَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا، ثُمَّ اصْنَعْ فِىْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِىْ حَجِّكَ.

Marfat.com

ترجمة الحديث:

یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ کاش میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس حالت میں دیکھوں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوتی ہے۔

ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جعرانہ میں تشریف فرما تھے۔ آپ پر کپڑے کا سایہ کیا گیا تھا۔ اور آپ کے پاس آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگ موجود تھے۔ اتنے میں ایک (دیہاتی) اعرابی آیا جس پر ایک جبہ (لمبی قمیص نما کپڑا) تھا جس پر خوشبو لگی ہوئی تھی۔ اس اعرابی نے کہا:

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۵۳۶)	(۱۷۸۹)	(۴۳۲۹)	(۴۹۸۵)
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۱۸۰)		جلد ۲	صفحہ ۸۳۶
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۸۵۰)		جلد ۱۱	صفحہ ۲۸۴
قال المحقق	صحیح			
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۳۶۳۴)		جلد ۴	صفحہ ۲۳
کنز العمال	رقم الحدیث (۱۲۳۰۶)		جلد ۱	صفحہ ۶۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۹۷۲)	جلد ۱۴	صفحہ ۵۱	
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح			
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۹۹۶۰)		جلد ۵	صفحہ ۱۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۸۱۹)		جلد ۱	صفحہ ۵۱۱
قال الالبانی	صحیح			
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۹۲۰)		جلد ۱	صفحہ ۵۱۲
قال الالبانی	صحیح			
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۹۲۱)		جلد ۱	صفحہ ۵۱۲
قال الالبانی	صحیح			
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۹۲۲)		جلد ۱	صفحہ ۵۱۲
قال الالبانی	صحیح			
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۶۶۹)		جلد ۲	صفحہ ۲۵۰
قال الالبانی	صحیح			

Marfat.com

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کا اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جس نے خوشبو لگانے کے بعد، عمرہ والے احرام میں قمیص پہن لی ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت یعلی کو ہاتھ سے اشارہ کیا کہ آؤ۔ یعلی نے آکر خیمے میں سر داخل کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے کا رنگ سرخ ہو چکا تھا اور لمبے سانسوں جیسی آواز آرہی تھی۔ کچھ وقت آپ کی یہی حالت رہی پھر موقوف ہوگئی تو آپ نے ارشاد فرمایا:

وہ شخص کہاں ہے جس نے ابھی عمرہ کے بارے میں مجھ سے پوچھا تھا؟ اس اعرابی کو تلاش کر کے لایا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

اپنے احرام والی خوشبو کو تین دفعہ دھولے اور جبے کو اتار دے۔ پھر عمرہ میں وہی کر جو تو اپنے حج میں کرتا ہے۔

-☆-

Marfat.com

نزول وحی کے وقت

جسم اطہر کا سخت بھاری ہو جانا

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ:

رَاَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَاَخْبَرَنَا اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَمْلٰى عَلَيْهِ.

لَايَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ.

قَالَ: فَجَاءَهُ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ:

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوْ اَسْتَطِيْعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ، وَكَانَ رَجُلًا اَعْمٰى، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ وَفَخِذُهُ عَلٰى فَخِذِي، فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتّٰى خِفْتُ اَنْ تُرَضَّ فَخِذِي، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ. فَاَنْزَلَ اللّٰهُ، غَيْرُ اُوْلِي الضَّرَرِ.

ترجمة الحديث:

حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے مروان بن الحکم کو مسجد

Marfat.com

میں بیٹھے ہوئے دیکھا اس نے ہمیں خبر دی کہ اسے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے (زید کو):

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔

گھروں میں بیٹھنے والے مومن اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ لکھائی تو حضرت سیدنا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ ایک نابینا صحابی رضی اللہ عنہ آئے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے یہ آیت لکھا رہے تھے۔

حضرت سیدنا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! اگر میں جہاد کی استطاعت رکھتا تو جہاد کرتا۔ وہ نابینا تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل کی اور آپ کی ران میری ران پر تھی جو مجھ پر وحی کے نزول کے وقت سخت بھاری ہو گئی حتی کہ مجھے ڈر ہوا کہ میری ران کچل جائے گی۔ پھر یہ حالت ختم ہوئی تو مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ کے بعد اللہ نے نازل فرمایا:

غَيْرُ أُوْلِي الضَّرَرِ ، شرعی معذور لوگ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۸۳۲)	(۴۵۹۲)	
السنن الکبری	رقم الحدیث (۴۲۹۲)	جلد۴	صفحہ۲۷۰
السنن الکبری	رقم الحدیث (۴۲۹۳)	جلد۴	صفحہ۲۷۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۴۹۳)	جلد۱۶	صفحہ۳۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۵۵۸)	جلد۱۶	صفحہ۵۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۰۳۳)	جلد۳	صفحہ۲۲۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۷۱۳)	جلد۱۱	صفحہ۱۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ قوی		

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	موضوعات	صفحہ
1	اخلاص وللّٰہیت یعنی ہر کام اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے اجر وثواب	15
2	اعمالِ صالحہ نیت صالحہ پر موقوف ہیں	19
3	فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ	31
4	نشانِ بندگی	34
5	قبولیتِ عمل کیلئے اخلاص شرط ہے	37
6	فلاح پانے والا	40
7	حلاوۃ الایمان	49
8	ایمان کامل	51
9	جہاد وہی ہے جو کلمۃ اللہ کی بلندی کیلئے ہو	54
10	حسن نیت کے سبب قیام اللیل کا اجر وثواب	56
11	نفس پر زیادہ شاق اخلاص وللّٰہیت	59
12	سراپا اخلاص کی زبان سے نکلی ہوئی بات دلوں پر اثر کرتی ہے	60
13	ہر وہ کام جس سے رضائے الٰہی مقصود نہ ہو وہ بیکار ہے	61
14	بندہ جب خلوص دل سے اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں	62
15	اخلاص کے سبب ایک نیکی کا اجر وثواب سات سو نیکی تک	63
16	حسن نیت سے بخیروں کا مرتبہ پانے والا	67
17	خفیہ طور پر کیا گیا صدقہ اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے	72

Marfat.com

18	زین العابدین بن الحسین بن علی - رضی اللہ عنہ -	74
19	حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی پرخلوص سخاوت و دریا دلی کا راز........	76
20	اخلاص کا فیض عام	78
21	حسد و بغض سے پاک	82
22	مستجاب الدعوات اللہ تعالی کی رضا کیلئے کیا گیا عمل پہاڑ سر کا دیتا ہے	87
23	غنا کی دولت سے لبریز	96
24	ہر عملِ صالح کا اجر پانے والا	102
25	امتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد و اعانت	108
26	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں	112
27	رحمتِ الٰہی سے لبریز	119
28	اللہ تعالی کی نظر کرم میں	121
29	اللہ تعالی کا محبوب	.124
30	حشر و نشر نیتوں پر	126
31	ظلِ الٰہی میں	131
32	عذاب الٰہی سے محفوظ ابدی انعامات سے سرور	133
33	اخلاص تمام نیکیوں کا جامع ہے	137
34	نیت صالحہ ہر چھوٹے بڑے کام میں	145
35	اخلاص چھوٹے عمل کو بڑا بنا دیتا ہے	146
36	سلطان الاولیاء کا اخلاص	149
37	حسن عمل سے آراستہ مومن کا اجر و ثواب ضائع نہیں ہوتا	151
38	اللہ تعالی سے ملاقات کا مشتاق صرف اور صرف اللہ تعالی کے لئے عبادت کرے	153
39	امام الاولیاء حضرت خواجہ حاتم اصم رحمہ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی	155

Marfat.com

40	آخرت کو مدنظر رکھنے والا اخلاص سے آراستہ ہوتا ہے	158
41	ہر قول وفعل اللہ تعالیٰ کیلئے کرنے والا خیر وبھلائی سے آراستہ ہوتا ہے	160
42	منصور بن المعتمر	165
43	حضرت محمد بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ	167
44	ایوب السختانی	169
45	اللہ تعالیٰ کو مطلوب کثرت عمل نہیں بلکہ حُسنِ عمل	170
46	اللہ تعالیٰ کا حکم عبادت اخلاص سے کرو	172
47	اللہ تعالیٰ کو قربانی کا گوشت مطلوب نہیں بلکہ اسکی بارگاہ میں تقویٰ دیکھا جاتا ہے	173
48	اللہ تعالیٰ ہر انسان کے ظاہر و باطن کو جانتا ہے	174
49	اخلاص سے آراستہ عمل کے ذریعے جنت میں درجات بلند ہوتے ہیں	177
50	مسجد کی طرف اللہ تعالیٰ کی بندگی کی نیت سے چلنے والے کا ہر قدم درجہ بلند کرتا ہے......	182
51	سراپا اخلاص اپنے اعمال کو کوئی وقعت نہیں دیتے	184
52	سراپا اخلاص کا وجود وہ پھول ہے اسے ارادت سے سونگھنے والا اللہ تعالیٰ کا مشتاق بن جاتا ہے	186
53	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نظر رحمت سے صحابہ کرام سراپا اخلاص بن گئے	188
54	اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے لا الہ الا اللہ کہنے والا آگ پر حرام ہے	192
55	صالحین کی صحبت اخلاص عطا کرتی ہے	197
56	سراپا اخلاص علماء حکمران وقت سے دور رہتے ہیں	198
57	مخلص آدمی اللہ تعالیٰ کا سچا بندہ ہے	199
58	دل کا رونا آنکھ کے رونے سے افضل و برتر ہے	200
59	رات کی تاریکی میں ادا کئے گئے نوافل جنت لے جاتے ہیں	201
60	جو رات کی تاریکی میں اللہ کو یاد نہ کرے وہ علم دین کے لائق نہیں	202
61	حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صحبت مبارکہ حضرت ابوالعالیہ	204

Marfat.com

62	اقتدار کا طلبگار فلاح نہیں پا سکتا	205
63	شہرت کا خواہش مند مخلص نہیں ہو سکتا	206
64	ریا کار کے اعمال باطل ہیں	207
65	ریا کار کا عمل برباد ہے	208
66	ریا کار کی ریا کاری ایک دن عیاں ہو جاتی ہے	209
67	ریا کار کا کوئی ٹھکانہ نہیں	211
68	**سنت مبارکہ اہمیت وفضیلت**	215
69	اللہ اور اس کے رسول۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی اطاعت فرض ہے	221
70	حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی اطاعت فرض ہے	224
71	قرآن کریم کا فیصلہ حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی اطاعت کیجئے	225
72	حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی زبان اقدس سے نکلنے والا کلام وحی الٰہی ہے	227
73	قرآن کریم کی طرح سنت بھی منزل من اللہ ہے	228
74	حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی اطاعت کرنے والا درحقیقت........	231
75	حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔جو حکم دیں وہ حسب استطاعت فرض وضروری ہے	232
76	متابعت سنت نفس پر بڑی شاق ہے	235
77	اسلام سنت ہے اور سنت اسلام ہے	237
78	سنت مصطفیٰ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔پر کسی اور کو فوقیت نہ دو	239
79	سب سے بہتر طریقہ حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کا طریقہ ہے	242
80	حضرت عمر بن عبد العزیز اور سنت کی اہمیت	244
81	حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ غایت درجہ متبع سنت تھے	246
82	خلفاء راشدین کا طریقہ سنت مصطفیٰ ہی ہے	248
83	حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی سنت مبارکہ اور حضرات خلفاء راشدین..........	252

Marfat.com

84	حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت سنتِ مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- مدنظر رہے	255
85	یہ امت بنی اسرائیل کی طرح فرقوں میں بٹ جائے گی نجات وہ پائے گا............	257
86	صحابہ کرام کے نظریات اور طریقے سے بالشت بھر جدا ہونے والا اسلام کی رسی سے نکل جاتا ہے	259
87	حضرت عمر بن عبدالعزیز اور سنت	261
88	عامل بالسنۃ حضرت عبداللہ بن عمر -رضی اللہ عنہما	263
89	سنت پر عمل جنون کی حد تک	264
90	حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سب سے زیادہ عالم باللہ ہیں	265
91	حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ارشادات میں سے ایک لفظ بھی نہیں بدلنا	268
92	حضرت محمد بن سیرین -رحمۃ اللہ علیہ- کے ہاں سنت کی اہمیت	271
93	حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کرنے والا ہدایت یافتہ ہے	274
94	وصف ایمان سے متصف	276
95	حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی ذات اقدس تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے	278
96	حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے علاوہ ہر آدمی کا قول قبول اور رد ہو سکتا ہے	279
97	امام ابن ابی ذئب -رحمہ اللہ- اور سنت مبارکہ	280
98	ایمان و اسلام حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی عطا و کرم نوازی سے ہے	282
99	ایمان حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی نظر کرم سے	287
100	کتاب وسنت قیامت تک اکٹھے رہیں گے	293
101	سنت رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بغیر دین نامکمل ہے	295
102	حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا حرام کیا ہوا ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے	298
103	حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے معجزہ کا ظہور	301
104	حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے حواری -خاص لوگ- اصحاب سنت ہیں	303
105	محدثین کرام خاندان نبوت سے ہیں	305
106	صحابہ کرام اور تابعین عظام کی معیت وصحبت	306

Marfat.com

107	حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور حضرات تابعین کی صحبت میں	309
108	حضرت حذیفہ بن الیمان - رضی اللہ عنہ - کے ہاں سنت کی اہمیت	311
109	عاملین بالسنۃ قیامت تک رہیں گے	313
110	حق والے قرآن وسنت والے قیامت تک باقی رہیں گے	315
111	سنت پر عمل کرنے والے مخالفت کے باوجود قائم رہیں گے	318
112	اللہ تعالیٰ کے حکم پر مضبوطی سے قائم رہنے والے ہمیشہ رہیں گے	321
113	سنت کی حفاظت کرنے والا زمین میں حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا امین ہے	323
114	عامل بالسنۃ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے پہلو میں	325
115	اے اہل سنت! پھیل جایئے اور سنت کا نور بکھیر دیجئے	327
116	صاحب سنت کو سلام پہنچا دیجئے	329
117	اسلام اور سنت پر مرنے والا ہر قسم کی خیر و بھلائی ساتھ لے گیا	331
118	حضرت ایوب سختیانی - رحمۃ اللہ علیہ - کا ارشاد عامل بالسنۃ کی وفات سے گویا..........	333
119	کامیاب وکامران	335
120	کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر کاربند کبھی بھی گمراہ نہیں ہوگا	337
121	حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کرنے والا انبیاء وصدیقین..........	339
122	ہدایت کی طرف بلانے والے کو اتنا ہی اجر وثواب ملتا ہے جتنا اس پر عمل کرنے والوں کو ملتا ہے	341
123	سنت کی دعوت دینے والے کو دیکھنا عبادت ہے	343
124	مرنے والے کی وصیت سنت کو لازم پکڑو	345
125	اتباع سنت اس دور میں جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے	348
126	حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کرنے والا اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے........	350
127	حضرت ابی بن کعب - رضی اللہ عنہ - کے ہاں سنت کی اہمیت	352
128	حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کرنے والا اللہ کے عذاب سے نجات پانے والا ہے	355
129	قیامت کے دن اہل سنت کے چہرے روشن ہونگے	358

Marfat.com

130	اتباعِ سنت کے سبب [illegible]	360
131	[illegible]	363
132	[illegible]	366
133	اصحاب رسول اللہ [illegible] اتباع سنت	372
134	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] ہوتے	374
135	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]	376
136	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]	379
137	اللہ [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]	382
138	تعلیم [illegible] سنت [illegible] تحقیق	385
139	[illegible]	387
140	[illegible]	389
141	[illegible] سنت	392
142	[illegible]	394
143	[illegible]	397
144	سنت کی مخالفت کرنے والے [illegible] عذاب [illegible] ہیں	403
145	احادیث موضوعہ [illegible] حدیث [illegible]	404
146	[illegible] موضوع احادیث [illegible] کر دیتے ہیں	405
147	بدعت اختیار کرنے والی قوم سنت سے محروم ہو جاتی ہے	407
148	اصحاب بدعت حدیث پاک سے نفرت کرتے ہیں	408
149	قرآن و سنت کی خدمت کرنے والے علماء کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]	410
150	خدمت حدیث میں دس لاکھ درہم خرچ کر دیئے	412
151	محدثین کرام رضی اللہ عنہم کے چہرے نور سے جگمگاتے ہیں	413
152	محدثین کرام کی زبانیں بڑی بابرکت ہیں	415

Marfat.com

153	حصول علم حدیث کیلئے طویل سفر	418
154	اطاعت رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-فرض ہے	420
155	حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی اطاعت کرو اللہ کے محبوب بن جاؤ گے	421
156	سنت کا نور بکھیرنے والا عالم بادشاہوں سے افضل ہے	422
157	قبر میں جب منکر نکیر آتے ہیں اس وقت محدثین گھبراہٹ سے محفوظ رہتے ہیں	424
158	احادیث مبارکہ سونے کے پانی سے لکھی جاتی ہیں	426
159	امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت امام بخاری-رحمۃ اللہ علیہ-کی مجلس میں بیس ہزار........	427
160	احادیث مبارکہ لکھنے والا حضور نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-اور صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم-کی معیت میں	428
161	حضور نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی احادیث سے محبت کرنے والوں کی نظر رخ انور پر.......	430
162	اہل سنت کی قبریں جنت کے باغ ہیں اور اہل بدعت کی قبریں جہنم کے گھڑے ہیں	432
163	سنت کا علم رکھنے والے قابل زیارت ہیں	435
164	حدیث پاک کی دعوت دینے والے مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی زیارت کرتے ہیں	437
165	محدثین کیلئے ان کے وصال کے بعد عرش کے نیچے کرسی بچھائی جاتی ہے اور ان پر ہیرے..........	439
166	درس حدیث دینے والوں کیلئے ان کی ہر مجلس کے عوض جنت میں محل بنایا جاتا ہے	441
167	محدثین کرام کی تصانیف نور میں لپیٹ کر آسمان میں بلند کی جاتی ہیں	442
168	جو سر سے لے کر پاؤں تک سنت میں ڈوبا ہو اس کے کپڑوں کو بھی آگ نہیں جلاتی	443
169	سنت مبارکہ کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کرنے والوں پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر رحمت	445
170	عامل بالسنہ کا قلم جس کاغذ پر چلے وہ کاغذ بھی جلنے سے محفوظ رہتا ہے	448
171	جن کی زندگی کے شب و روز خدمت حدیث میں بسر ہوں ان کے مزارات بھی سیلاب میں غرق نہیں ہوتے	450
172	عامل بالسنۃ مستجاب الدعوات ہیں	452
173	امام اہل سنت کی روح کے استقبال کیلئے آسمان والوں نے جھنڈے لہرائے	453
174	محدثین کی قبر سے نور نکل کر آسمان تک پھیلتا ہے	455
175	قیامت کے دن اہل بدعت کے چہرے سیاہ ہوں گے	457

Marfat.com

176	بدعات وضلالات کے راستے حق سے پھرے ہوئے ہیں	458
177	مختلف فرقوں اور بدعات کا راستہ جہنم جاتا ہے	460
178	خلاف سنت عبادت میں جتنی بھی محنت کی جائے سب رائگاں ہے	461
179	ہر نئے سال بدعات کو رواج دیا جاتا ہے اور سنت کو مٹایا جاتا ہے	463
180	صاحب بدعت عبادت میں جتنی محنت کرتا ہے اتنا ہی وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہوجاتا ہے	464
181	ہدایت وسنت کے راستہ پر چلیے راہ سنت پر چلنے والوں کی قلت سے نہ گھبرائیے	465
182	صاحب بدعت کی صحبت دل کو بیمار کردیتی ہے	466
183	وہی قول وعمل قبول ہے جو سنت کے موافق ہو	468
184	صاحب بدعت کی کوئی عبادت قبول نہیں نہ نماز، نہ روزہ، نہ حج، نہ زکوۃ، نہ صدقہ اور نہ جھاد	469
185	صاحب بدعت جس راستہ سے آرہا ہو وہ راستہ بدل لیجئے	471
186	صاحب بدعت کے ہمنشین سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت ختم ہوجاتی ہے	472
187	موت صاحب سنت کیلئے عزت وکرامت ہے	473
188	حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ کی سنت پر کاربند رہنے کی دعا	475
189	صاحب بدعت کے پاس بیٹھنے والا حکمت سے محروم رہتا ہے	476
190	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ ترک کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی	477
191	اتباع سنت اللہ تعالیٰ کی محبت کی نشانی ہے	479
192	سنت مبارکہ کو نظر انداز کرنا فتنہ وفساد کا موجب ہے	480
193	توحید ترک کرنے والا شرک میں سنت ترک کرنے والا بدعت میں جماعت ترک کرنے والا......	482
194	طریقت جس پر شریعت کی مہر نہ ہو کفر ہے	484
195	وصول الی اللہ سنت مبارکہ پر موقوف ہے	485
196	ہر عمل کی مقبولیت کیلئے سنت کے موافق ہونا شرط ہے	487
197	طریقت غفلت، گناہ، بدعات اور ضلالات سے بچنے کا نام ہے	488
198	صاحب طریقت کیلئے سنت مبارکہ کی پیروی لازم ہے	489

Marfat.com

[illegible] 487
[illegible] 491
[illegible] 494
[illegible] 495
[illegible] 497
[illegible] 498
[illegible] 500
[illegible] 501
[illegible] 502
[illegible] 504
[illegible] 505
[illegible] 506
[illegible] 508
[illegible] 509
[illegible] 510
[illegible] 511
[illegible] 512
[illegible] 513
[illegible] 515
[illegible] 519
[illegible] 520
[illegible] 521
[illegible] 523

Marfat.com

222	احادیث مبارکہ میں ہی راحت وسکون کا سامان ہے	525
223	حدیث وفقہ کے علاوہ ہر علم وسوسہ ہے	526
224	**حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وَحیِ اِلٰہی**	529
225	وحی کی ابتداء غار حراء میں	531
226	آسمان وزمین کے درمیان وحی والے فرشتے کا کرسی پر بیٹھنا	536
227	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وحی الٰہی	539
228	نزول وحی کے وقت زبان کو حرکت نہ دینا	542
229	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت جبریل امین علیہ السلام...........	545
230	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی ہرقل- شاہِ روم کی زبان سے	547
231	نزول وحی کے وقت سر اقدس کا جھک جانا	558
232	نزول وحی کے وقت تکلیف ہونا اور چہرہ انور کا رنگ متغیر ہونا	559
233	نزول وحی کے وقت چہرہ انور کا رنگ سرخ ہونا اور لمبے سانس جیسی آواز آنا	562
234	نزول وحی کے وقت جسم اطہر کا سخت بھاری ہو جانا	565
235	فہرست	567

Marfat.com